اقوال
واصف علی واصفؒ کا
انسائیکلوپیڈیا
کرن کرن سورج (اقوال)
کرن کرن سورج (اقوال)
بات سے بات (اقوال)
دریچے (اقوال)
دریچے (اقوال)
بات سے بات (اقوال)
کرن کرن سورج (اقوال)
واصف
واصف علی واصفؒ

اقوال واصف کا انسائیکلوپیڈیا

*بات سے بات
*کرن کرن سورج
*دریچے

واصف علی واصف

ناشر

نام کتاب	....	اقوال واصف کا انسائیکلوپیڈیا
مصنف	....	واصف علی واصف
ناشر	....	کاشف پبلی کیشنز، لاہور
		A - 301 جوہر ٹاؤن، لاہور
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	....	راجا محمد طاہر
سن اشاعت	....	نومبر 2014ء
قیمت	....	-/700 روپے

اپنی کتاب چھپوانے کے لیے رابطہ کریں: 0300-9450911

علم و عرفان پبلشرز

40۔ الحمد مارکیٹ، لاہور

فون 0423-7232336---0423-7352332

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز	مشتاق بک کارنر
دربار مارکیٹ، لاہور	الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور
اشرف بک ایجنسی	کتاب گھر
کمیٹی چوک، راولپنڈی	اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی
کتاب گھر	رشید نیوز ایجنسی
[illegible]	اخبار مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی
[illegible] بک ڈپو	مختار برادرز
[illegible] روڈ، چکوال	بھوانہ بازار، فیصل آباد
ویلکم بک پورٹ	چلڈرن پبلی کیشنز
اردو بازار، کراچی	اردو بازار، کراچی

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں ان کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جہت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ (ناشر)

کرن کرن سورج

واصف علی واصف

ناشر

کاشف پبلی کیشنز

A-301 محمد علی جوہر ٹاؤن، لاہور

فون: 0300-4003726

واحد تقسیم کار

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40۔ اُردو بازار، لاہور

فون: 37352332-37232336

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	....	کرن کرن سورج
مصنف	....	واصف علی واصف
ناشر	....	کاشف پبلی کیشنز' لاہور
		A - 301 جوہر ٹاؤن' لاہور
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز' لاہور
کمپوزنگ	....	راجہ محمد طاہر
سرِ ورق	....	محمد حنیف رامے
سن اشاعت	....	نومبر 2014ء
قیمت	....	250/- روپے

بہترین کتاب چھپوانے کے لیے رابطہ کریں: 0300-9450911

علم وعرفان پبلشرز

40۔ الحمد مارکیٹ' لاہور

فون: 0423-7232336---0423-7352332

...... ملنے کے پتے ......

ضیاء القرآن پبلی کیشنز دربار مارکیٹ ، لاہور	مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور
اشرف بک ایجنسی اقبال روڈ کمیٹی چوک ، راولپنڈی	کتاب گھر اقبال روڈ کمیٹی چوک ، راولپنڈی
کتاب نگر حسن آرکیڈ، ملتان کینٹ	رشید نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی
کشمیر بک ڈپو تلہ گنگ روڈ، چکوال	مختار برادرز بھوانہ بازارو، فیصل آباد
ویلکم بک پورٹ اردو بازار ، کراچی	چلڈرن پبلی کیشنز اردو بازار ، کراچی

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

آباد شہر کی اُس مسجد کے نام
جس میں لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتا

آج کا مُہذّب اور مُتمدّن اِنسان ایک عجیب صُورتِ حال سے دوچار ہے۔ اپنے آپ کو محفوظ کرنے کی کوشش نے اِنسان کو غیر محفوظ کر دیا ہے۔ زِندگی تمام تر آسائشوں کے باوجود کربِ مُسلسل کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ نیکیوں کا ثمر تو دُور تک نظر نہیں آتا لیکن بدی کی فوری عاقبت راہ کی دیوار بنی ہوئی ہے۔ اِنسان اپنے علم، اپنے عمل، اپنے حالات، اپنی خواہشات، اپنی عادات، غرضیکہ اپنے آپ سے نجات چاہتا ہے، اپنی گرفت سے آزادی چاہتا ہے۔ بے نام اندیشوں کی آندھیاں اُمّید و آگہی کے چراغوں کو بجھاتی جا رہی ہیں۔ آج کے اِنسان کی فکری صلاحیتیں مُنتشر ہو کر رہ گئی ہیں۔ قائدین کی بُہتات نے قیادت کا فُقدان پیدا کر دیا ہے۔ وحدتِ آدم، جمعیت التفریق بن کے رہ گئی ہے۔۔۔۔

کسی کو کسی پر اعتماد نہیں۔ اِنسان کو اپنے آپ پر اعتماد نہیں۔ مُستقبل واضح نہ ہو تو حال اپنی تمام تر آسودگیوں کے باوجود بے معنی نظر آتا ہے۔ آج مسیحائی کا دعویٰ ایک وبا کی صُورت اِختیار کر چکا ہے، جب کہ ہر آدمی کے سر پر کتبہ گڑا ہوا ہے اور تعزیّت کرنے والا اپنے آپ سے تعزیّت کر رہا ہے۔ زِندگی کے جائز ناجائز تقاضے اِس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ اِنسان بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں اندر سے ٹوٹ رہا ہے۔ علم بڑھتا جا رہا ہے، پھیلتا جا رہا ہے، لائبریریاں کتابوں سے بھری جا رہی ہیں اور اِنسان کا دِل سکون سے خالی ہوتا جا رہا ہے۔ آسائشوں کے حصول کا جنون آکاس بیل کی طرح اِنسان کی سوچ اور اُس کے اِحساس کو لپیٹ میں لے چکا ہے۔ آج اگر سُقراط دوبارہ پیدا ہو جائے تو اُسے دوبارہ زہر پینا پڑے گا۔ آج اِحساس مَر چکا ہے۔ آج کی ٹریجڈی یہ ہے کہ ٹریجڈی مَر چکی ہے اور اِس پر ماتم کرنے کا کسی کے پاس وقت نہیں۔ یہ بات اِنسان کی سمجھ سے باہر ہے کہ زمین کے سفر میں آسمان کے احکام کیوں اور کس لیے ہیں! مشینوں نے اِنسان سے مروّت چھین لی ہے۔۔۔۔ گناہوں نے دُعائیں چھین لی ہیں، روشنی نے بینائی چھین لی ہے۔۔۔۔ ایسے عالم میں ایک چھوٹی سی کتاب کیا دعویٰ رکھ سکتی ہے؟ لیکن مقامِ غور ہے کہ اِنسانوں کے اژدھام اور سَیلِ بے پایاں کے باوجود ایک پیدا ہونے والا بچّہ کتنے وثوق اور تیقُّن سے تشریف لاتا ہے، اِس اعلان کے ساتھ کہ

''بہت کچھ ہو چکا ہے، لیکن ابھی اور بہت کچھ باقی ہے''۔

رات کی تاریکی میں دُور سے نظر آنے والا چراغ روشنی تو نہیں دے سکتا' لیکن ایسی کیفیات مُرتب کرتا ہے کہ مسافر مایوسی سے نکل کر اُمّید تک آ پہنچتا ہے...... اور اُمّید سے یقین کی منزل دو قدم پر ہے۔

صاحبِ خیال کے پاس خیال بے آواز و بے الفاظ آتا ہے لیکن خیال کا اِظہار محتاجِ الفاظ ہے۔ اکثر اوقات الفاظ خیال کا حجاب بن جاتے ہیں۔ اِس لیے اِستدعا ہے کہ قاری کی نگاہ اُس خیال پر بھی رہے جو الفاظ میں موجود ہے اور اُس خیال پر بھی جس کا الفاظ کے دامن میں سمٹنا محال تھا!

("کرن کرن سورج" کے پہلے ایڈیشن کے فلیپ پر رقم تحریر بقلم مصنّف)

پیشِ رَس

پیشِ رَس سے مُراد یہ نہیں کہ اِس کتاب کی تصنیف کا مقصد بیان کیا جائے۔ کتاب اپنا مقصد خود ہی بیان کرتی ہے' اور اِس کتاب کو تو کس حد تک کتاب کہنا مناسب ہے' قاری ہی فیصلہ کرے گا۔ دَراصل یہ چند کلیاں ہیں نشاطِ رُوح کی' جنہیں گلستانِ طریقت سے چُنا گیا اور جن سے اِصلاحِ اِحساس میسّر آنا ممکن ہے۔ یہ ''فیض'' ہے کسی نگاہ کا' اور ''فیض'' میرا دعویٰ نہیں' صرف اظہارِ عقیدت ہے' اُن صاحبانِ حال سے جن کے تقرب سے ''حرفِ آرزو''، ''حرفِ بے نیازی'' ہو کر رہ جاتا ہے۔ صاحبِ حال کیا ہوتا ہے؟ اِس کا بیان مشکل ہے۔

حال' جذب وسلوک کی درمیانی حالت کا نام ہے۔ صاحبِ حال بیک وقت سالک بھی ہے اور مجذوب بھی۔ وہ اپنے آپ کو حیات و کائنات کی وجہ بھی سمجھتا ہے اور نتیجہ بھی۔ وہ اپنی مَستی اور اپنے کیف سے کبھی رنگ کو بے رنگ دیکھتا ہے اور کبھی بے رنگ کو رنگین۔ صاحبِ حال کیفیت کے اُس مقام پر ہوتا ہے' جہاں تحیُّر بھی ہے اور شعور بھی، جہاں جنون بھی ہے اور آگہی بھی۔ صاحبِ حال کے سامنے ماضی، حال، مُستقبل ایک ہی زمانہ ہے۔ صاحبِ حال اشیاء واسماء کے معنی و مفاہیم سے باخبر ہوتا ہے۔ وہ جلووں سے رعنائی لے کر عروسِ خیال کو آراستہ کرتا ہے۔ وہ اُس منزل پر ہوتا ہے جہاں سفر ہی مُدعائے سفر ہے۔ وہ تلاشِ ذات میں گُم علم کے چشموں سے نکلتا ہوا' خود آگہی کے ایسے دشتِ وحشت میں پہنچتا ہے جہاں نہ فراق ہے نہ وصال ہے، نہ کوئی اپنا ہے نہ غیر ہے۔ صاحبِ حال ممکن اور محال سے نجات پا چکا ہوتا ہے۔ وہ سکوت سے ہم کلام رہتا ہے۔ وہ ذرّوں کے دِل کی دھڑکن سُنتا ہے۔ اُس کی نگاہ وجود اور موجود کے باطن پر ہوتی ہے۔ وہ قطرے میں سمندر اور ذرّے میں صحرا دیکھتا ہے۔ وہ زاغ و طاؤس کو ایک ہی جلوے کے رُوپ سمجھتا ہے۔ وہ حقیقت اور خواب کے رِشتوں پر غور کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خواب میں خواب کو خواب سمجھ لینا ہی اِبتدائے عرفانِ حقیقت ہے۔ وہ ذات وصفات کے تعلق پر نگاہ رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ عیاں کا رابطہ ہر حال میں نہاں سے رہے گا۔ صاحبِ حال زِندگی سے موت کی آگہی حاصل کرتا ہے اور موت سے زِندگی کا شعور۔ وہ جانتا ہے کہ زِندگی موت کی حفاظت و پناہ میں ہے۔ صاحبِ حال خود ہی آخری سوال ہے اور خود ہی اُس کا آخری جواب۔ وہ ہنستا

ہے بے سبب، روتا ہے بے جواز۔

صاحبِ حال بغیر حال کے سمجھ نہیں آتا۔ صاحبِ حال کا قال بھی حال ہے، اُس کی خاموشی بھی حال ہے، اُس کا قُرب حال پیدا کر سکتا ہے، جیسے آگ کا قُرب لوہے کے ٹکڑے میں آگ کی صفت پیدا کر سکتا ہے۔ صاحبِ حال نعمت سے مُنعم کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اُسے مصیبت میں بھی مشیّت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ بہر حال صاحبِ حال اپنے وجود میں اپنے علاوہ بھی موجود رہتا ہے۔ یہاں صاحبِ حال کی تعریف کرنا مُدعا نہیں، صرف یہ کہنا مقصود ہے کہ صاحبانِ حال کے فیضِ نگاہ سے اِظہارِ عقیدت کے طور پر یہ کتاب پیش کر رہا ہوں۔ خوبی اُن کا فیض، خامی میری بشری کوتاہی۔ اِس کتاب میں تسلسل نہ میرا مُدعا ہے، نہ اِس کا اِمکان۔ ہو سکتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک وقت میں ایک بات سچ ہو اور دُوسرے وقت میں اُس کے برعکس بات بھی اُتنی ہی صداقت ہو۔ زمین پر چاند ایک جلوۂ پُر نور ہے، چاند پر پہنچ کر چاند بے نور ہے۔

صداقت میں تضاد یا Paradox کا ہونا صداقت کی نفی نہیں۔ صداقت کی ضِد صرف باطل ہے اور سب سے بڑی صداقت یہ ہے کہ اِس کائنات میں باطل کا وجود سرے سے ہے ہی نہیں۔ رات صداقت ہے دِن بھی صداقت، زِندگی حق ہے، موت برحق، مَیں اور تُو، تُو اور میں، حقیقت ہی حقیقت۔ دولت حقیقت، غریبی حقیقت۔ خیال، عمل، کوتاہی عمل، تدبیر، تقدیر، سب صداقتیں ہیں۔

دَراصل صداقت کی تعریف کرنا بھی مشکل ہے۔ صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ صداقت، صادق کے قول کو کہتے ہیں۔ یہی سب سے بڑا راز ہے۔ یہی عجب نکتہ ہے کہ انبیا علیہم السّلام کی صداقت اِس حد تک معتبر تھی کہ لوگوں نے اُن کے کہنے پر بغیر تحقیق اور پہچان کے اللہ کو تسلیم کر لیا۔ یہ تسلیم ہی پیغمبروں کا اصل معجزہ ہے۔ دراصل ایمان، اعتمادِ شخصیّت کا ہی نام ہے۔

جس پر مجھے اعتبار ہے، اُسی کی بات معتبر ہے۔ اِس کتاب میں مَیں ایسی ہی کچھ معتبر باتیں پیش کر رہا ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ اِس کے علاوہ یا برعکس باتیں بھی آپ کو معتبر نظر آئیں۔ علم ایک اندازِ نظر ہے۔ انداز بدل جائے تو نظارہ بدل جاتا ہے۔ منظر اور پس منظر اپنی نظر کے نام ہیں۔ ہم بادشاہوں کے حالات کو تاریخ کہتے ہیں، حالانکہ تاریخ رعایا کی حالت کا بھی نام ہے۔ مؤرّخ بدل گیا، تو تاریخ بدل جائے گی۔ کل کا غرور آج کی شرمندگی ہے۔ آج کا اِفتخار نہ جانے کب ندامت بن جائے۔

مُدّعا یہ ہے کہ یہ چند باتیں آپ کی خدمت میں پیش ہیں کہ یہ میرا اندازِ فکر ہے۔ یہ عطا ہے اور عطا، احساسِ تسلیم کا نام ہے۔ تسلیم میری اپنی ہے۔

اِس کتاب پر خود کچھ نہیں کہنا چاہتا، قاری کی رائے کو قبل اَز وقت متاثر کرنے کی خواہش کو مَیں اچھا بھی نہیں سمجھتا۔ اِس لیے مَیں اپنے بارے میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا، سوائے اِس کے کہ تصنیف ہی مُصنّف کا تعارف ہے۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

آپ کا اصل ساتھی اور آپ کا صحیح تشخص' آپ کے اندر کا اِنسان ہے۔ اُسی نے عبادت کرنا ہے اور اُسی نے بغاوت، وہی دُنیا والا بنتا ہے اور وہی آخرت والا۔ اُسی اندر کے اِنسان نے آپ کو جزا وسزا کا مستحق بنانا ہے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کا باطن ہی آپ کا بہترین دوست ہے اور وہی بدترین دُشمن۔ آپ خود ہی اپنے لیے دُشواریٔ سفر ہو اور خود ہی شادابیٔ منزل۔ باطن محفوظ ہو گیا' تو ظاہر بھی محفوظ ہو گا۔

❁❁❁❁❁

ایمان ہمارے خیال کی اِصلاح کرتا ہے، شکوک وشبہات کی نفی کرتا ہے، وسوسوں کو دِل سے نکالتا ہے۔ ایمان ہمیں غم اور خوشی' دونوں میں اللہ کے قریب رکھتا ہے۔ ہم ہر آزمائش میں پورے اُترتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ خوشیاں دینے والا ہمیں غم کی دولت سے بھی نواز سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دولتِ یقین سے محروم نہیں ہونے دیتا۔

❁❁❁❁❁

اِسلام میں داخل ہونے کے بعد اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ وہ دُوسرے مسلمانوں پر فوقیت رکھتا ہے' تو اُسے غلط سمجھیں۔ اپنی فضیلت کو فضیلت کے طور پر بیان کرنا ہی فضیلت کی نفی ہے، اِنسان کی کم ظرفی ہے، جہالت ہے۔ اصل فضیلت تو دُوسروں کو فضیلت دینے میں ہے جیسا کہ علم میں دُوسروں کو شامل کرنے کا نام علم ہے۔ ورنہ علم سے دُوسروں کو مرعوب کرنا اور احساسِ کمتری میں مبتلا کرنا تو جہالت ہے۔

❁❁❁❁❁

کسی اِنسان کے کم ظرف ہونے کے لئے اِتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنے پر مجبور ہو۔ دُوسروں سے اپنی تعریف سننا مستحسن نہیں اور اپنی زبان سے اپنی تعریف عذاب ہے۔

❁❁❁❁❁

عافیت اِس بات میں نہیں کہ ہم معلوم کریں کہ کشتی میں سوراخ کون کر رہا ہے۔ عافیت اِس بات میں ہے کہ کشتی کنارے لگے۔

❁❁❁❁❁

اب کسی نبی نے دُنیا میں نہیں آنا۔لہٰذا دِین کی تبلیغ کی عظیم ذِمّہ داری ہم سب پر ہے۔اپنی اِصلاح کے بعد یہی اُمّت دُنیا کی اِصلاح کرے۔

❁❁❁❁❁

جس نے لوگوں کو دِین کے نام پر دھوکا دیا' اُس کی عاقبت مخدوش ہے کیونکہ عاقبت دِین سے ہے اور دِین میں دھوکا نہیں۔اگر دھوکا ہے تو دِین نہیں۔

❁❁❁❁❁

جو شخص اِس لیے اپنی اِصلاح کر رہا ہے کہ دُنیا اُس کی تعریف و عزت کرے' اُس کی اِصلاح نہیں ہوگی۔اپنی نیکیوں کا صِلہ دُنیا سے مانگنے والا اِنسان نیک نہیں ہوسکتا۔ریا کار اُس عابد کو کہتے ہیں جو دُنیا کو اپنی عبادت سے مرعوب کرنا چاہے۔

❁❁❁❁❁

جب تک مخبرِ صادق ﷺ کی صداقت پر اعتماد نہ ہو' ہم توحید کی تصدیق نہیں کر سکتے۔

❁❁❁❁❁

اِنسان کا اصل جوہر صداقت ہے،صداقت مصلحت اندیش نہیں ہوسکتی۔جہاں اِظہارِ صداقت کا وقت ہو' وہاں خاموش رہنا صداقت سے محروم کر دیتا ہے۔اُس انسان کو صادق نہیں کہا جا سکتا' جو اظہارِ صداقت میں اِبہام کا سہارا لیتا ہو۔

❁❁❁❁❁

دانا' نادانوں کی اِصلاح کرتا ہے،عالِم' بے علم کی اور حکیم' بیماروں کی۔وہ حکیم علاج کیا کرے گا' جس کو مریض سے محبت ہی نہ ہو۔اِسی طرح وہ مُصلح جو گنہگاروں سے نفرت کرتا ہے' اُن کی اِصلاح کیا کرے گا۔ہر صفت اپنی مخالف صفت پر اَثر کرنا چاہتی ہے' لیکن نفرت سے نہیں' محبت سے۔

❁❁❁❁❁

اگر زِندگی بچانے کی قیمت پوری زندگی بھی مانگی جائے تو اِنکار نہ کرنا!!

❁❁❁❁❁

باطن ایک علم ہے' جس کو عطا ہو جائے وہ اِسے باطن نہیں کہتا بلکہ ظاہر ہی کہتا ہے۔علم' باطن سے ظاہر میں آتا رہتا ہے۔اِسی طرح وہ غیب جس کا علم عطا ہو جائے' وہ غیب نہیں کہلاتا۔غیب وہ ہے جس کا علم بندے تک نہیں پہنچتا۔یہ صرف اللہ کے پاس ہے۔ایسے غیب کا تذکرہ بھی نہیں ہوسکتا' اور اللہ کے لئے کچھ غیب نہیں۔

❁❁❁❁❁

زِندگی اور عقیدے میں فاصلہ رکھنے والا اِنسان منافق ہوتا ہے۔ایسا شخص نہ گناہ چھوڑتا ہے، نہ عبادت۔اللہ اُس کی سماجی یا سیاسی ضرورت ہوتا ہے' دِینی نہیں۔ایسے آدمی کے لیے مایوسی اور کربِ مسلسل کا

عذاب ہے۔

❁❁❁❁❁

غیر یقینی حالات پر تقریریں کرنے والے' کتنے یقین سے اپنے مکانوں کی تعمیر میں مصروف ہیں!

❁❁❁❁❁

ہم صرف زبان سے اللہ اللہ کہتے رہتے ہیں۔اللہ لفظ نہیں۔اللہ آواز نہیں۔اللہ پکار نہیں، اللہ تو ذات ہے'مقدّس و ماورا۔اُس ذات سے دِل کا تعلق ہے'زبان کا نہیں۔دِل اللہ سے متعلق ہو جائے تو ہمارا سارا وجود دِین کے سانچے میں ڈھل جانا لازمی ہے۔

❁❁❁❁❁

میاں بیوی کو باغ و بہار کی طرح رہنا چاہیے۔وہ باغ ہی کیا' جو بہار سے بیگانہ ہو' اور وہ بہار ہی کیا' جو باغ سے نہ گزرے۔یہ اُس کے دَم سے'وہ اِس کی وجہ سے!!

❁❁❁❁❁

اگر اللہ تعالیٰ رحمت کے جوش میں مخلوق کو معاف فرما دے'تو کیا ہو گا؟ موت کا منظر' مرنے کے بعد؟ کیا اللہ معاف کرنے پر قادر نہیں؟

❁❁❁❁❁

اِنسان حادث ہے' اللہ قدیم۔حادث نے قدیم کے مقام و مزاج کی اِطلاع دُنیا کو دی' یا یوں کہیے کہ قدیم نے اپنے بارے میں دُنیا کو اطلاع حادث کے ذریعہ دی......حادث اور قدیم کس مقام پر ایک دوسرے کے متعلق جاننا شروع کرتے ہیں' اس کا جاننا بہت مشکل ہے' اور اِس کا جاننا ہی بہت اہم و ضروری ہے!

❁❁❁❁❁

پُرانے بادشاہ ہاتھی کی سواری سے جلالِ شاہی کا اظہار کرتے تھے۔آج ہمارے بچے چڑیا گھروں میں ہاتھی کی سواری سے دِل بہلاتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

سچے اِنسان کے لیے یہ کائنات عین حقیقت ہے اور جھوٹے کے لیے یہی کائنات' حجابِ حقیقت ہے۔

❁❁❁❁❁

باز اور شکروں کی موجودگی کے باوجود چڑیا کے بچے پرورش پاتے رہتے ہیں۔آندھیاں سب چراغ نہیں بجھا سکتیں۔شیر دھاڑتے رہتے ہیں اور ہرن کے خوبصورت بچے کلیلیں بھرتے رہتے ہیں۔یہ سب اُس مالک کے کام ہیں۔اُس کی پیدا کردہ مخلوق اپنے اپنے مقرر شدہ طرزِ عمل سے گزرتی ہی رہتی ہے۔فرعون نے سب بچے ہلاک کر دیے' مگر وہ بچہ بچ گیا۔یہ سب قُدرت کے کام ہیں۔زمانہ ترقی کر گیا ہے مگر مکھی، مچھر اور چوہے اب بھی پیدا ہوتے ہیں۔جراثیم کُش دوائیں نئے جراثیم پیدا کرتی ہیں۔طبِّ مشرق و مغرب میں بڑی

ترقی ہوئی' بیماریوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اِنسان کل بھی دُکھی تھا، آج بھی سُکھی نہیں۔ علاج' خالق کے قُرب میں ہے۔ لوگ کیوں نہیں سمجھتے!

۞۞۞۞۞

رزق صرف یہی نہیں کہ جیب میں مال ہو' بلکہ آنکھوں کی بینائی بھی رِزق ہے۔ دماغ میں خیال رزق ہے۔ دِل کا اِحساس رزق ہے۔ رگوں میں خون رِزق ہے، یہ زندگی ایک رِزق ہے' اور سب سے بڑھ کر ایمان بھی رِزق ہے۔

۞۞۞۞۞

بندے' اللہ کی طرف یا خوف کی وجہ سے رجوع کرتے ہیں یا شوق کی وجہ سے۔ گردشِ روزگار میں خوف پیدا ہوتا ہی رہتا ہے اور لوگ اللہ کو مدد کے لئے پکارتے ہی رہتے ہیں۔ شوق عنایتِ اَزلی ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ اِسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کچھ لوگ اللہ کو اِس لئے تلاش کرتے ہیں کہ اللہ اُن کے بگڑے کام سنوارنے والا ہے' اور اہلِ دل حضرات اِس لئے اللہ کا تقرّب مانگتے ہیں کہ اُن کو قرار ملے، تسکین حاصل ہو، اِطمینان نصیب ہو۔ خوف کی عبادت اور ہے' اور سجدۂ شوق اور!

۞۞۞۞۞

جو شخص سب کی بھلائی مانگتا ہے' اللہ اُس کا بھلا کرتا ہے۔ جن لوگوں نے مہمانوں کے لیے لنگر خانے کھول دیے ہیں، کبھی محتاج نہیں ہوئے۔

۞۞۞۞۞

توبہ جب منظور ہو جاتی ہے' تو یادِ گناہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔

۞۞۞۞۞

اللہ کے محبوب ﷺ کی محبت ہی عطائے اِلٰہی ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ سے محبت ایمان کی اصل ہے۔

دِین کیا ہے عشقِ احمد ﷺ کے سِوا
دِین کا بس اِک یہی معیار ہے

عشقِ مصطفٰے ﷺ میں فراق بھی عطا ہے اور وصال بھی۔ حضور ﷺ سے محبت کرنے والے' حضور ﷺ کی اُمت کے ہر فرد سے محبت کرتے ہیں۔ اُمت کی فلاح کی دُعائیں مانگتے ہیں۔ حضور ﷺ کے کُوچے کی گدائی کو اپنے لیے تاجِ شاہی سمجھتے ہیں۔ حضور ﷺ کے اِرشاد کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں۔ حضور ﷺ کے طالب' اِس کائنات کو آئینۂ جمالِ مصطفٰے ﷺ سمجھتے ہیں اور جمالِ مصطفٰے ﷺ کو پَرتوِ اَنوارِ کبریا سمجھتے ہیں۔

۞۞۞۞۞

جب عزت اور ذِلت اللہ کی طرف سے ہے، رنج و راحت اللہ کی طرف سے ہے، دولت اور غریبی اللہ

کی طرف سے، زندگی اور موت اللہ کی طرف سے' تو ہمارے پاس تسلیم کے علاوہ کیا رہ جاتا ہے؟

۞۞۞۞۞

تلاشِ حقیقت، تلاشِ حق آ گاہ، تلاشِ صاحبِ دِلاں، تلاشِ اِمامِ زماں یا تلاشِ محرمِ اَسرار کسی جغرافیائی سفر کا نام نہیں۔ سِند باد کے سفر اور متلاشی حق کے سفر میں بڑا فرق ہے۔ حقیقت کے سفر کے لیے پہلے اپنے آپ میں اپنی حقیقت سے آگاہی حاصل کرنا چاہیے۔ آئینۂ دِل جتنا مُصفا ہوگا' اُتنا ہی آسانی سے جلوۂ حق قبول کر سکے گا۔ اللہ کا قرب' پیشانی کو سجدے میں رکھ کر حاصل ہوتا ہے۔ سجدہ یہاں ہے' تعلق وہاں۔ دُرود شریف یہاں ہے' منظوری وہاں۔ حاصل یہ کہ پہلے اپنی ہی اِصلاح ہے، خود کو اِس قابل بنانا ہے کہ جلوے کا مفہوم سمجھ آ سکے۔ بوجہل کو دیدار سے تقرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ اویس قرنیؓ کو تقربِ مکانی کے بغیر ہی دیدار حاصل ہوتا ہے۔ مخلصین کو اِبتدائے سفر میں ہی منزلوں کا سلام آتا ہے۔

۞۞۞۞۞

ہماری آنکھوں کے سامنے عجائبات ہیں لیکن ہم دیکھتے نہیں۔ ایک معمولی سی بے عقل، بے شعور گائے کتنا بڑا کرشمہ ہے' فطرت کا عجوبہ' گھاس سے دُودھ بنانے والا حیرت انگیز کارنامہ...... ہم کیوں نہیں دیکھتے!

۞۞۞۞۞

اپنے حال پر افسوس کرنا، اپنے آپ پر ترس کھانا، اپنے آپ کو لوگوں میں قابلِ رحم ثابت کرنا' اللہ کی ناشکرگزاری ہے۔ اللہ کسی اِنسان پر اُس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ بیمار اور لاغر رُوحیں ہمیشہ گلہ کرتی ہیں، صحت مند اَرواح' شکر۔ زندگی پر تنقید' خالق پر تنقید ہے' اور یہ تنقید ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔

۞۞۞۞۞

ایک انسان نے دُوسرے سے پوچھا: ''بھائی! آپ نے زندگی میں پہلا جھوٹ کب بولا؟'' دُوسرے نے جواب دیا: ''جس دن میں نے یہ اعلان کیا کہ میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔''

۞۞۞۞۞

اپنے علم کو عمل میں لانے کے لیے یقین کے ساتھ ساتھ ایک رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

۞۞۞۞۞

اگر نوحؑ کی اِلتجا، دُعا یا خواہش کے باوجود اُن کا بیٹا طوفان سے نہیں بچایا گیا تو اِس میں نوحؑ کی نبوت پر کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے' چاہے تو ایک معمولی اِنسان کی دُعا قبول کر لے، چاہے تو نبی کی بات ٹال دے۔ اللہ بے نیاز ہے۔

۞۞۞۞۞

ہر اِنسان ہر دُوسرے اِنسان سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ ایک اِنسان دُوسرے کے پاس سے خاموشی سے گزر جائے تو بھی اپنی تاثیر چھوڑ جاتا ہے۔ اِنسان دُوسرے اِنسان کے لیے محبت، نفرت اور خوف پیدا کرتے

ہی رہتے ہیں۔ ایسے بھی ہوتا ہے کہ اِنسان صرف نظر ملا کر دُوسرے اِنسان کے مسائل حل کر دے، اُسے باشعور کر دے، اُسے عارف بنا دے۔ کچھ اِنسانوں کا قرب ہی علم کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اپنے قریب آنے والے، اور پاس سے گزرنے والے اور نگاہوں میں رہنے والے اِنسانوں سے اِنسان بہت کچھ حاصل کرتا ہے، مگر خاموشی کے ساتھ۔

❁❁❁❁❁

اِنسان دُوسرے کی دولت دیکھ کر اپنے حالات پر اِس قدر شرمندہ کیوں ہوتا ہے۔ یہ تقسیم، تقدیر ہے۔ ہمارے لیے ہمارے ماں باپ ہی باعثِ تکریم ہیں۔ ہماری پہچان، ہمارا اپنا چہرہ ہے۔ ہماری عاقبت، ہمارے اپنے دِین میں ہے۔ اِسی طرح ہماری خوشیاں، ہمارے اپنے حالات اور اپنے ماحول میں ہیں۔ مور کو مور کا مقدر ملا، کوّے کو کوّے کا۔ ہم یہ نہیں پہچان سکتے کہ فلاں کے ساتھ ایسا کیوں اور ہمارے ساتھ ویسا کیوں ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا: ''اے ربّ العالمین! آپ نے چھپکلی کو کیوں پیدا فرمایا؟'' اللہ نے جواب دیا: ''عجب بات ہے، ابھی ابھی چھپکلی پوچھ رہی تھی: اے رب! تم نے موسیٰؑ کو آخر کیوں پیدا کیا؟'' بات وہی ہے کہ اِنسان اپنے نصیب پر راضی رہے تو اِطمینان حاصل کرے گا۔ نصیب میں تقابلی جائزہ، ناجائز ہے۔

❁❁❁❁❁

اِس دُنیا میں اِنسان نہ کچھ کھوتا ہے، نہ پاتا ہے۔
وہ تو صرف آتا ہے اور جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

تکلیف آتی ہے:
ہمارے اعمال کی وجہ سے۔
ہماری وُسعتِ برداشت کے مطابق۔
اللہ کے حُکم سے۔

ہر تکلیف ایک پہچان ہے اور یہ ایک بڑی تکلیف سے بچانے کے لیے آتی ہے۔

❁❁❁❁❁

اِنکار، اِقرار کی ایک حالت ہے، اُس کا ایک درجہ ہے۔ اِنکار کو اِقرار تک پہنچانا، صاحبِ فراست کا کام ہے۔ اِسی طرح کفر کو اِسلام تک لانا، صاحبِ ایمان کی خواہش ہونا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

صحت کے لیے خوراک ضروری ہے، لیکن خوراک صحت نہیں۔

❁❁❁❁❁

جس طرح موسم بدلنے کا ایک وقت ہوتا ہے، اُسی طرح وقت کے بدلنے کا بھی ایک موسم ہوتا

ہے۔حالات بدلتے ہی رہتے ہیں۔حالات کے ساتھ حالت بھی بدل جاتی ہے۔رات آ جائے تو نیند بھی کہیں سے آ ہی جاتی ہے۔وہ اِنسان کامیاب ہوتا ہے جس نے اِبتلا کی تاریکیوں میں اُمید کا چراغ روشن رکھا۔اُمید اُس خوشی کا نام ہے جس کے انتظار میں غم کے ایّام کٹ جاتے ہیں۔اُمید کسی واقعہ کا نام نہیں' یہ صرف مزاج کی ایک حالت ہے۔فطرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام اُمید ہے۔

❁❁❁❁❁

جو ذات شکمِ مادر میں بچے کی صورت گری کرتی ہے' وہی ذات خیال کی صورت گر بھی ہے' اور وہی ذات عمل کی صورت بھی پیدا فرماتی ہے۔ہر چہرہ ایک Range میں تاثیر رکھتا ہے۔اِسی طرح ہر خیال ایک دائرۂ تاثیر رکھتا ہے اور ہر عمل کا ایک دَور ہے جس میں وہ مؤثر ہوتا ہے۔اپنے دائرے سے باہر ہر مؤثر شے بے تاثیر ہو جاتی ہے۔کچھ چہرے،خیال اور اَعمال صدیوں پر محیط ہوتے ہیں اور زمانوں پر حاوی ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

جن مسلمانوں پر اِسلام نافذ نہ ہو سکے' اُن مسلمانوں پر غور کرنا چاہیے۔

جو اِسلام مسلمانوں پر نافذ نہ ہو سکے' اُس اِسلام کے بارے میں غور کرنا چاہیے۔

جو قوتِ نافذہ مسلمانوں پر اِسلام نافذ نہ کر سکے' اُس قوت کے بارے میں غور کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

کائناتی نظام میں خیر و شر،اُجالا و اندھیرا،حق و باطل وغیرہ سب موجود ہیں۔یہ اِنسان کی بیرونی دُنیا ہے۔اُس کے اندرونی نظام میں بھی خیر و شر،یقین و وسوسہ وغیرہ پلتا رہتا ہے۔ایک بندۂ مومن اپنے یقین و ایمان سے وسوسوں کو ختم کرتا ہے اور خیر کی راہ اختیار کرتا ہے۔

❁❁❁❁❁

گناہوں میں مبتلا اِنسان کا دُعاؤں پر یقین نہیں رہتا۔

❁❁❁❁❁

بارگاہِ رسالت ﷺ میں ہدیۂ دُرود بھیجنے کے لئے غریبی رکاوٹ نہیں۔حضورِ اکرم ﷺ غریبوں میں غریب،یتیموں میں یتیم،مہاجروں میں مہاجر اور سلاطین میں سلطانِ زمانہ تھے۔معاشی ناہمواریاں آپ ﷺ کے قرب کی راہ میں رکاوٹ نہیں،نہ سرمایہ آپ ﷺ کے تقرب کی ضمانت۔

❁❁❁❁❁

سمندر کا وہ پانی جو سمندر سے باہر ہو' اُسے دریا' جھیل' بادل' آنسو' شبنم کچھ بھی کہہ دو' لیکن پانی کا وہ حصّہ جو سمندر میں شامل ہو جائے' وہ سمندر ہی کہلائے گا۔

❁❁❁❁❁

جس کا رسالت ﷺ پر ایمان نہ ہو، وہ موحّد بھی کافر ہو گا۔

✿✿✿✿✿

زندگی بے تقاضا اور گلہ نکال دیا جائے تو سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ سکون اللہ کی یاد سے اور اِنسان کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ نفرت اضطراب پیدا کرتی ہے۔ اضطراب اندیشے پیدا کرتا ہے اور اندیشہ سکون سے محروم کر دیتا ہے۔ محبت نہ ہو، تو سکون نہیں۔

✿✿✿✿✿

اِنسان کسی کو شریکِ زندگی بنانے سے پہلے اُس کے حال اور ماضی کو دیکھتا ہے لیکن یہ بھول جاتا ہے کہ اُس کی رفاقت میں اُس نے مستقبل گزارنا ہے۔ کامیاب ازدواجی زندگی اللہ کا اِحسان ہے۔

✿✿✿✿✿

ایک اِنسان کو زِندگی میں با اعتماد ہونے کے لیے یہ حقیقت ہی کافی ہے کہ اُس سے پہلے نہ تو کوئی اُس جیسا اِنسان دُنیا میں آیا، نہ اُس کے بعد ہی کوئی اُس جیسا آئے گا۔ یہ عظیم اِنفرادیت بہت بڑا نصیب ہے۔

✿✿✿✿✿

آج کا اِنسان اِس لیے خوفزدہ ہے کہ وہ لذّتِ شوق سے محروم ہے۔ کثیرالمقاصد زِندگی خوف سے نہیں بچ سکتی۔ رحمتِ حق سے مایوسی ہی خوف پیدا کر رہی ہے۔ لالچ ختم نہ ہو، تو خوف کیسے ختم ہو۔ اِنسان اپنے آپ کو جتنا محفوظ کرتا ہے، اُتنا ہی غیر محفوظ ہوتا جا رہا ہے، گویا زندگی اپنی "حصار بندیوں" اور "حفاظتوں" کی زَد میں آ گئی ہے۔ ہر طرف خوف ہی خوف ہے۔ اِس خوف سے بچنے کا واحد ذریعہ اپنی جبینِ شوق کو سجدوں سے سرفراز کرنے میں ہے۔

✿✿✿✿✿

غافل کی آنکھ اُس وقت کھلتی ہے، جب بند ہونے کو ہوتی ہے۔

✿✿✿✿✿

ذِکر سے محویّت حاصل کرو.........سکون مل جائے گا۔

✿✿✿✿✿

اللہ کے محبوب اور اللہ کے ولی کسی سے ایک دفعہ تعلق قائم کرنے کے بعد اُس تعلق کو توڑتے نہیں، بازو پکڑنے کی لاج رکھتے ہیں۔ اللہ اِنسانوں سے بے نیاز ہے، لیکن اللہ والے بے نیاز و بے پرواہ نہیں ہوتے۔ اِسی لیے تو وہ اللہ والے کہلاتے ہیں۔ یعنی اللہ والے، اِنسانوں والے ہوتے ہیں۔ اللہ کا قرب ملتا ہی اِنسانوں کی خدمت اور اُن کی محبت سے ہے۔

✿✿✿✿✿

ایسے بھی اللہ والے آتے رہتے ہیں جو زندگی بھر گمنام رہتے ہیں۔ معاشرے کی نگاہوں سے اوجھل

کھلنے والے گلاب' گلاب ہی کہلائیں گے۔ یہ اللہ کا اپنا فیصلہ ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو کس حال سے گزارے۔ کہیں کسی کو بادشاہِ تخت نشیں کر دیتا ہے، کہیں کاسۂ گدائی عطا فرماتا ہے۔ صاحبانِ محبت و وفا' ہر حال سے بخوشی گزرتے رہتے ہیں۔ صاحبِ تعلق کے لیے ستم بھی اندازِ کرم ہے۔

❁❁❁❁❁

معرفت' ہمہ وقت تحیّر میں رہنے کا نام ہے۔ اَسماء کی پہچان سے اشیاء کی پہچان کرنا۔ ظاہر کے مشاہدے سے باطن کا علم حاصل کرنا۔ معرفت وہ حکمت ہے جو کثرت سے وحدت کا راستہ دکھاتی ہے۔ قادرِ مطلق کی قدر کے سامنے کسی کی قدر پر نظر نہ ڈالنا معرفت ہے۔ اِنتہا یہ ہے کہ ہم جان لیں کہ ہم اللہ کو جان نہیں سکتے' بس مان ہی سکتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

حالات اور وقت کی تبدیلیوں سے بدلنے والے تعلقات سے بہتر ہے کہ اِنسان تنہا رہے۔

❁❁❁❁❁

ترقی یا اِرتقا ضروری ہے لیکن...... گہوارے سے نکل کر اپنی قبر تک کتنی ترقی چاہیے......؟ اصل ترقی یہ ہے کہ زِندگی بھی آسان ہو اور موت بھی مشکل نہ رہے!!

❁❁❁❁❁

دُعا پر اعتماد ہی نیکی ہے۔ جب ہم تنہائی اور خاموشی میں دُعا مانگتے ہیں تو ہم اِس یقین کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا اللہ تنہائی میں ہمارے پاس ہے اور وہ خاموشی کی زبان بھی سنتا ہے۔ دُعا میں خلوص' آنکھوں کو پُرنم کر دیتا ہے اور یہی آنسو' دُعا کی منظوری کی دلیل ہیں۔ دُعا مومن کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ دُعا ناممکنات کو ممکن بنا دیتی ہے۔ دُعا زمانے بدل دیتی ہے۔ دُعا گردشِ روزگار کو روک سکتی ہے۔ دُعا آنے والی بلاؤں کو ٹال سکتی ہے۔ دُعا میں بڑی قوّت ہے۔ جب تک سینے میں اِیمان ہے' دُعا پر یقین رہتا ہے۔ جس کا دُعا پر یقین نہیں' اُس کے سینے میں اِیمان نہیں۔ اللہ سے دُعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں ہماری دعاؤں کی افادیّت سے مایوس نہ ہونے دے۔

❁❁❁❁❁

ہمیں جب اپنی فلاح کا یقین ہو جائے' ہم دُوسروں کو اُن کی فلاح کے لیے تبلیغ کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ جنت کی نعمتوں میں شریک ہوں۔ ہمارے دعوے کی صداقت کا ثبوت صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ہم اُن کو اپنی موجودہ زندگی کی آسائشوں میں بھی شریک کریں۔

❁❁❁❁❁

عشقِ اِلٰہی' درحقیقت عشقِ محبوبِ اِلٰہی ﷺ ہے۔ اللہ کے حبیب ﷺ اللہ کی محبت عطا کرتے ہیں' اور اللہ اپنے محبوب ﷺ کی محبت عطا فرماتا ہے۔ محبت' محبوب کی اِطاعت میں مجبوری کی نفی کا نام ہے۔ اِیثار' محبت کا

اعجاز ہے۔محبت' حیرت پیدا کرتی ہے،محویت اور بیداری پیدا کرتی ہے۔زندگی کے عصری کرب سے نجات کا واحد ذریعہ محبت ہے!!

✿✿✿✿✿

جو اِنسان اپنی ذات کے ساتھ مُخلص نہیں' وہ دُوسروں کے ساتھ کیا مخلص ہوگا۔اُسی کو مُخلص دوست ملیں گے' جو خود دوستوں سے مخلص ہو۔جھوٹے کے لیے یہ سماج جھوٹا اور سچّے کے لیے سچّا ہے۔جو اِنسان اپنے ساتھ مخلص نہیں' وہ ضمیر کی آواز سے فرار حاصل کرنے کے لیے دُنیاوی مشاغل میں خود کو مصروف کرتا جاتا ہے تا کہ اُسے سکون وراحت ملے۔ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جن مادی اشیا کو اکٹھا کر کے وہ کبھی خوشی محسوس کرتا تھا' اب اُنہیں حاصل کرنے کے بعد بھی خوشی نہیں ملتی۔اُس کی رُوح بے چین رہتی ہے۔ایسی حالت میں اگر وہ اپنی ضرورت سے زائد روپے پیسے اور دُوسری اَشیا کو اللہ کی مخلوق میں تقسیم کرنا شروع کر دے' تو رُوح کی خوشی [illegible]ٹ آئے گی۔

✿✿✿✿✿

سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ نیک لوگ فی سبیل اللہ اکٹھے ہو جائیں۔علما و مشائخ اکٹھے ہو جائیں۔جب تمام جماعتیں اکٹھی ہوگئی تھیں' تو نظامِ مصطفےٰ ﷺ وہیں قائم ہوگیا تھا۔الگ ہوگئے' تو سفر طویل ہونے لازمی ہیں۔اِسلام میں سب سے بڑی نیکی اِجتماع ہے۔اِختلاف مٹاؤ۔جیسے بکھرے ہو' ویسے سمٹو۔کلمۂ طیب ہی کلمۂ توحید ہے۔کلمے کی وَحدت سے ایک بار پھر وہ زمانہ آسکتا ہے' جس کا سب کو اِنتظار ہے۔ہم خود اپنی راہ میں رکاوٹ ہیں۔توحید'جہاں اللہ کی وحدانیت ہے' وہاں مِلّت کی وحدت کا بھی نام ہے۔

ع یہی توحید تھی جس کو نہ تو سمجھا' نہ میں سمجھا

✿✿✿✿✿

ہر مبلغ کو یہ سوچنا چاہیے کہ جو آدمی اُسے پسند نہیں کرتا' وہ اُس کے دِین کو کیسے پسند کرے گا۔دِین کو پسندیدہ ظاہر کرنے کے لیے اپنا عمل پسندیدہ بناؤ۔اپنی شخصیت پسندیدہ بناؤ۔دُوسرے کا مزاج،اُس کی عقل،اُس کی ضرورت کو سمجھ کر اُس کو تبلیغ کرو۔ناسمجھ کے ہاتھ میں صداقت کی لاٹھی' دُوسروں کو بدظن کر دے گی۔

✿✿✿✿✿

اِسلام نے مسلمان کو زِندگی اور زِندگی کے لوازمات کا امین بنایا ہے۔مسلمان اُن نعمتوں کا محافظ ہے جو اللہ کریم نے اُسے عطا فرمائیں۔یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے باطنی اور ظاہری وجود کی حفاظت کریں۔باطنی وجود کی حفاظت کا مطلب' خیال کی حفاظت،اِیمان کی حفاظت،اِحساس کی حفاظت،فِکر و ذِکر کی حفاظت اور غم اور خوشی کی حفاظت ہے۔ظاہری وجود کی حفاظت بھی ضروری ہے۔اپنے وجود کی سرحد کا اِنسان خود ہی محافظ ہے۔ہمیں احتیاط کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کچھ بھی ہمارے وجود میں شامل یا ہمارے وجود سے جدا نہ ہو' مگر اللہ کے حُکم سے۔اِس طرح ہم اپنی حفاظت کر کے اِسلام کی حفاظت کر سکتے ہیں۔اصل میں مسلمان کی حفاظت

ہی اِسلام کی حفاظت ہے۔

✿✿✿✿✿

کسی شے سے اُس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم ہے۔

✿✿✿✿✿

حُسن، عشق کا ذوقِ نظر ہے اور عشق، قربِ حُسن کی خواہش کا نام ہے۔

✿✿✿✿✿

اللہ کے ذِکر کے بغیر اِطمینانِ قلب میسّر نہیں آسکتا۔ جس عمل سے اِطمینانِ قلب میسّر آئے، وہ عمل بھی ذِکر کا حِصّہ ہے۔ جس مقام یا اِنسان کے قُرب سے اِطمینانِ قلب حاصل ہو، وہ مقام اور اِنسان بھی اللہ کے ذِکر سے متعلق ہے۔ مثلاً ذِکر سے اِطمینان ہے تو ذاکر سے بھی اِطمینان ملے گا اور مقامِ ذِکر بھی باعثِ اِطمینانِ قلب و جاں ہوگا۔ یوں کہیے کہ خانہ کعبہ کی زیارت، مدینہ منورہ کی حاضری، کربلائے مُعلّٰی کی حاضری، بزرگانِ دین کے آستانوں کی حاضری، اپنے مشائخِ عظام کے درِ دولت پر حاضری، سب ہی اِطمینان کے ابواب ہیں، اور یہ سب ذِکرِ اِلٰہی کی عظیم منزل کے عظیم راستے کے مقامات ہیں۔ نیت اللہ ہو، سارا سفر اللہ کا ذِکر ہے۔

✿✿✿✿✿

طریقت کے تمام سلاسل اپنے اپنے انداز میں بالکل صحیح ہیں، لیکن مِلّتِ اِسلامیہ کی فلاح اِسی میں ہے کہ وہ ایک عظیم وَحدت بن کر اُبھرے۔ مسلک اِسلام سے ہے، اِسلام نہیں۔ اِسلام، اِسلام ہے۔

✿✿✿✿✿

کسی بڑے کام کو شروع کرنے سے پہلے اُس کے لیے قوی جواز اور قوی دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ سفر پر جانا ہو تو پہلے جانے والے مسافروں سے حالاتِ سفر معلوم کر لینا ضروری ہے۔ دریا، کشتی کے ذریعے بھی عبور کرنا ہو تو تیرنے کا علم جاننا بہتر ہوتا ہے۔ بڑے کام کے لیے بڑی دلیل ضروری ہے۔ ہر کام، ہر آدمی کے لیے نہیں۔ علم کا راستہ طے کرنے والے اور طرح کے لوگ ہوتے ہیں، تعلیم حاصل کرنے والے اور..... گھروں میں رہنے والے اور ہیں، سفر اختیار کرنے والے اور۔ اللہ کی راہ میں نکلنے والے اور ہیں اور اُن کا راستہ روکنے والے اور۔ قوی دلیل جذبۂ شہادت تھا۔ سجدۂ شبیرؓ تھا۔ بڑا کام تھا، بڑی دلیل تھی، بڑا جواز تھا، بڑا نتیجہ ہے۔ بڑی بات ہے۔

✿✿✿✿✿

قول ہے کہ دِل کے دروازے پر دربان ہو کر بیٹھ رہو۔ یہ دیکھو! تمہارے دِل میں کون سی خواہش داخل ہو رہی ہے، کونسا جذبہ اُبھر رہا ہے۔ جو خواہشات فانی دُنیا سے متعلق ہوں، اُن کو دِل میں نہ آنے دو، جو جذبہ غیر اللہ کے لیے ہو، اُسے دِل میں بند رہنے دو۔

✿✿✿✿✿

خیر اور شر' اللہ کی طرف سے ہے ...... اِس وضاحت کے ساتھ کہ خیر' اللہ کے قُرب کی دلیل ہے اور شر' اللہ کی ناراضگی کا سبب۔ خیر اور شر کا اللہ کی طرف سے آنا ایسے ہی ہے' جیسے زندگی اور موت اللہ کی طرف سے ہے۔ ہم زندگی کو پسند کرتے ہیں، موت سے بچنے کی تدابیر کرتے ہیں۔ دِن اور رات بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ عزت اور ذِلت بھی اللہ کی طرف سے۔ ہم عزت کے طالب ہیں، ذِلت سے بچتے ہیں۔ شر پسند انسان یہ جواز نہیں دے سکتا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ہمیں آگاہ کیا جا چکا ہے کہ کون سا راستہ کِدھر کو جاتا ہے اور کون سا عمل کیا نتیجہ برآمد کرتا ہے۔ خیر و شر کا معرکہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ شر کو شکست ہو جائے تو معافی مانگ کر خیر کے دامن میں ہی پناہ لے لیتا ہے۔ خیر اور شر کا وجود کبھی ہمیشہ کے لیے ختم نہیں ہو سکتا۔ یہ کشمکش جاری رہتی ہے' اِنسان کے اندر اور اِس سے باہر۔ خیر طلبی' اللہ کی مہربانی ہے اور شر ہمارے نفس کی تمنا۔ ہم اپنے ارادوں کو احکامِ الٰہی کے تابع کر دیں تو یہ کشمکش ختم ہو جاتی ہے یا کم اَز کم ہو جاتی ہے۔ خدا ہمیں اپنے نفس کے شر سے بچائے۔ (آمین)

❁❁❁❁❁

آرزو کا پیدا ہونا فطری بات ہے۔ اِنسانوں میں آرزوئیں پیدا ہوتی ہی رہتی ہیں۔ کوئی آرزو شکستِ آرزو تک سفر کرتی ہے۔ کوئی آرزو' اِنسان کو بے نیازِ آرزو کر دیتی ہے۔ کوئی آرزو' اُسے کو بکو پھراتی ہے۔ کوئی آرزو' اُس کو اپنی ذات کے رُو برو لاتی ہے اور کبھی کوئی آرزو' اُسے خوش قسمتی سے سُرخرو کر دیتی ہے۔ کون سی آرزو کیا کرتی ہے' اِس کا علم اِنسان کو ہونا چاہیے، ورنہ آرزو' جگر کا لہو بن کر خون کا آنسو بنے گی۔

❁❁❁❁❁

جو لوگ اللہ کی تلاش میں نکلتے ہیں' وہ اِنسان تک ہی پہنچتے ہیں۔ اللہ والے اِنسان ہی تو ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

سب سے بڑا بدقسمت اِنسان وہ ہے' جو غریب ہو کر سنگدل رہے۔

❁❁❁❁❁

حضورِ اکرم ﷺ کو کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ ہم پر فرض ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کا اندازِ رحمت سب مخلوق تک پہنچائیں' اِسلام خود ہی پہنچ جائے گا۔ دُنیا کو جب رات کی تاریکی کے بعد روشنی میسّر آتی ہے تو اُس کی نظریں خود بخود سورج کی طرف اُٹھ جاتی ہیں۔ سورج کا دِین روشنی ہے' اپنے آپ کو منوانا نہیں۔

❁❁❁❁❁

اللہ کی کتاب میں غور کرو۔ ایمان والوں کو دعوت ہے کہ اِس کتاب سے راہِ ہدایت حاصل کریں۔ اِس کتاب میں منفعت ہی منفعت ہے۔ جن اِداروں نے اللہ کی کتاب کو چھاپ کر بیچا ہے' اُن سے کوئی اللہ والا' اللہ کے نام کی رائلٹی مانگے۔ اِتنی رائلٹی ہو گی کہ آئندہ قوم کو پڑھنے کے لیے قرآنِ پاک مفت ملے گا۔ سونے چاندی کی تاروں میں لکھے ہوئے قرآن سے بہتر ہے' وہ قرآن جو ایک غریب نابینا بچّے کے دِل میں محفوظ ہے۔ قرآن

کے ماڈلوں پر خرچ کرنے کی بجائے' قرآن پڑھنے والے اور پڑھانے والے اِداروں کی مدد کی جائے۔

✿✿✿✿✿

اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ سلوک یہی ہے کہ اُنہیں ماتحت نہ سمجھو۔وہ اِنسان ہیں' اُسی طرح زندہ جیسے آپ۔اُن کے جذبات و اِحساسات اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھا کرو' اللہ راضی رہے گا۔جو سلوک اللہ سے چاہتے ہو' اپنے ماتحت کے ساتھ کرو۔ماتحت بھی آزمائش ہے اور افسر بھی آزمائش۔چھوٹا' چھوٹا نہ رہا تو بڑا' بڑا نہ رہے گا' اِنسان نظر آئیں گے۔

✿✿✿✿✿

ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر وقت کے لیے ایک کام ہوتا ہے۔بے وقت کی نماز بھی نماز نہیں کہلائی جا سکتی۔حج کے ایام ہیں۔صیام کا مہینہ ہے۔نیند کا وقت ہے۔تلاشِ رِزق کا وقت ہے۔تعلیم کا زمانہ ہے۔عِلم کا دَور الگ ہے' خواہش کے زمانے اور ہیں۔فتوحات کے ایام اور ہوتے ہیں۔شکست کی گھڑی اور ہے۔عمل کا میدان اور ہے۔جزا سزا کا وقت الگ مقرر کر رکھا ہے۔نہ خوشی مستقل ہے' نہ غم ہمیشہ رہ سکتا ہے۔ہر کام اپنے مقررہ وقت پر حَسین و موزوں لگتا ہے' ورنہ بے زیب و بدنُما!! عِلم و عمل کے زمانے پہچاننے چاہئیں۔

✿✿✿✿✿

اچھا ڈرائیور وہی ہے' جو زیادہ ہارن نہ بجائے اور بار بار بریک اِستعمال نہ کرے۔ہارن دُوسروں کو ڈرانے کے لیے ہے اور بریک اپنے لیے برداشت۔اِسی طرح اچھی زندگی وہی ہے' جو دُوسروں کو نہ خوفزدہ کرے اور نہ زیادہ برداشت۔دُوسروں پر اپنی پسند مُسلّط کرنے کے لیے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے اور دُوسروں کی ناپسندیدہ بات کو برداشت کیا جاتا ہے۔اپنی پسند اپنے تک رکھو۔دُوسروں کی پسند اُن تک رہنے دو۔اُسے ناپسند نہ کرو۔زندگی کا سفر اچھا کٹ جائے گا۔جس نے دُوسروں کو پسند کیا' وہ ضرور پسند کیا گیا۔جس نے دُوسروں کی بھلائی چاہی' اُس کا ضرور بھلا چاہا جائے گا۔الغرض' دُوسروں سے نیکی' اپنے ساتھ نیکی ہے۔دُوسروں سے بدی' اپنے ساتھ بدی ہے۔دُوسروں سے نیکی' ہماری فلاح ہے۔دُوسروں سے بدی' ہماری عاقبت کی خرابی ہے۔

✿✿✿✿✿

خالق کا گِلہ مخلوق کے سامنے نہ کرو اور مخلوق کا شکوہ خالق کے سامنے نہ کرو............سکون مِل جائے گا۔

✿✿✿✿✿

دِین و دُنیا......جس شخص کے بیوی بچے اُس پر راضی ہیں' اُس کی دُنیا کامیاب ہے اور جس کے ماں باپ اُس پر خوش ہیں' اُس کا دِین کامیاب۔

✿✿✿✿✿

جو سچّا نہیں' وہ کسی ''سچے'' کا اِنتظار نہیں کر سکتا۔

✿✿✿✿✿

ہم ایک عظیم قوم بن سکتے ہیں اگر ہم معاف کرنا اور معافی مانگنا شروع کر دیں۔

۞۞۞۞۞

سب سے بڑی قوت' قوتِ برداشت ہے۔

۞۞۞۞۞

اللہ کے راز اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ کی باتیں اللہ جانے یا' اللہ کا حبیب ﷺ جانے۔ ہم مشیّتِ الٰہی کو نہیں سمجھ سکتے بلکہ ہم تو اپنی مُشیّت کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ موسیٰ علیہ السّلام نہ سمجھ سکے کہ اُن کا ساتھی کیا کر رہا ہے۔ کشتی کیوں توڑی گئی ، بچہ کیوں قتل ہوا، دیوارِ یتیم کیوں مرمت کی گئی............ ایک پیغمبرؑ کو سمجھ نہ آ سکی۔ یعقوب علیہ السّلام کو یہ پتا نہ چل سکا کہ اُن کا جدا ہونے والا بیٹا کس حال میں ہے۔ یہ اللہ کے کام ہیں۔ اللہ نہ چاہے تو کون جان سکتا ہے۔ اللہ کو ماننا چاہیے' اللہ کو جاننا مشکل ہے۔ ہمارے ذِمّے تسلیم ہے' تحقیق نہیں۔ تحقیق دُنیا کی کرو اور تسلیم اللہ کی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دُنیا کو تسلیم کر لیں اور اللہ کی تحقیق کرنا شروع کر دیں۔

۞۞۞۞۞

جو اِنسان اپنی وفا کا ذکر کرتا ہے' وہ اصل میں دُوسرے کی بے وفائی کا ذِکر کر رہا ہوتا ہے............ وفا تو ہوتی ہی بے وفا سے ہے۔

۞۞۞۞۞

کچھ لوگ زندگی میں مُردہ ہوتے ہیں اور کچھ مَرنے کے بعد بھی زندہ۔

۞۞۞۞۞

ترقی کے لیے محنت و مجاہدہ ضروری ہے' لیکن یہ نہ بھولنا چاہیے کہ مجاہدہ ایک گدھے کو گھوڑا نہیں بنا سکتا۔

۞۞۞۞۞

یہ اللہ کا بڑا اِحسان ہے کہ اِنسانوں کی دُنیا میں غیر اِنسانی مخلوق' جن، فرشتہ وغیرہ' غیر اِنسانی شکل میں نہیں آ سکتے۔

۞۞۞۞۞

محبت سے دیکھو تو گلاب میں رنگ مِلے گا، خوشبو مِلے گی۔ نفرت سے دیکھو تو خار نگاہوں میں کھٹکیں گے۔

۞۞۞۞۞

دُور سے آنے والی آواز بھی اندھیرے میں روشنی کا کام دیتی ہے۔

۞۞۞۞۞

ولیوں کی صحبت میں رہو............ سکون مِل جائے گا۔

۞۞۞۞۞

فرض اور شوق یکجا کر دو............سکون مِل جائے گا۔

❁❁❁❁❁

ہوسِ زَر اور لذتِ وجود چھوڑ دی جائے' تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

❁❁❁❁❁

کسی کا سکون برباد نہ کرو............سکون مِل جائے گا۔

❁❁❁❁❁

دل سے کدورت نکال دو............سکون مِل جائے گا۔

❁❁❁❁❁

حقیقت کا متلاشی' حقیقت کی تلاش میں کسی نہ کسی ذریعے کو لے کر نکلتا ہے، مثلاً اُس نے کہیں سے پڑھ لیا کہ حقیقت ایسے ہے' تو وہ اُس خیال کے مطابق نکلا ہے اور جب اُس کو ویسی حقیقت ملے تو وہ اُس خیال کی روشنی میں اُسے پہچانے گا۔ گویا پہچان کا معیار متلاشی کے اپنے پاس ہوتا ہے اور اِس معیار کے مطابق اُس نے اُس حقیقت کو دیکھنا ہے۔ ہم اگر آنکھ کو ذریعۂ پہچان مان لیں تو حقیقت کسی نظارے کی شکل میں سامنے آئے گی' کسی چہرے کے رُوپ میں آئے گی۔ اگر ہم صرف کان لے کر نکلیں تو حقیقت نغمہ ہے۔ اگر دِل کے ہمراہ چلیں تو حقیقت دِلبری ہے۔ اگر ذہن کے ذریعے چلیں تو حقیقت حیرت ہے۔ اگر ہم سائل بن کر چلیں تو حقیقت سخاوت کے رُوپ میں سامنے آئے گی۔ اگر ہم سخی ہو کر نکلیں تو حقیقت سائلوں میں ہوگی۔ الغرض متلاشی جس رنگ سے نکلے گا' تلاش وہی رنگ اختیار کر لے گی' اور ہر رنگ حقیقت کا رنگ ہے کیونکہ اِس کائنات میں کوئی چیز باطل نہیں۔

❁❁❁❁❁

جس نے ماں باپ کا اَدب کیا' اُس کی اولاد مؤدب ہوگی.....نہیں تو نہیں۔

❁❁❁❁❁

آخرت کا سفر دُنیا سے ہی شروع ہوتا ہے اور اللہ سے تعلق اِنسانوں کے ذریعے بنتا ہے۔ ہم گناہ اِنسان کے ساتھ کرتے ہیں، جو نیکی کرنی ہے' اِنسان کے ساتھ، سخاوت اِنسان کے ساتھ، رحم اِنسان کے ساتھ، سلوک اِنسان کے ساتھ، محبت و نفرت اِنسان کے ساتھ۔ احکامِ اِلٰہی' اِنسانوں کے ساتھ عمل میں آئیں گے۔ نماز اِنسانوں کے ساتھ مل کر پڑھنی ہے۔ جہاد اِنسانوں کے ہمراہ' اِنسانوں کے خلاف۔ اُمّت اِنسانوں کا اجتماع ہے، قوم اِنسانوں کی وَحدت ہے۔ اِنسان کسی مقام پر تنہا نہیں۔ تنہائی میں اِنسانوں کی یادیں ہیں۔ محفل میں اِنسانوں کے چہرے۔ بازاروں میں اِنسانوں کی بھیڑ۔ ذِکر و فکر کی مجالس اِنسانوں کے ساتھ۔ حتیٰ کہ جنازہ بھی اِنسانوں کے ہمراہ۔ نمازِ جنازہ بھی اِنسانوں کا گروہ.....اگر کوئی اِنسان تنہا عبادت میں مصروف ہو جائے' تو کچھ ہی عرصے بعد اُس کے گرد ہجوم اکٹھا ہو جائے گا۔ مسجد بن جائے گی۔ خانقاہ بن جائے گی۔ لنگر خانے کھل جائیں گے اور تنہائیوں میں رہنے والا میرِ مجلس بن کر رہ جائے گا۔ زِندگی اِظہارِ ذات ہے۔ اب غور طلب بات یہ

ہے کہ ہمارا اعمال نامہ کیا ہے...... ہمارے گردوپیش کے اِنسانوں سے تعلقات کا نتیجہ!! ماں باپ کی خدمت نیکی ہے۔محتاجوں کی خدمت نیکی ہے۔وفا نیکی ہے اور اِسی طرح اِس کے برعکس بدی۔نیند میں اِنسان تنہا ہوتا ہے'وہاں بھی ''تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ''۔نیند میں نیکی سے محروم ہوتا ہے اور نیند میں اِنسان بدی سے بچ جاتا ہے۔اِنسان کا ہر عمل دُوسرے اِنسان سے متعلق ہے۔ذاتی عمل صرف ایک ہے اور وہ ایک سجدہ ہے۔ساری نماز میں ہم لوگوں کا ذِکر کرتے ہیں'اِس لیے محویت نہیں حاصل ہوتی۔مثلاً اُن لوگوں کا ذِکر جن پر اللہ کا اِنعام ہوا،اُن کا' جن پر اُس کا غضب ہوا۔گمراہ لوگوں کا ذِکر۔مخلصین و صالحین کا ذِکر۔حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی آل کا ذِکر۔والدین کا ذِکر۔اولاد کا ذِکر'اور اپنے پیارے نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آلِ پاک کا ذِکر۔یہ سب اَذکار ہیں۔اِنسانوں کے مختلف رُوپ ہیں۔اِن کا ذِکر اور اِسی انداز سے ذِکر'عبادت ہے۔پس میری عبادت'اِنسانوں کے ذِکر، اِنسانوں کے تقرب ،اِنسانوں سے سلوک ،اُن سے رہنمائی حاصل کرنے کے اسلوب، اُن کی کوتاہیوں،غفلتوں اور گمراہیوں سے بچنے کے آداب کا نام ہے۔ میری محویت اور تنہائی صرف ''سجدہ'' ہے۔اِس لیے یہ ضروری ہے کہ سجدہ کبھی قضا نہ ہو اور اِنسانوں سے حُسنِ سلوک جاری رہے' تا کہ دِل کو سکون مل جائے۔

اپنے سکونِ قلب کا کچھ اہتمام کر
اِس خانۂ خدا سے کدورت نکال دے

۞۞۞۞۞

خوش نصیب اِنسان وہ ہے' جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔

۞۞۞۞۞

اِنسان پریشان اُس وقت ہوتا ہے' جب اُس کے دل میں کسی بڑے مقصد کے حصول کی خواہش ہو لیکن اُس کے مطابق صلاحیت نہ ہو۔سکون کے لیے یہ ضروری ہے کہ یا تو خواہش کم کی جائے یا صلاحیت بڑھائی جائے۔ہر خواہش کے حصول کے لیے ایک عمل ہے۔عمل نہ ہو تو خواہش ایک خواب ہے۔ہم جیسی عاقبت چاہتے ہیں'ویسا عمل کرنا چاہیے۔کامیابی' محنت والوں کے لیے، جنت' ایمان والوں کے لیے اور عید' روزہ داروں کے لیے۔

۞۞۞۞۞

ظاہر کی روشنی کی تلاش' آنکھ کی بینائی سے ہے اور باطن کے نور کی تلاش' قلبِ منور سے اور صادق کی پہچان' اپنی صداقت سے۔

۞۞۞۞۞

آپ کی اپنی تسلیم ہی کا نام اللہ ہے۔باہر کی دُنیا میں اللہ کے لاکھ مظاہر ہوں' آپ سے آپ کے اللہ کا تعلق اُتنا ہے جتنا کہ وہ آپ کی تسلیم و رضا میں ہے۔

۞۞۞۞۞

سب سے زیادہ بدقسمت اِنسان وہ ہے' جو حد درجہ غریب ہو اور خدا پر یقین نہ رکھتا ہو۔

۞۞۞۞۞

کچھ لوگ اپنے آپ کو اپنے پیشے سے بڑا سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ پیشے کو خود سے بڑا سمجھتے ہیں۔ دونوں حالتوں میں نتیجہ پریشانی ہے۔ اپنے آپ کو اپنے سے بڑا سمجھنا یا اپنے سے کم تر جاننا اِنسان کو مضطرب رکھتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں یہاں ڈائریکٹری میں عمر ضائع کر رہا ہوں' اگر میں وزیر ہوتا تو بہتر کام کر سکتا تھا۔ دوسرا اِنسان یہ کہتا ہے کہ وزیر ہونا میرے لیے مصیبت کا باعث ہے' اس سے بہتر تھا کہ میں وکیل ہی رہتا۔ اِسی طرح لوگ حال سے بیزار رہتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہوتے ہیں' جو اپنے حال اور اپنی حالت پر مطمئن ہوں۔

۞۞۞۞۞

راہِ حق کے مسافر پر دورانِ سفر تنگی بھی آتی ہے اور کشادگی بھی۔ تنگی میں مردِ حق صبر کا سہارا لیتا ہے اور کشادگی میں شکر کا۔ یہ سفر دریا کی طرح ہے جو پہاڑوں میں سے سمٹ کے گزرتا ہے اور میدانوں میں پھیل کر کناروں کو سیراب کرتا ہوا آخرِ کار اپنی منزلِ مقصود یعنی بحرِ بے پایاں سے مل جاتا ہے۔ دریا بے دم ہو کر راستے میں ٹوٹتا نہیں، نہ واپس لوٹتا ہے۔ اِسی طرح مردِ حق آگاہ' ہر مقام سے نکلتا ہوا اپنی منزلِ حقیقت سے واصل ہو جاتا ہے۔ مردانِ حق' راہ کی دُشواری سے مایوس نہیں ہوتے۔ فقیر ہر تکلیف کو برداشت کرتا ہے' اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ جس نے عزمِ سفر عطا کیا ہے' اُسی نے تکلیف بھی بھیجی ہے اور وہی منزل تک پہنچانے والا ہے۔

۞۞۞۞۞

ہر فرد کے دِل میں قوم کی خدمت کا جذبہ ہونا چاہیے، جذبہ نیت سے ہے، نیت ایک علم ہے' اور علم کے لیے ایک عمل ہے۔ عمل کے لیے میدانِ عمل ہے' اور میدانِ عمل میں شریکِ عمل نیک نیت لوگ ہوں تو انجامِ عمل صحیح ہو گا۔ ہم سفر' ہم خیال نہ ہوں تو کامیابی نہ ہو گی۔

۞۞۞۞۞

اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں اور اِس کا بغور مطالعہ کریں۔ غور کریں کہ آپ کے بیوی بچے، ماں باپ، بہن بھائی، عزیز و اقارب، دوست یار' آپ کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں۔ لوگ آپ کے سامنے آپ کو کیا کہتے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی میں آپ کا تذکرہ کس انداز میں کرتے ہیں۔ کبھی کبھی خاموشی سے اپنے گھر کے دروازے کے سامنے سے اجنبی ہو کر گزر جائیں اور سوچیں کہ اِس گھر میں آپ کب تک ہیں۔ وہ وقت دُور نہیں' جب یہ گھر تو ہو گا مگر آپ نہیں ہوں گے۔ اُس وقت اِس گھر میں کیا ہو گا؟ آپ کا تذکرہ ہو گا...... کس انداز سے؟

۞۞۞۞۞

اگر اللہ کے محبوب ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا' اور اگر کچھ بھی نہ ہوتا تو صرف اللہ ہوتا' اور صرف اللہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ حاصل یہ کہ ہمیں اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کے مقامات پر بحث نہ کرنی چاہیے۔ اللہ کا مقام'

اللہ کا حبیب ﷺ جانے اور حبیب ﷺ کا مقامِ اللہ جانے۔

❁❁❁❁❁

جس طرح وِصال اور فراق دونوں محبوب کی عطا ہیں' اُسی طرح دن اور رات دونوں ہی سورج کے رُوپ ہیں۔

❁❁❁❁❁

نماز پڑھنے کا حکم نہیں' نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔ نماز اُس وقت قائم ہوتی ہے جب اِنفرادی اور اِجتماعی زندگی' تابعِ فرمانِ الٰہی ہو۔ ضروری ہے کہ مِلّتِ اِسلامیہ ایک انداز اور ایک رُخ میں اللہ کے حکم کے مطابق سفر کرے۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس طرح حالتِ نماز میں اپنے آپ کو خدا کے سامنے سمجھتا ہے' اُسی طرح نماز کے بعد بھی خدا کے رُوبرو رہے اور اُس کا کوئی عمل ایسا نہ ہو' جو مِلّی مفاد کے خلاف ہو۔ اُولی الاَمر کا فرض ہے کہ نماز قائم کرائے۔

❁❁❁❁❁

تسلیم کے بعد تحقیق گمراہ کر دیتی ہے۔

❁❁❁❁❁

بدی کی تلاش ہو' تو اپنے اندر جھانکو۔
نیکی کی تمنا ہو' تو دُوسروں میں ڈھونڈو۔

❁❁❁❁❁

غریب وہ ہے' جس کا حاصل اُس کی آرزو سے کم ہو۔ جس کی آرزو حاصل سے کم ہو' وہ امیر ہے۔ یا یوں کہ غریب وہ ہے کہ جس کا خرچ' اُس کی آمدن سے زیادہ ہو۔ امیر وہ ہے جس کی آمدن' خرچ سے زیادہ۔ غریب اگر اپنی آرزو اور خرچ کم کر دے تو آسودہ ہو جائے گا۔ اگر اپنے سے امیر لوگوں سے مقابلہ کرے گا تو کبھی آسودہ نہ ہو گا۔ پستیوں کی طرف دیکھو' آپ بلند نظر آؤ گے۔ بلندی کی طرف دیکھو تو پست۔ پس امیری غریبی، بلندی پستی' اِحساس ہے۔ اپنے اِحساس کی اِصلاح کریں۔

❁❁❁❁❁

خیال بدل سکتا ہے لیکن اَمر نہیں ٹل سکتا۔

❁❁❁❁❁

محبّ اور محبوب کی الگ الگ تعریف مشکل ہے۔ محبت کے رِشتے سے دونوں' دونوں ہیں۔ کسی کی کسی پر فوقیت کا بیان نہیں ہو سکتا۔ مقامِ محبوب' مقامِ محبّ سے کم تر یا برتر نہیں کہا جا سکتا۔ ایک کی ہستی' دُوسرے کے دَم سے ہے۔ دُنیاوی رِشتوں میں محبّ اور محبوب کا تقابل ناممکن ہے۔ حقیقت کی دُنیا میں تو اور بھی ناممکن۔ اللہ کو اپنے محبوب ﷺ سے کتنی محبت ہے کہ اُسے باعثِ تخلیقِ کائنات فرما دیا۔ اللہ اپنے فرشتوں کے ہمراہ اپنے

محبوب ﷺ پر دُرود بھیجتا ہے، اُس کے ذِکر کو بلند کرتا ہے، اُس کی شان بیان فرماتا ہے اور محبوب ﷺ اپنے اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اُس کی تسبیح بیان فرماتے ہیں، اُس کے لیے زِندگی اور زِندگی کے مشاغل وقف فرماتے ہیں۔

✿✿✿✿✿

جب تک لوبھ موجود ہے' خوف ضرور موجود رہے گا۔ جو لوبھ سے آزاد ہو گیا' خوف سے مبرّا ہو گیا۔ زندگی سے محبت' موت کا خوف پیدا کرتی ہے۔ مقصد کی محبت' موت کے خوف سے آزاد کر دیتی ہے۔

✿✿✿✿✿

گناہ' دِینی حُکم کے خلاف عمل کا نام ہے۔ جُرم' حکومت کے حُکم کے خلاف عمل کا نام ہے۔ گناہ کی سزا اللہ دیتا ہے اور جُرم کی سزا حکومت۔ گناہ سے توبہ کر لی جائے تو اُس کی سزا نہیں ہوتی، لیکن جُرم کی معافی نہیں ہوتی۔ گناہ کی سزا آخرت میں' اور جُرم کی سزا اِسی دُنیا میں ہے۔ گناہوں کی سزا وہ حکومت دے سکتی ہے' جو حکومتِ اِلٰہیہ ہو۔ اگر توبہ کے بعد پھر گناہ سرزد ہو جائے تو پھر توبہ کر لینی چاہیے۔ مطلب یہ کہ اگر موت آئے تو حالتِ گناہ میں نہ آئے بلکہ حالتِ توبہ میں آئے۔

توبہ منظور ہو جائے تو وہ گناہ کبھی سرزد نہیں ہوتا اور نہ اُس گناہ کی یاد باقی رہتی ہے۔

سچّی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے نوزائیدہ بچّہ، معصوم۔

✿✿✿✿✿

جس سفر کا انجام کامیابی ہے' اُس سارے سفر کو ہی کامیابی کہنا چاہیے۔

✿✿✿✿✿

ہماری خوشیاں ہی رُخصت ہو کر ہمیں غم دے جاتی ہیں۔ جتنی بڑی خوشی' اُتنا بڑا غم۔ غم' خوشی کے چھِن جانے کا نام ہے۔

✿✿✿✿✿

کامیابی اور ناکامی اِتنی اہم نہیں جتنا کہ اِنتخابِ مقصد۔ نیک مقصد کے سفر میں ناکام ہونے والا بُرے مقصد میں کامیاب ہونے والے سے بدرجہا بہتر ہے۔ ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے لیکن اُس کی زندگی ناکام ہو۔

✿✿✿✿✿

اِنسانی حدبندیاں اور پیش بندیاں' فطرت کے کام میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتیں۔

✿✿✿✿✿

جھوٹا آدمی' کلامِ اِلٰہی بھی بیان کرے تو اثر نہ ہوگا۔ صداقت بیان کرنے کے لیے صادق کی زبان چاہیے...... بلکہ صادق کی بات ہی صداقت ہے۔ جتنا بڑا صادق' اُتنی بڑی صداقت۔

✿✿✿✿✿

کتابِ فطرت کا مطالعہ کریں......غور سے......فکر کے ساتھ۔مشرق سے نکلنے والا سورج کتنے عظیم اِنقلاب کا پیغام لاتا ہے۔سناٹے گونجنے لگتے ہیں۔تاریکیاں چھپ جاتی ہیں۔رنگ رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔تازہ ہوا کے جھونکے، پرندوں کے چہچہے اور سب سے بڑھ کر یہ عظیم شاہکار یعنی اِنسان خواب سے بیدار ہوتا ہے۔ پھر وہی دُنیا، وہی رونق، زندگی کے زمزمے، موت کے مناظر، محبت، نفرت، ہر طرف کچھ نہ کچھ ہونے لگتا ہے۔ایک عظیم پیغام بیداری کا، عمل کا، حصولِ معاش کا، چیونٹی سے لے کر شاہین تک، لومڑی سے شیر تک، غریب سے اُمیر تک، سب مصروفِ عمل ہیں۔کوئی گھر کو آ رہا ہے، کوئی گھر سے جا رہا ہے۔مور ناچتے ہیں، بُلبلیں نغمہ سرا اور خوشبوؤں سے یہ کائنات معطر ہوتی ہے۔یہ سب فطرت کے جلوے ہیں۔آپ فطرت کی رنگینیوں سے فاطرِ مُطلق کے حُسنِ تخلیق کو دیکھیں۔مالک کی منشا کو پہچانیں۔آنکھوں کو بینائی عطا فرمانے والا خود رنگوں میں جلوہ گر ہے۔سماعت دینے والا نغمہ سَرا کے راگ میں ہے۔پرندوں کو خالی پیٹ اور خالی جیب آشیانوں سے باہر لانے والا اُن کی خوراک کا اِنتظام کر چکا ہے۔شیروں کی خوراک کو زندگی دے کر محفوظ کیا۔شاہین کی خوراک ہوا میں اُڑتی ہے۔گِدھ کی خوراک مُردار کر دی گئی۔ نگاہوں کو جلوؤں کی خوراک عطا کی، سماعت کو نغمات کی، دِل کو اِحساس کی۔ خالق نے فطرت میں تخلیق کے کرشمے دِکھا دیے۔غور کریں، کیا کیا نہیں ہو رہا، آپ کی چند روزہ زندگی کو مصروفِ نظارہ کرنے کے لیے۔نعمت سے مُنعم کا خیال کرو، فطرت سے فاطر کا، تخلیق سے خالق کا، ذِکر سے مذکور کا......اپنا خیال بھی اہم ہے لیکن سب سے اہم اُس کا خیال ہے، جس نے تجھے صاحبِ خیال بنایا۔

❁❁❁❁❁

اِنسان کا ذوقِ سفر اُس کا آدھا راہنما ہے۔یا یوں کہ:
''ذوقِ سفر نہ ہو تو کوئی رَہنما نہیں۔''

❁❁❁❁❁

ہمارے بعد دُنیا ویسی ہی قائم و دائم رہے گی، جیسی ہمارے آنے سے پہلے تھی۔

❁❁❁❁❁

اللہ تعالیٰ نے حقائق کی جتنی وضاحت فرما دی ہے، وہ بندے کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔زیادہ وضاحتوں کی خواہش سے گُمراہی میں مبتلا ہونے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔اللہ کریم سے یہ پوچھنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے کہ اُس نے ایسا کیوں کیا اور ویسے کیوں نہیں کیا، بلکہ اِس کے برعکس ہمیں تیار رہنا چاہیے کہ اللہ ہم سے پوچھے گا کہ ہم نے ایسا کیوں کیا اور ویسے کیوں نہیں کیا۔

❁❁❁❁❁

حکومت نااہل ہو سکتی ہے، غیر مخلص نہیں ہو سکتی۔مُلک سے مخلص ہونا حکومت کی ذمہ داری بھی ہے اور ضرورت بھی۔مُلک سلامت رہے گا تو حکومت قائم رہ سکتی ہے۔ اِس لیے حکومت ہمیشہ ہی مخلص ہوتی

ہے۔حزبِ اختلاف' حکومت کو غیر مخلص کہتا ہے اور حکومت' اپنے مخالفوں کو وطن دُشمن کہتی ہے۔جو اِنسان دس سال سے زیادہ عرصے سے مُلک میں رہ رہا ہو'وہ مُلک دشمن نہیں ہوسکتا۔جس کے ماں باپ کی قبر اِس مُلک میں ہے'وہ غدار نہیں ہوسکتا۔

۞۞۞۞۞

اپنی دُعاؤں میں اللہ کریم کو راہ نہ سمجھایا کریں کہ اُسے یوں کرنا چاہیے، ایسے نہ کرنا چاہیے۔اِس قوم پر رحم کرنا چاہیے،فلاں پر غضب اور فلاں کو تباہ کرنا چاہیے۔کچھ لوگ اپنے آپ کو اللہ کا ایڈوائزر سمجھتے ہیں اور اُسے کہتے رہتے ہیں: یہاں فضل کرو۔یہاں تباہی کا گولہ پھینکو۔اِس کو نیست و نابود کر دو۔مجھے اور میری اولاد کو ہمیشہ کے لیے سُلطانِ سلاطین بنا دو۔ایسا قطعاً نہیں۔اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے دُشمن کو بھی تباہ نہیں کیا۔شرارِ بُولہبی' چراغِ مصطفوی ﷺ کی ضد ہے لیکن پہچان ہے۔شیطان اللہ کا دُشمن ہے' اُس کی ضد ہے لیکن پہچان ہے۔سنتُ اللہ یہ نہیں کہ اللہ اپنے دشمنوں کو زِندہ ہی نہ رہنے دے۔اللہ کا دستور کچھ ایسا ہے' جیسے نہ ماننے والوں سے کہہ رہا ہو کہ ''تم نہ مانو'میں تمہاری بینائی نہیں چھین لوں گا۔خوراک دینا بند نہ کروں گا۔مَیں اپنے اِحسانات کرتا رہوں گا۔تم بغاوت کے بعد آخر میرے ہی پاس ہی آؤ گے'اور اُس دن تم جان لوگے کہ تم کیا کرتے رہے تھے''۔اللہ سے کسی کی تباہی نہ مانگو۔سب کی اِصلاح ،سب کی خیر،سب کا بھلا مانگو۔

۞۞۞۞۞

موت زِندگی کی محافظ ہے اور زِندگی موت کو عمل ہے۔

۞۞۞۞۞

دولتِ غم کو بھی کم نہ سمجھو۔غم کا سرمایہ' خاص عنایت ہے۔اُس شخص پر بڑا کرم ہے جس کی رات بیدار ہو جائے، جسے آہِ سحر گاہی میسّر ہو۔غمزدہ دِل کی دُعا قوموں کی مصیبتیں ٹالتی ہیں۔پچھلے پہر شبِ تاریک کی گہرائیوں میں ٹپکنے والے آنسو مِلتوں کے لیے چراغاں کرتے ہیں۔غم ہی وہ طلسم ہے جس سے عطارؒ، رومیؒ، رازیؒ،غزالیؒ اور اقبالؒ پیدا ہوتے ہیں۔غم ذاتی ہو تو بھی اُس کی تاثیر کائناتی ہوتی ہے۔غم' کمزور اِنسان کو کھا جاتا ہے اور طاقتور آدمی کو بنا جاتا ہے۔

۞۞۞۞۞

ایک کافر اپنے کفر پر نازاں پھرتا ہے'ایک مومن اپنے ایمان پر کیوں فخر نہیں کرتا!!

۞۞۞۞۞

پھُول کی ایک دِن کی زِندگی' کیکر کی کئی سال کی زِندگی سے بہتر ہے۔

۞۞۞۞۞

اللہ کریم کا اِرشاد ہے:''میری رَحمت میرے غضب سے وسیع تَر ہے۔'' اِس اِرشادِ باری تعالیٰ کا کیا مفہوم ہوسکتا ہے جب کہ لامحدود کی ہر صفت لامحدود ہے۔ایک لامحدود' دُوسرے لامحدود سے کم ہو جائے تو وہ

کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اللہ کا غضب' غضب کے طور پر نہیں۔ اللہ صرف انصاف کرنے لگ جائے تو غضب ہو گا۔ مطلب یہ کہ اُس کی رحمت' انصاف سے وسیع تر ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر ہمیں ہمارے اعمال کے مطابق ہی عبرت ملے تو ہماری فلاح مخدوش ہے۔ ہم تو رحمت ہی کے سہارے بچ سکتے ہیں بلکہ رحمتہ اللعلمین ﷺ کا سہارا ہمارے لیے نجات کی راہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ سے اپنے اعمال کے حوالہ سے اِنصاف نہ مانگنا چاہیے۔ اُس سے صرف رحم کی تمنا کی جائے۔ شفاعت رحمت ہے اور انصاف غضب، اور رحمت' غضب پر حاوی ہے۔

✿✿✿✿✿

زندگی آمدن اور خرچ کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ اِس میں چہرے بھی ہیں اور نگاہیں بھی۔

✿✿✿✿✿

ہر علم کے برعکس ایک علم ہے۔ اپنے علم کو مخالف علوم کی زَد سے بچانے کا علم بھی آنا چاہیے۔ چراغ جلانا آسان ہے، اُسے آندھیوں سے بچانا ضروری بھی ہے اور مشکل بھی۔ ہر خواہش کے برعکس ایک خواہش موجود رہتی ہے اور اِنسان کے اندر تضاد اور بے یقینی' اُسے بر وقت صحیح فیصلہ نہیں کرنے دیتی۔ خوش قسمت اِنسان صحیح فیصلہ کرتا ہے اور صحیح قدم' صحیح وقت پر اُٹھاتا ہے۔ نتیجہ اللہ کے سپرد کرتا ہے۔

✿✿✿✿✿

معاف کر دینے والے کے سامنے گناہ کی کیا اہمیت؟
عطا کے سامنے خطا کا کیا ذِکر؟

✿✿✿✿✿

ہم ایک سماج میں زندگی بسر کرتے ہیں'
لیکن ہم فرداً فرداً اللہ کے ہاں جواب دہ ہیں۔

✿✿✿✿✿

ہر اِنسان کا رِزق اُس کے وجود کے کسی حصّے میں محفوظ ہے۔ اُس حصّے کا تحفظ کرو، مثلاً لکھنے والوں کا رِزق' ذہن اور یادداشت میں ہے، قلم میں ہے۔ بولنے والوں کا زبان میں، گانے والوں کا گلے کے سوز میں، حتیٰ کہ کچھ لوگوں کا رِزق صرف چہرے میں ہے۔ کچھ لوگوں کا رِزق قوتِ بازو میں، کسی کا رِزق مکاری میں، کسی کا رِزق ایمان میں، کسی کا بے ایمانی میں، کسی کا رِزق اُس کے اپاہج ہونے میں ہے۔ معصوم بچوں کا رِزق اُن کی اپنی معصومیت میں ہے۔ کئی مُلکوں میں جنسیات بھی معاشیات کا حصہ ہے۔ غرضیکہ اِنسان اپنے وجود کے کسی حصّے کے ذریعہ اپنے پیٹ کی خدمت کرتا ہے۔ سفر پر خرچ کرنے والے سفر ناموں سے رِزق وصول کر لیتے ہیں۔ بڑے بڑے آستانوں پر لنگر پکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے' یہ رِزق کہاں سے آتا ہے؟

✿✿✿✿✿

ایک دوست دُوسرے سے بولا ''تم نے وہ کہانی سُنی ہوئی ہے؟''
دوست نے جواب دیا ''نہیں' میں نے دُوسری کہانی سُنی ہوئی ہے''۔

❁❁❁❁❁

موت سے زیادہ خوفناک شے موت کا ڈر ہے۔

❁❁❁❁❁

اُس چیز کا ذِکر نہ کرو' جس کو دیکھا نہیں اور اُس کا بھی کیا تذکرہ جو کسی کو دِکھلائی نہ جا سکے۔

❁❁❁❁❁

زمین پر ہی مشرق و مغرب ہیں۔ آسمان پر مشارق و مغارب نہیں ہیں۔ آسمان بے جہت و بے سمت ہے۔

❁❁❁❁❁

خطرات کے باوجود زِندگی وقت سے پہلے نہیں ختم ہو سکتی اور اِحتیاط کے باوجود زِندگی وقت کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔

❁❁❁❁❁

آنکھ نہ ہو تو نظارے کا کیا قصور؟ حضوریٔ قلب نہ ہو تو قربِ حقیقت کا کیا مطلب؟ تمنائے سفر نہ ہو تو جزائے سفر کیا؟ دِلِ مومن نہ ہو تو زبان کا کلمہ کس کام؟ منزل کا فیض ہی آمادۂ سفر کرتا ہے۔ جس چیز کی آرزو ہے' وہی چیز حاصلِ آرزو ہے اور وہی خالقِ آرزو ہے۔ یعنی آرزو ہی حاصلِ آرزو ہے۔ حقیقت کے سفر میں اِرادہ بھی حقیقت ہے اور سفر بھی حقیقت۔

❁❁❁❁❁

آسمانوں پر نگاہ ضرور رکھو' لیکن یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

بے اعتدالی کی اِس سے بڑی کیا سزا ہو سکتی ہے کہ اِنسان کو خوراک کی بجائے دوا کھانا پڑے۔

❁❁❁❁❁

اُس کی عطاؤں پر اَلحمدُللہ اور اپنی خطاؤں پر اَستغفراللہ کرتے ہی رہنا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

دو اِنسانوں کے مابین ایسے الفاظ...... جو سُننے والا سمجھے کہ سچ ہے اور کہنے والا جانتا ہو کہ جھوٹ ہے...... خوشامد کہلاتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

بے رنگ زمین میں' بے رنگ بیج اور بے رنگ پانی سے رنگ کیسے پیدا ہو گئے؟

❁❁❁❁❁

تسلیم کے بعد اَمر کا منکر، شیطان ہے۔

❁❁❁❁❁

مسلمان کے لیے اہلِ قرآن ہونا ہی کافی نہیں۔ حاملِ قرآنِ مُبین ﷺ کے ساتھ نسبت کا مضبوط ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ قرآن کا اصول، حضور ﷺ کی زندگی ہے یا یہ کہ حضور ﷺ کی زندگی اور قرآن کے اصولِ زندگی میں فرق نہیں۔ یہاں تک کہ نزولِ قرآن سے پہلے بھی حضورِ اکرم ﷺ کی زندگی اصولِ قرآن کے مطابق تھی۔

❁❁❁❁❁

ہماری زندگی کا سب سے بڑا حادثہ یہی ہے کہ ہم کثیر المقاصد ہیں۔ آج کا اِنسان بیک وقت ہزار ہا کام کرتا ہے اور کرنا چاہتا ہے۔ کثیر وابستگیوں نے اِنسان کو مستقل مزاج نہیں رہنا دیا۔ آج کا آدمی کمپیوٹر کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ مشینی عمل سے مسلسل گزرنے والا اِنسان مشین کا حصہ بن گیا ہے۔ جذبات سے محروم، نا آشنا ...... نہ محبت سے آشنا، نہ وفا سے باخبر۔ نہ غم سے گزرتا ہے، نہ خوشی کو جانتا ہے۔ آج کی ٹریجڈی یہی ہے کہ آج کوئی ٹریجڈی نہیں۔ سانحہ مَر چکا ہے۔ آج کی زِندگی میں نہ مرثیہ ہے، نہ قصیدہ۔ اِنسان کئی زِندگیاں گزار رہا ہے اور لازمی ہے، کئی اموات دیکھ رہا ہے۔ کثیر المقاصد زندگی ہی بے مقصد زندگی ہو کر رہ جاتی ہے۔ سب کا دوست کسی کا دوست نہیں۔ ہر ایک سے بے تعلق، اپنی ذات سے بھی لاتعلق ہو کر رہ گیا ہے۔ صرف شکل اِنسان کی قائم ہے، صفات سب بدل چکی ہیں۔ اِنسان کو کیا ہو گیا ہے؟ صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ اِنسان جو تھا، وہ نہیں ہے۔ شاید کسی حادثے میں اِنسان مر چکا ہے اور اَب اُس کا بھوت زِندہ ہے۔

❁❁❁❁❁

جب تک آنکھ میں آنسو ہیں، اِنسان خدا کا تصور ترک نہیں کر سکتا۔

❁❁❁❁❁

منافقت اِنسان کو اللہ کے قرب سے محروم کر دیتی ہے۔ منافق وہ شخص بھی ہے، جو اِسلام سے پیار کرے اور مسلمانوں سے دُشمنی۔ منافق وہ بھی ہے جس کے ظاہر باطن میں فرق ہو، خلوت جلوت میں فرق ہو۔ جس کی باتیں سچی ہوں اور وعدے جھوٹے ہوں۔ جو دُشمنوں کے ساتھ ہنس ہنس کر بات کرے اور دوستوں کی ہنسی اُڑائے۔ جو محسنوں کے ساتھ وفا نہ کرے۔ جو اِنسان کا شکر نہ ادا کرے اور خدا کی تعریفیں کرے۔ جو امانت کی حفاظت نہ کر سکے۔ جس کو اپنے سے بہتر کوئی اِنسان نظر نہ آئے۔ جو اپنے دماغ کو سب سے بڑا دماغ سمجھے۔ جو یہ نہ سمجھ سکے کہ اللہ جب چاہے، مکڑی کے کمزور جالے سے بھی ایک طاقتور دلیل پیدا فرما سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

اللہ کریم کا اِرشاد ہے کہ ماں باپ کے سامنے اُف تک نہ کہو۔ اُن کو جھڑکی نہ دو، اُن سے نرم اَلفاظ میں بات کرو۔ اُن کے بڑھاپے میں اُن کی ایسے خدمت کرو، جیسے بچپن میں اُنہوں نے آپ کی خدمت

کی.....آج یہ حکم آپ کے لیے ہے' کل یہی حکم آپ کی اولاد کے لیے ہوگا۔

❁❁❁❁❁

ہمارا عقیدہ کچھ اور ہے اور ہماری ضرورت کچھ اور۔خیال کسی اور محفل کا ہے اور ہماری محفل کسی اور خیال کی ہے۔اگر ہمارا دوست ہمارا ہم عقیدہ نہیں' تو کون کس سے وفا کرے گا اور کون کس کا گلہ کرے گا۔عقیدہ چُن لینے کے بعد اندازِ زندگی اور احباب کا انتخاب بھی ضروری ہے۔بغیر روزہ کے افطاریاں اور روزے کے باوجود حرام شے سے افطاری' سب گمراہی کی دلیلیں ہیں، اِسلام سے مذاق ہے۔ اِسلامی ڈرامے اور ڈرامے کا اِسلام' اللہ کا خوف چاہیے۔نہ جانے کب کیا ہونے والا ہے!!

❁❁❁❁❁

یہ اللہ کا دعویٰ ہے کہ "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ"۔اُس نے اپنے حبیب ﷺ کو جہانوں کی رحمت بنا کے بھیجا ہے۔اِسے یاد رکھنا چاہیے۔

اگر کبھی یومِ حساب میں اپنے اعمال کی کمی کی وجہ سے اور جلالتِ کبریا سے خوف ولرزہ طاری بھی ہو تو یہ یاد رہنا چاہیے کہ اللہ کے حبیب ﷺ کا نام ہی شفاعت کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔

اب احتساب میرے گناہوں کا چھوڑیے
اب واسطہ دیا ہے تمہارے حبیب ﷺ کا

❁❁❁❁❁

ہماری تمام صفات' ہمیں کامیابی تک نہیں لے جاسکتیں۔ ہر اِنسان میں ایک خاص صفت موجود ہوتی ہے' جس کو اگر پروان چڑھایا جائے تو وہ اِنسان کامیاب ہوسکتا ہے' اور وہی صفت اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ کسی نے کیسے اور کسی نے کیسے کیا کیا کچھ کیا۔کچھ لوگ صرف عبادت پر زور دیتے رہے اور کچھ لوگ صرف خدمتِ خلق پر۔کچھ حضرات راتوں کو جاگتے رہے۔ کچھ درویش صرف سفر کرتے رہے۔کسی نے شاعری کو ذریعۂ ابلاغ بنایا۔کسی نے نثر میں بات کی۔کوئی اِشاروں سے بات کرتا رہا اور کچھ لوگ مُدّت تک خاموش رہے اور اِس خاموشی میں جمالِ گفتگو پیدا کرتے رہے۔ ہر آدمی' ہر کام نہیں کر سکتا۔یہ قدرت کی عطا ہے۔کوئی طالب کوئی مطلوب،کوئی اُستاد کوئی شاگرد،کوئی شیخ کوئی مُرید،کوئی منزل نُما،کوئی نشانِ راہ،کوئی سیلانی، بلکہ کوئی جہاں گشت۔کوئی مکانی اور کوئی لامکانی،کوئی ناز،کوئی نیاز،کوئی نیازِ بے نیاز،کوئی فخرِ کون ومکاں،کوئی شہبازِ لامکاں، کوئی دستِ حق باطل شِکن،کوئی سجدۂ نیاز،کوئی صاحب الرسول،کوئی نائب الرسول،کوئی غوث الثقلین،کوئی قدوۃ السالکین،کوئی زُبدۃ العارفین،کوئی گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا،کوئی زُہدالانبیا،کوئی محبوبِ الٰہی' غرض یہ کہ کوئی کچھ ہے ،کوئی کچھ ...... ہر اِک کے انداز جُدا،عطا جُدا،طریقۂ تعلیم جُدا۔کہیں قوالی ہورہی ہے، کہیں سماع کو حرام کہا جارہا ہے۔اصل میں سب سچ ہی کہہ رہے ہیں۔لیکن اب پورا ہاتھی دیکھنے کا وقت ہے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ہم کلمے کی وحدت پر، حضورِ پُرنور ﷺ کی ذاتِ مُبارک پر مکمل

ایمان رکھتے ہوئے ایک عظیم وحدت میں اِکٹھے ہو جائیں۔ راستے کے لُطف الگ ہیں لیکن مُدّعا اور منزل ایک ہے۔ شریعت ہی واضح اور مکمل راستہ ہے۔ مِل کر سفر شروع کریں' تو قوم ترقی کر جائے گی۔

❁❁❁❁❁

قرآن بھی وہی، شریعت بھی وہی، اللہ بھی وہی، اللہ کے حبیب ﷺ بھی وہی، سُورج چاند ستارے وہی، پیدائش و موت بھی وہی' پھر زندگی وہ نہیں، سماج بدل گیا۔ غور کریں کہ کیا چیز بدل گئی ہے۔ اب سکون اور خوشی کس طرح حاصل ہو' اس زمانے میں، اِس زمانے کے اِنسان کو، اِسی زندگی میں۔ کتابیں پڑھنے کی بات نہیں' غور کرنے کی بات ہے۔ زندگی کافرانہ تہذیب میں ڈھل رہی ہے' نتیجہ اِسلامی کیسے ممکن ہو۔ بچوں کو انگریزی سکول میں پڑھاتے ہو' اور اُن سے توقع کیا رکھتے ہو۔ تضادات کی زندگی میں سکون محال ہے۔

❁❁❁❁❁

اِنسان کا دل توڑنے والا شخص' اللہ کی تلاش نہیں کر سکتا۔

❁❁❁❁❁

حضور ﷺ کی بات پر کسی اور بات کو فوقیت دینا ایسے ہے جیسے شرک۔

❁❁❁❁❁

اِنسان جتنی محنت خامی چھپانے میں صَرف کرتا ہے' اُتنی محنت میں خامی دُور کی جا سکتی ہے۔

❁❁❁❁❁

گُرو کی بات ہی گُر ہے۔ گُرو سے تعلق "علم" ہے۔ گُرو کی خوشی فلاح ہے، گُرو کی ناراضگی...... سے بچنا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

گُرو کی بات پر ایسے یقین کرو جیسے ایک معصوم بچہ اپنے ماں باپ کی بات پر یقین کرتا ہے۔ اِس بے یقینی کے دَور میں یقین کا حاصل ہونا کرامت سے کم نہیں۔

❁❁❁❁❁

دوسروں کی خامی' آپ کی خوبی نہیں بن سکتی۔

❁❁❁❁❁

اگر سکون چاہتے ہو' تو دُوسروں کا سکون برباد نہ کرو۔ اللہ سے معافی چاہتے ہو' تو لوگوں کو معاف کر دو۔ اللہ کا اِحسان چاہتے ہو' تو لوگوں پر اِحسان کرو۔ نجات چاہتے ہو' تو سب کی نجات مانگو۔

❁❁❁❁❁

جب آنکھ دِل بن جائے' تو دِل آنکھ بن جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

راہِ طریقت میں جس شخص کو اپنا رہبر، شیخ، گُرو، مرشد، پیر یا ہادی سمجھے' اُس کے حکم کو بلا چُون و

چرا، بخوشی تسلیم کرے۔ کوئی راہ، بغیر راہبر کے طے نہیں ہوتی۔ صحبتِ شیخ ذریعہ علم ہے، طرزِ عمل ہے اور وسیلہ نجات ہے۔

✿✿✿✿✿

سیف اللہ، یدُ اللہ، عبداللہ، بیت اللہ، رسول اللہ، ولی اللہ، غیر اللہ، ماسوا اللہ، حدودُ اللہ سب کی سمجھ آتی ہے۔ وَجہُ اللہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

✿✿✿✿✿

کوئی ایسی چیز اِستعمال نہ کی جائے، جس سے اِنسان کا ذہن نارمل حالت کے علاوہ ہو جائے۔ مُسکّن اور مُنشی اشیا سے پرہیز، جسمانی اور روحانی صحت کے لیے ضروری ہے۔

✿✿✿✿✿

کشتی ڈوبنے لگے تو اُس میں سوار لوگوں کو خود ہی اللہ یاد آ جاتا ہے۔

✿✿✿✿✿

غم، باعثِ عروج بھی ہے اور باعثِ زوال بھی۔

✿✿✿✿✿

ہم روپیہ اِس لیے کماتے ہیں کہ زندگی گزار سکیں
اور زندگی اِس لیے گزارتے ہیں کہ پیسہ کما سکیں۔

✿✿✿✿✿

حیات فی نفسہٖ، مقصدِ حیات نہیں۔ مقصدِ حیات تو حیاتِ جاوداں ہے۔

✿✿✿✿✿

ہم بوجھ اُٹھائے پھرتے ہیں، دُوسروں کا...... اور پھر کچھ دُور جا کر ہم سارے بوجھ اُتار پھینکتے ہیں اور خاموشی سے کسی نامعلوم دُنیا میں گم ہو جاتے ہیں۔

✿✿✿✿✿

توبہ کے بعد گناہ کی یاد بھی گناہ ہے۔

✿✿✿✿✿

زندگی خدا سے ملی ہے، خدا کے لیے اِستعمال کریں۔
دولت، خدا سے ملی ہے، خدا کی راہ میں اِستعمال کریں۔

✿✿✿✿✿

طالبِ علم مُلک کے وارث ہوتے ہیں۔

✿✿✿✿✿

حُبِ دُنیا ظلمت ہے، حُبِ آخرت نور۔ ظلمات فنا ہے، نور بقا۔ فنا سے بقا کا راستہ لینے کے لیے اللہ کا فضل مانگیں۔ اللہ کا فضل، اللہ کے حبیب ﷺ کی محبت ہے۔

۞۞۞۞۞

جسم کے کسی حصّے میں تکلیف ہو، سارے جسم میں درد ہوتا ہے، خیال کا کوئی حِصّہ زخمی ہو تو تمام خیال پراگندہ ہو گا۔ ایمان کا کوئی جُزو اگر کمزور ہوا، تو سارا ایمان کمزور ہو جائے گا۔ صحت، مکمل جسم کی صحت کا نام ہے، ایمان، مکمل ایمان کا نام ہے۔

۞۞۞۞۞

سب سے پیارا اِنسان وہ ہوتا ہے جس کو پہلی ہی بار دیکھنے سے دِل یہ کہے: "مَیں نے اِسے پہلی بار سے پہلے بھی دیکھا ہوا ہے۔"

۞۞۞۞۞

حرام مال اِکٹھا کرنے والا اگر بخیل بھی ہے، تو اُس پر دوہرا عذاب ہے۔

۞۞۞۞۞

علم سے پہلے کا زمانہ، جہالت کا دَور کہلاتا ہے۔

۞۞۞۞۞

کسی کے اِحسان کو اَپنا حق نہ سمجھ لینا۔

۞۞۞۞۞

کائنات میں حضورِ اَکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی واحد ذات ہے جن کی خدمت میں ہدیۂ نعت ہمیشہ ہی پیش کیا جاتا رہا ہے۔ دُنیا میں کسی اِنسان کی کبھی اتنی تعریف نہ ہوئی ہے، نہ ہو گی...... اللہ، اللہ کے فرشتے، اللہ کے بندے سب ہی تعریف کرتے ہیں، اللہ کے حبیب ﷺ کی۔

"سُبحَانَ اللّٰہ مَا اَحسَنَکَ"

۞۞۞۞۞

توبہ منظور ہو جائے تو وہ گناہ دوبارہ کبھی سرزد نہیں ہو سکتا۔

۞۞۞۞۞

لطیف رُوحیں مجلس میں لطافت پیدا کرتی ہیں اور کثیف، کثافت۔

۞۞۞۞۞

اگر آرزو ہی غلط ہو تو حسرتِ آرزو، تکمیلِ آرزو سے بہت بہتر ہے۔

۞۞۞۞۞

گناہ کسی بدی کے ہو جانے کا نام ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اِنسان اُن اِرادوں کے پورا نہ

ہونے کا بھی شکر ادا کرتا ہے' جو غلط تھے۔

❁❁❁❁❁

اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کی محبت کو زندگی اور زندگی کی ہر دُوسری محبت سے افضل جاننا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

نعمت کا شکر' یہ ہے کہ اُسے اُن کی خدمت میں صَرف کیا جائے'
جن کے پاس وہ نعمت نہیں۔

❁❁❁❁❁

وہ انسان جھوٹا ہے جو حق گوئی کے موقع پر خاموش رہے یا ایسی بات کہے جس سے ابہام پیدا ہو۔

❁❁❁❁❁

آسمان کے کروڑوں ستاروں کو بیک وقت دیکھنے والی آنکھ اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ شیخ ہی وہ آئینہ ہے' جو ہمیں ہمارے ساتھ متعارف کراتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہم جس چیز پر آج خوش ہو رہے ہیں' ہمارے لیے مصیبت کا باعث ہو' اور جس چیز پر آج افسوس کر رہے ہیں' کل ہمارے لیے یہی خوش قسمتی کا باعث ہو۔ شیخ' ہماری پسند اور ناپسند کی اِصلاح کرتا ہے اور دِین کی راہ' محبت کے ذریعے ہم پر آسان فرماتا ہے۔ مُرشد' ارشاد کے بغیر بھی ہماری اِصلاح کر سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

زِندگی میں ہمارے نام اور لباس مختلف ہوتے ہیں۔ امیر، غریب، چھوٹا، بڑا، افسر، ماتحت، ڈاکٹر، انجینئر، اُستاد، شاگرد وغیرہ' لیکن مرنے کے بعد ہم سب کا صرف ایک ہی نام رہ جاتا ہے: ''میّت''۔

❁❁❁❁❁

اِنسان جس کیفیت اور عقیدے میں مرے گا' اُسی میں دوبارہ اُٹھایا جائے گا۔ دُعا کریں کہ وقتِ رُخصت کلمہ نصیب ہو۔

❁❁❁❁❁

یہی زندگی دُنیاوی ہے، یہی دِینی اور یہی رُوحانی۔ ہمارا خیال بدل جائے' تو ہماری زِندگی کا نام ہی بدل جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

اِضطراب' دراصل اُس فرق کا نام ہے جو ہماری خواہشات اور ہمارے حاصل میں رہ جاتا ہے۔ ہماری توقعات جب پوری نہیں ہوتیں' ہم مضطرب ہو جاتے ہیں۔ خواہش اور توقع کی اِصلاح کرنی چاہیے۔

❁❁❁❁❁

ہم لوگ فرعون کی زندگی چاہتے ہیں اور موسیٰؑ کی عاقبت۔

❁❁❁❁❁

قربِ جمال، اِنسان کا حال اور خیال بدل کے رکھ دیتا ہے۔

❁❁❁❁❁

صاحبِ حال سے تعلق، صاحبِ حال بنا دیتا ہے۔

❁❁❁❁❁

وہ شخص اللہ کو نہیں مانتا، جو اللہ کا حکم نہیں مانتا۔

❁❁❁❁❁

اِسلام وحدۃُ المسلمین کی داستان ہے۔ مسلمان اکٹھے نہ ہوئے تو دِینِ اسلام سے خارج کر دیے جائیں گے۔ مسلمانوں کا منظم اِجتماع ہی اِسلام کا عروج ہے۔

❁❁❁❁❁

اِنسان اپنی مِلکیّت کی مِلکیّت بن کر رہ گیا ہے۔ اِنسان اپنے آپ کو محفوظ کرتے کرتے غیر محفوظ ہو جاتا ہے۔ خطرہ اِنسان کے اپنے اندر ہے۔ سانس اندر سے اُکھڑتی ہے۔

❁❁❁❁❁

اللہ کو راضی کرنے سے پہلے یہ ضرور تحقیق کر لیں کہ وہ ناراض ہے بھی کہ نہیں۔ اُس کے ناراض ہونے کی اِطلاع دینے والے کو ضرور راضی کرو۔

❁❁❁❁❁

نیکی کا نام لینا بھی نیکی ہے۔ نیک بات سننا بھی نیکی ہے۔ نیک مقام دیکھنا بھی نیکی ہے۔ نیک اِنسان سے ملنا بھی نیکی ہے۔ نیک لوگوں کا تذکرہ بھی نیکی ہے۔ نیک خیال بھی نیکی ہے۔ نیک علم بھی نیکی ہے۔ نیک عمل تو خیر، ہے ہی نیکی۔

❁❁❁❁❁

ایک نے دُوسرے سے پوچھا: ''بھائی! آپ آنے والے حالات جانتے ہیں؟''
دُوسرے نے جواب دیا: ''ابھی تو جانے والوں سے ہی فرصت نہیں ملی۔''

❁❁❁❁❁

بچہ بیمار ہو تو ماں کو دُعا مانگنے کا سلیقہ خود بخود ہی آ جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

شکر کرو، نعمت محفوظ ہو جائے گی۔
دسترخوان کشادہ کرو، رِزق بڑھ جائے گا۔

سجدہ کرو' تقرب ملے گا۔

عزت کرو' عزت ملے گی۔

صدقہ دو' بلا ٹل جائے گی۔

توبہ کرو' گناہ معاف ہو جائے گا۔

✿✿✿✿✿

مُرید کی اپنی صداقت اور عقیدت ہی اُس کو منزل تک پہنچاتی ہے۔ اگر منزل نصیب ہو گئی تو شیخ کے کامل ہونے میں کیا شک؟ مُرید منزل تک نہ پہنچا تو شیخ کے کامل ہونے' نہ ہونے کا کیا تذکرہ؟ خوش نصیب مُرید شیخ کا ہر حال میں ممنون رہتا ہے اور بدنصیب' ہمیشہ اپنی کوتاہی کا شیخ کو ذِمہ دار ٹھہراتا ہے۔

✿✿✿✿✿

اچھے لوگوں کا ملنا ہی اچھے مُستقبل کی ضمانت ہے۔

✿✿✿✿✿

بہترین کلام وہی ہے' جس میں اَلفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں۔

✿✿✿✿✿

عروج اُس وقت کو کہتے ہیں جس کے بعد زوال شروع ہوتا ہے۔

✿✿✿✿✿

دریا پہاڑوں میں سے سمٹ کر گزرتا ہے اور میدانوں میں سے پھیل کر۔ اپنے حالات کے مطابق سفر کرنا چاہیے۔ اِنسان حالات سے باہر ہو جائے تو بکھر کر رہ جاتا ہے۔ سفر شرط ہے۔ اندازِ سفر' حالاتِ مسافر کی نسبت سے۔

✿✿✿✿✿

جب نبی کی وراثت موروثی نہیں تو اَولیاء کی وراثت کس طرح موروثی ہو گئی؟ گدی نشینی کا تصور' غور طلب ہے۔

✿✿✿✿✿

سوچنا چاہیے کہ ایک حادث' قدیم سے کس طرح محبت کرتا ہے؟ دیکھے بغیر محبت کا کیا مفہوم ہے؟ ایک اِنسان بیک وقت بندہ اور عاشق کیسے ہو سکتا ہے؟ اِس پر غور کرنا چاہیے' اِس سے اِنکار نہیں۔

✿✿✿✿✿

اگر چھت گرنے لگے تو بھاگ جاؤ اور آسمان گرنے لگے تو ٹھہر جاؤ۔

✿✿✿✿✿

جس خطرے کا وقت سے پہلے اِحساس ہو جائے' سمجھو کہ وہ ٹل سکتا ہے۔

اُس کے روکنے کے لیے دُعا کا ہتھیار ہے۔اللہ تعالیٰ اُن خطرات سے بچائے' جن کے قریب آنے کا ہمیں اِحساس تک نہیں۔

❁❁❁❁❁

جس پر اللہ کا رحم ہوتا ہے' اُسے وہ اپنے دَر کا سائل بنا دیتا ہے۔جو اللہ کے رحم سے محروم ہو' وہ دُنیا والوں کے دَروازوں پر دستِ سوال دراز کرتا ہے۔اللہ سے دُعا کریں کہ ہم پر ایسی کوئی مصیبت نہ آئے کہ ہم اللہ سے مدد مانگنا بھول جائیں۔

❁❁❁❁❁

ایک بچّے کے پیدا ہونے اور اُس کے پروان چڑھنے میں صدیوں کی محنت و تجربہ صَرف ہوتا ہے۔اِنسان کی زِندگی کو قائم رکھنے کے لیے اللہ کریم نے چاند، سورج، ستارے، مٹی، ہوا اور پانی پیدا فرما رکھا ہے۔چرند، پرند، نباتات و جمادات' اِنسانی زِندگی کی خدمت کے لیے مُنتظر رہتے ہیں۔اللہ کیسے کیسے دُنیا کو رِزق پہنچاتا ہے' حیران ہو کر دیکھنے والی بات ہے۔پتھر کے اندر چھپے ہوئے کیڑے کو بھی رِزق مہیا کرتا ہے۔اگر کوئی شخص مخلوق کی تباہی مانگے تو پالنے والے اللہ کو کیسے پسند ہو سکتا ہے۔مخلوق کی بہتری مانگنے والے' اللہ کو پسند ہیں۔نوح علیہ السّلام نے اپنی اُمّت کے لیے پانی کا عذاب مانگا۔اُن کا اپنا بیٹا بھی اُسی تباہی کی نذر کر دیا گیا۔اللہ کریم کیسے پسند فرماتے کہ تباہی مانگنے والوں کو اِحساس ہی نہ ہو کہ دُوسروں کے بیٹوں کے لیے تباہی کیسے مانگتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

امیر کی سخاوت' اللہ کی راہ میں تقسیمِ رِزق میں ہے اور غریب کی سخاوت' تسلیمِ تقسیمِ رازق میں ہے۔وہ غریب سخی ہے' جو دُوسروں کے مال کو دیکھنا اور اُس کی تمنّا کرنا چھوڑ دے۔

❁❁❁❁❁

جس آدمی کے پاس دِین کی راہ پر چلنے کے لیے نہ وقت ہے نہ مزاج' وہ اپنی ناکامی کے بارے میں اور کیا کہہ سکتا ہے!

❁❁❁❁❁

سورج دُور ہے لیکن دُھوپ قریب۔

❁❁❁❁❁

ہمارا بدترین دُشمن وہ ہے جو دوست بن کر زندگی میں داخل ہو' اور ہمارا بدترین دوست وہ ہے جو دُشمن بن کر جُدا ہو۔

❁❁❁❁❁

جو اِنسان حال پر مطمئن نہیں' وہ مستقبل پر بھی مطمئن نہ ہو گا۔اِطمینان' حالات کا نام نہیں' یہ رُوح کی

ایک حالت کا نام ہے۔ مطمئن آدمی نہ شکایت کرتا ہے نہ تقاضا۔

۞۞۞۞۞

زندگی کی کامیابی کا فیصلہ' زندگی کے اختتام پر ہی ہو سکتا ہے۔

۞۞۞۞۞

سب سے زیادہ خطرناک دُشمن وہ اِنسان ہے'
جو مسافر سے ذوقِ سفر چھین لے۔

۞۞۞۞۞

غریبوں میں دولت تقسیم کر دینا نیکی ہے۔ اُمیروں سے دولت چھین لینا گناہ!!

۞۞۞۞۞

ایک انداز سے دیکھا جائے تو گناہ ایک بیماری ہے۔
دُوسرے انداز سے دیکھیں تو بیماری ایک گناہ ہے۔

۞۞۞۞۞

اپنی زندگی میں ہم جتنے دِل راضی کریں' اُتنے ہی ہماری قبر میں چراغ جلیں گے۔ ہماری نیکیاں ہمارے مزار روشن کرتی ہیں۔ سخی کی سخاوت اُس کی اپنی قبر کا دِیا ہے۔ ہماری اپنی صفات ہی ہمارے مرقد کو خوشبو دار بناتی ہیں۔ زندگی کے بعد کام آنے والے چراغ 'زندگی میں ہی جلائے جاتے ہیں۔ کوئی نیکی رائیگاں نہیں جا سکتی۔

۞۞۞۞۞

اللہ سے وہ چیز مانگیں' جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت دِقّت نہ ہو۔ اللہ سے مانگی ہوئی نعمت' اللہ کے لیے وقف ہی رہنے دیں' چاہے وہ زِندگی ہی کیوں نہ ہو۔

۞۞۞۞۞

وہ شخص پورا مومن نہیں ہو سکتا' جو اپنے رِزق کو سبب سے متعلق سمجھتا ہو۔
اُس شخص کا ایمان بھی مکمل نہیں ہو سکتا' جس کو زِندگی کے عنقریب ختم ہو جانے کا یقین نہ ہو۔

۞۞۞۞۞

جو اِنسان اُس تقسیم پر راضی ہے جو اللہ نے اُس کے مقدر میں کی ہے' وہ اللہ پر راضی ہوتا ہے اور جو اللہ پر راضی ہو گیا' اللہ اُس پر راضی ہو گیا۔ مطلب یہ کہ اللہ کو راضی کرنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اللہ پر اور اللہ کے ہر عمل پر راضی رہو۔

۞۞۞۞۞

اپنے مُلک میں سب ہی مسلمان ہیں۔ چوری کون کرتا ہے؟ ڈاکہ ڈالنے والا کون ہے؟ ملاوٹ کس

نے کی؟ منافع خور کون ہے؟ سب ہی مسلمان ہیں تو اِسلام کے تقاضوں کے مطابق معاشرہ کہاں ہے؟ کس کی' کون' کیسے اصلاح کرے؟

یہی وقت کی ضرورت ہے' تبلیغِ اسلام سے پہلے اِسلامی معاشرے کے قیام کی ضرورت ہے۔ اِسلامی معاشرے میں نہ کوئی محروم ہوگا، نہ مظلوم۔

❁❁❁❁❁

ضربِ یدُ اللّٰہی بھی اُسی کے پاس ہے جس کے پاس سجدۂ شبیری ہے۔

❁❁❁❁❁

زخمی سوٗر کی مرہم پٹی کرنے والے مسلمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

❁❁❁❁❁

پہاڑ کی چوٹی تک جانے کے لیے کتنے ہی راستے ہو سکتے ہیں' لیکن سفر کرنے والے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

اللہ کی رحمت سے اِنسان اُس وقت مایوس ہوتا ہے' جب وہ اپنے مُستقبل سے مایوس ہو۔

❁❁❁❁❁

قرآنِ کریم' اللہ کا کلام ہے۔ کائنات' مظہر اَنوارِ اللہ ہے اور اِنسان' شاہکارِ تخلیق۔ اللہ کا ہر کام مقدس و اعلیٰ ہے۔ تخلیق میں کچھ بھی باطل نہیں۔

❁❁❁❁❁

کسی ایک بزرگ کے عرس مبارک پر کبھی آپ نے غور کیا۔ کیا کیا نہیں ہوتا۔ مست بلکہ سرمست بلکہ دما دم مست درویشوں کی خیمہ بستی ایک طرف جلوہ گر ہوتی ہے۔ آگ روشن ہوتی ہے یعنی ''مچ'' جل رہا ہوتا ہے۔ اِن لوگوں کے کھانے پینے کے آداب الگ ہیں۔ کسی طرف قوالی کی محفل ہو رہی ہوتی ہے، وہاں بھی لوگ رقص کر رہے ہوتے ہیں۔ قوالوں پر روپے نچھاور ہو رہے ہوتے ہیں' اُسی بزرگ کے نام پر' جس کا عرس منایا جا رہا ہوتا ہے۔ کسی طرف دُودھ کی سبیلیں ہوتی ہیں۔ یہ دُودھ مِلاوٹ سے پاک ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ڈھول پر دھمال کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔ نعت خوانی ہوتی ہے۔ مٹھائیاں بکتی ہیں۔ دُکانیں سجائی جاتی ہیں۔ بچوں کے جھولے، تھیٹر، سینماؤں کے اضافی شو۔ اب آپ ہی اندازہ کریں کہ اُس بزرگ پر کیا گزرتی ہے جس نے اللہ کی یاد کا چراغ جلایا تھا۔ بزرگوں سے نسبت کا اظہار اُن کے نقشِ قدم پر چل کر ہونا چاہیے۔ حضرت مخدوم علی ہجویریؒ لاہور میں کسی بزرگ کے مزار پر حاضر نہیں ہوئے تھے' تبلیغِ دین کے لیے تشریف لائے تھے۔ اِسی طرح خواجہ غریب نوازؒ اجمیر شریف میں کسی خانقاہ پر حاضر نہیں ہوئے تھے' کسی مِشن پر تشریف لائے تھے۔ ہمیں غور کرنا

چاہیے۔ اِس بات کی وضاحت اپنے اپنے شیوخ سے لی جائے۔

۞۞۞۞۞

آج کے اِنسان کو موت کے خطرے سے زیادہ غریبی کا خطرہ ہے۔ پہلے غریب کی معاشی حالت کی اِصلاح کرو، پھر اُس کے ایمان کی۔

۞۞۞۞۞

اللہ کے نام پر خیرات اِنسانوں کے کام آتی ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ اِنسانوں کے کام آتا ہے۔ زکوٰۃ اِنسانوں کے کام آتی ہے۔ اللہ کو قرضِ حسنہ دینا، کسی اِنسان کو دینا ہے۔ نام اللہ کا ہے، کام اِنسان کے ہیں۔ اِنسان خرچ کرتا ہے، اِنسان کے کام آتا ہے اور اللہ خوش ہوتا ہے، راضی رہتا ہے۔ مطلب یہ کہ اللہ کو خوش کرنے کے لیے، راضی کرنے کے لیے، اِنسانوں کی خدمت کرنی چاہیے۔

۞۞۞۞۞

اُس دوست کا گِلہ کر رہے ہو جو دھوکا دے گیا۔ گِلہ اپنی عقل کا کرو کہ دھوکہ دینے والے کو دوست سمجھتے رہے۔

۞۞۞۞۞

دُعا سے حاصل کی ہوئی نعمت کی اُتنی قدر کریں جتنی مُنعم کی۔ حاصلِ دُعا کی عزّت کریں۔ دُعا منظور کرنے والا خوش ہوگا۔

۞۞۞۞۞

گنہگار کی پردہ پوشی اُسے نیکی پر لانے کے لیے ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ بدنامی بعض اوقات مایوس کر کے اِنسان کو بے حِس کر دیتی ہے اور وہ گناہ میں گرتا ہی چلا جاتا ہے۔ عزّتِ نفس ختم ہو جائے تو اِنسان کے لیے جرم و گناہ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ غریبوں کی عزّتِ نفس زِندہ کرو۔ کسی کو غنڈہ نہ کہو۔ کہنے سے ہی غنڈہ بنتا ہے۔ پورے نام سے پکارو۔ اَولیاء اللہ محبت سے گنہگاروں کی اِصلاح کرتے رہے ہیں۔ اِس کے برعکس مجرم کو پکّا مجرم بنانے میں ظالم سماج کا ہاتھ نمایاں نظر آئے گا۔ یہ مجرم اور یہ گنہگار ہمارے اپنے سماج کا حِصّہ ہیں۔ اِن کی اِصلاح ہوتی تو اِن کی تعداد میں اضافہ نہ ہوتا۔

۞۞۞۞۞

منقبت، مرثیہ، قوالی، سلام یا مسالمے سے منصبِ شہادت سمجھ نہیں آ سکتا، نہ مقصدِ شہادت پورا ہوتا ہے۔ توصیف و تعریفِ امامؑ بجا، لیکن تقلید و عملی تائید کون کرے گا ...... کربلا کسی بیان کا نام نہیں۔ یہ کسی عمل کا نام ہے۔ کربلا محسوس کرنے والے کے لیے ایک پیغام ہے۔ یہ مشاہدہ ہے، سلطانِ اولیاءؒ کی تسلیمِ رضائے کبریا کا، یہ اِذن ہے خاکسارانِ شہیدِ کربلا کے لیے کہ وہ ہمیشہ اُس چراغ کو روشن رکھیں جسے امامِ عالی مقام نے اپنے

خون سے روشن فرمایا۔

❁❁❁❁❁

خواہش پوری کرنے والا بزرگ اور ہے اور خواہش سے نجات دِلانے والا اور۔

❁❁❁❁❁

اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو۔ اِتنا حاصل کرو کہ چھوڑتے وقت تکلیف نہ ہو۔

❁❁❁❁❁

شیطان نے اِنسان کو نہ مانا' اللہ نے اُس پر لعنت بھیج کر اُسے نکال دِیا۔ اِنسان کے دُشمن کو اللہ نے اپنا دُشمن کہا۔ اِنسان' اللہ کے دُشمن سے دوستی کرلے تو بڑے افسوس کا مقام ہے۔

❁❁❁❁❁

دُعا کریں کہ ہم اللہ کے حضور کوئی نیک عمل پیش کرسکیں۔ نہیں تو چلو کوئی نیک حسرت ہی سہی۔ خدا نہ کرے کہ ہم ایسے عذر کا سہارا لیں کہ زمانے نے نیکی کی ہمیں مُہلت ہی نہ دی۔

❁❁❁❁❁

مبلغین کی زِندگیوں میں قول وفعل کے تضادات کو دیکھ کر لوگوں نے حق بات سُننے سے گریز کر لیا۔ کان بند کر لیے۔ کئی لاکھ مساجد ہیں اور کئی لاکھ آئمہ' لیکن قوم بے امام نظر آتی ہے۔ کیوں!

❁❁❁❁❁

اللہ کو یاد کرنا' اُس کو پکارنا' اُس کی رحمت کو پکارنا ہے' رحمٰن کو پکارنا ہے' رحیم کو پکارنا ہے' ستار وغفار کو پکارنا ہے۔ کسی نے قہار کو نہیں پکارا...... حالانکہ یہ اللہ ہی کی صفت ہے۔ ہم اُس صفت کو پکارتے ہیں' جس سے ہمیں واسطہ ہے۔ رِزق دینے والا' معافی دینے والا' شفا دینے والا' زِندگی بخشنے والا' نیکی کی توفیق دینے والا' مطلب یہ کہ اللہ کی سب صفات سب کے پکارنے کے لیے نہیں ہیں۔ اللہ سے عزّت مانگو اور عزّت حاصل کرنے کے اعمال کا علم مانگو۔ ہم خیر کے قافلے میں ہیں۔ ہماری عاقبت خیر والوں کے ساتھ ہے' اللہ کے محبوب ﷺ سے محبت رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔ مخالفینِ دِین کی عاقبت اور اُن کے انجام کے بارے میں اللہ جانے اور اللہ کا پروگرام۔ دوزخ کی آگ کو کیسے انسانوں کا اِنتظار ہے؟ کم از کم مسلمانوں کا نہیں! اللہ کے محبوب ﷺ کو ماننے والے دوزخ میں نہیں جاسکتے!!

❁❁❁❁❁

اگر کیفیت یا یکسوئی نہ بھی میسّر ہو' تو بھی نماز ادا کرنی چاہیے۔ نماز فرض ہے' کیفیت فرض نہیں۔

❁❁❁❁❁

کسی مکان کو آگ لگی ہوئی ہو' تو آگ لگنے کی وجوہات پر ریسرچ کرنے سے پہلے آگ کو بجھانا

فرض ہے۔

❁❁❁❁❁

خواب کی اُونچی اُڑانیں بیان کرنے سے زِندگی کی پستیاں ختم نہیں ہوتیں۔

❁❁❁❁❁

زندگی ایک سایہ دار اور پھل دار درخت ہے جس کو سانس کی آری مُسلسل کاٹ رہی ہے۔نہ جانے کب کیا ہو جائے۔

❁❁❁❁❁

اللہ نے جس مُلک ،جس دَور اور جس زبان میں آپ کو پیدا فرمایا ہے'اُسی مُلک ،اُسی دَور اور اُسی زبان میں آپ کو عرفان مِل سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

اُس اِنسان کی تعریف نہ کرو'جس کی عاقبت اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔

❁❁❁❁❁

دریا جہاں سے ایک بار گزرتا ہے'دیر پا نشان چھوڑ جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

آسمان حدِّ نگاہ ہے اور ستارے فریبِ نظر!

❁❁❁❁❁

مکمل وہ چیز ہوتی ہے جس میں کسی اِضافے کی ضرورت نہ ہو،نہ ترمیم نہ تخفیف۔سوچیں کہ دِین کب مکمل ہوا تھا؟اُس وقت اِس دِین کا جتنا علم موجود تھا' وہی کافی ہے۔علم میں اِضافہ'عمل میں پختگی پیدا نہیں کرسکتا۔نئی نئی راہیں دریافت کرنے والا مسافر'منزل سے رہ جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

قرآنِ کریم میں ہر گروہ کا ذِکر ہے'ماضی کی اُمتوں کا،اُن کے آغاز و انجام کا،انبیاء علیہم السّلام کا ذِکر ہے،شیطان کا ذِکر ہے،متقین کا ذِکر ہے،منافقین کا ذِکر ہے،شہداء کا ذکر ہے،صدیقین کا ذِکر ہے،صالحین کا ذِکر ہے،کائنات اور اِس کی تخلیق کا ذِکر ہے'غرض یہ کہ ہر طبقۂ حیات کا ذِکر ہے۔آپ یہ دیکھیں کہ آپ کون سے گروہ سے متعلق ہیں۔اُس گروہ کے بارے میں کیا احکامات ہیں۔غور سے دیکھیں۔سب باتیں'سب کے لیے نہیں ہیں۔

❁❁❁❁❁

کافروں پر آنے والا عذاب اُن کے لیے ہے۔اِس میں ہمیں کیا دخل۔ ماننے والوں کے لیے جنت کی بشارت ہے۔آپ ماننے والے ہیں'بشارتوں پر خوش کیوں نہیں ہوتے......کیا آپ کی تسلیم میں کہیں

فرق ہے؟

✿✿✿✿✿

اِنسان لائحہ عمل یا نظریے سے محبت نہیں کرسکتا۔ اِنسان صرف اِنسان سے محبت کرسکتا ہے۔

✿✿✿✿✿

یاد کا نام دُرود ہے، اَدب کا نام فیض ہے۔

✿✿✿✿✿

اہلِ ظاہر کے لیے جو مقام مقامِ صبر ہے، اہلِ باطن کے لیے وہی مقام مقامِ شُکر ہے۔

✿✿✿✿✿

جب شہروں پر گِدھ منڈلانا شروع ہو جائیں تو شہریوں کی زِندگی خطرے میں ہوتی ہے۔ گِدھ بڑی دُور سے مُردار کو پہچان لیتا ہے۔

✿✿✿✿✿

کیا آپ کو اِس کی وجہ معلوم ہے کہ کچھ شعراء ایسے ہوتے ہیں جن کا صرف دِن منایا جاتا ہے۔ کچھ شعراء ایسے ہوتے ہیں جن کا عرس منایا جاتا ہے۔ مثلاً میاں محمد بخشؒ، وارث شاہؒ، شاہ حسینؒ، بلّھے شاہؒ، شاہ لطیفؒ، خواجہ غلام فریدؒ، امیر خسروؒ وغیرہ کا عرس منایا جاتا ہے، لیکن اِقبالؒ کا دِن منایا جاتا ہے...... کیوں؟

✿✿✿✿✿

کسی نے پوچھا: ''بارش کا کیا فائدہ ہے؟'' جواب دیا: ''میرا کھیت سیراب ہوتا ہے۔'' اُس نے پھر پوچھا: ''بارش کا کیا نقصان ہے؟'' جواب دیا: ''میرے بھائی کا کھیت سیراب ہوتا ہے''۔

✿✿✿✿✿

سُننے والے کا شوق ہی بولنے والے کی زبان تیز کرتا ہے۔

✿✿✿✿✿

کسی ایک مقصد کے حصول کا نام کامیابی نہیں۔ کامیابی اُس مقصد کے حصول کا نام ہے جس کے علاوہ یا جس کے بعد کوئی اور مقصد نہ ہو۔

✿✿✿✿✿

جو لیڈر نا اہل ہو وہ اپنے رُفقا کا گِلہ کرتا ہے۔
سورج کہلانے کا شوق ہو تو روشنی پیدا کرو۔

✿✿✿✿✿

رُوح کی گہرائی سے نکلی ہوئی بات رُوح کی گہرائی تک ضرور جائے گی۔

✿✿✿✿✿

کوشش اور دُعا کریں کہ جیسے آپ کا ظاہر خوبصورت ہے'
ویسے ہی آپ کا باطن خوبصورت ہو جائے۔

❁❁❁❁❁

دُنیا قدیم ہے لیکن اِس کا نیا پن کبھی ختم نہیں ہوتا۔

❁❁❁❁❁

آپ کی عمر کیا ہے؟
وہ نہیں' جو گزر چکی ہے، بلکہ عمر وہ ہے' جو ابھی باقی رہتی ہے!!

❁❁❁❁❁

تعلیم، علم نہیں کیونکہ:

علم......آرزوئے قربِ حُسن کا دُوسرا نام ہے۔
علم......عرفان و آگہی ہے۔
علم......معلوم کی نفی ہے۔
علم......چاکِ پیراہنِ ہستی ہے۔
علم......قُربِ جلوۂ جاناں ہے۔
علم......منکسر المزاج ہے۔
علم......اپنی لاعلمی کا تعین و تیقن ہے۔
علم......مخلوق سے خالق یا خالق سے مخلوق کی پہچان کا ذریعہ ہے۔
علم......قوتِ تسلیم کا نام ہے۔
علم......یادداشت کا محتاج نہیں۔
علم......کُتب خانوں سے دستبردار ہونے کا نام ہے۔
علم......تحریر کا نام نہیں، تقریر نہیں' نگاہ کا نام ہے۔
علم......آئینِ عمل ہے' اگر محرومِ عمل ہے تو خواب ہے' بے تعبیر۔
علم......ہماری فطرت کی حدود و قیود میں موجود رہ کر مطمئن اور اِطمینان بخش ہے' ورنہ باعثِ اندیشہ۔
علم......مباحثوں سے احتراز کا نام ہے۔
علم......تعلق سے ہے اور تعلق کے لیے ہے۔
علم......اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتا' جب تک کوئی عطا کرنے والا نہ ہو۔
علم......اِظہارِ جذبات سے ہے' لہٰذا بے تعلق نہیں ہو سکتا۔

تعلیم، ضرورت کا علم ہے۔ ضرورت کا علم اور چیز ہے، علم کی ضرورت کچھ اور شے ہے۔

❁❁❁❁❁

اِس کائنات میں ہونے والا ہر واقعہ، ہر اِنسان پر کسی نہ کسی طرح سے اثر انداز ہوتا ہے۔ کسی کی موت کسی کا غم بنتی ہے۔ ہمارا علم ہم سے پہلے آنے والوں کی تحریر سے ہے۔ کسی کی ایجاد زمانے کے کام آتی ہے۔ ہر اِنسان، ہر دوسرے اِنسان سے متعلق ہے۔

❁❁❁❁❁

چاندنی میں چاند نہیں ہوتا اور چاند پر چاندنی نہیں ہوتی۔

❁❁❁❁❁

جس بکری کو خواب میں شیر کا دیدار ہو جائے، اُس کی صحت کے بارے میں کیا پوچھنا؟

❁❁❁❁❁

اِسلامی معاشرہ، مسلمانوں کے طرزِ حیات کا نام ہے۔

❁❁❁❁❁

اپنی رعایا کے حال سے بے خبر بادشاہ سے بہتر ہے وہ گڈریا، جو اپنی بھیڑوں کے حال سے باخبر ہو۔

❁❁❁❁❁

دُوسرے مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لیے اپنے مشاہدات بیان کرنے والا اِنسان جھوٹا ہے۔

❁❁❁❁❁

آپ کی اپنی ذاتی کائنات میں آپ نے جتنا اللہ کا حِصّہ رکھا ہے، اُتنا ہی اللہ کی کائنات میں آپ کا حِصّہ ہے۔

❁❁❁❁❁

اِس سے بڑی بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ ہم اپنی تاریخ کے کچھ واقعات کا ذِکر تک نہیں کر سکتے۔ آنے والا مؤرّخ، جو ہمارے جانے کے بعد آئے گا، اُن کا ذِکر ضرور کرے گا۔ اُس تذکرے میں ہمارا ذِکر بھی ہو گا...... آپ کو معلوم ہے، مستقبل کا مؤرّخ آپ کے بارے میں کیا کہے گا؟

❁❁❁❁❁

اُس بیٹے کا کیا ذِکر، جو صرف باپ کے حوالے سے پہچانا جائے۔

❁❁❁❁❁

ہر آدمی دُوسروں کی زِندگی کی تعریف کرتا ہے اور اپنی زِندگی بسر کرتا ہے۔ کوئی ذِی شعور اِنسان اپنی زندگی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

❁❁❁❁❁

علم اُتنا حاصل کریں کہ اپنی زندگی میں کام آئے۔علم وہی ہے جو عمل میں آسکے' ورنہ ایک اضافی بوجھ ہے۔

۞۞۞۞۞

جھوٹا اور بدنصیب ہے وہ مُرید' جو کسی اِنسان کو گُرو ماننے کے بعد اُس کے خلاف کوئی لفظ مُنہ سے نکالتا ہے۔اپنے اُستاد کے خلاف بولنے والا اِنسان' علم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۞۞۞۞۞

دُنیا کو ہنسانے والا' تنہائیوں میں روتا بھی ہے۔

۞۞۞۞۞

ناپسندیدہ اِنسان سے پیار کرو' اُس کا کردار بدل جائے گا۔

۞۞۞۞۞

ذوقِ سفر کے بغیر کوئی راہ آسان نہیں ہوسکتی۔

۞۞۞۞۞

جس شخص کا وطن میں کوئی محبوب نہ ہو' وہ وطن سے محبت نہیں کرسکتا۔

۞۞۞۞۞

اگر اِنسان کو اچانک نگاہ مِل جائے تو وہ خوف سے پاگل ہو جائے' یہ دیکھ کر کہ یہ زمین اِنسانی ڈھانچوں سے کِس طرح بھری پڑی ہے۔یہ ویرانے کبھی آباد تھے ، یہ آبادیاں بھی کبھی ویرانے بن جائیں گی۔دُنیا میں کون کون نہیں آیا، یہاں کیا کیا نہیں ہو چکا......

ع کتنے باغ جہان میں لگ لگ سُوکھ گئے

۞۞۞۞۞

وہ چیز جو بے سوال کردے' وہ لاجواب ہوتی ہے۔

۞۞۞۞۞

عقیدت کامل ہو' تو پیر کامل ہوتا ہے۔

۞۞۞۞۞

دیکھنے والے کا شوق ہی حُسن کو رَعنائی بخشتا ہے۔

۞۞۞۞۞

جس آدمی کے آنے سے خوشی نہیں' اُس کے جانے کا غم کیا ہوگا۔

۞۞۞۞۞

اگر محنت میں لُطف نہیں' تو نتیجے کا اِنتظار تکلف ہے۔

✿✿✿✿✿

وحدت الوجود علم نہیں' مشاہدہ ہے۔

✿✿✿✿✿

ہر چہرہ' ایک ہی چہرہ ہے۔

✿✿✿✿✿

بہتر ہے کہ گناہ نہ کرو' اور اپنے کسی گناہ پر ہرگز کسی اِنسان کو گواہ نہ بناؤ۔

✿✿✿✿✿

اپنے محسن کی ذات بیان کرنے کی بجائے اُس کے احسانات بیان کرو۔

✿✿✿✿✿

عالم اِس لیے مغرور ہے کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے۔ دانا اِس لیے دھیما ہے کہ اُس نے ابھی بہت کچھ جاننا ہے۔ علم' معلوم پر نازاں ہے، دانائی' نامعلوم کے جاننے کی کوشش میں سرگرداں ہے۔ عالم کو اِحساسِ جہالت ہو جائے تو وہ دانائی میں قدم رکھ سکتا ہے۔

✿✿✿✿✿

حقیقت' آئینے کے عکس کی طرح ہے۔ آپ قریب ہو جاؤ' وہ قریب ہوتا ہے۔ آپ دُور ہو جاؤ' وہ دُور ہو جاتا ہے۔ آپ سامنے سے ہٹ جاؤ' وہ بھی ہٹ جاتا ہے۔

✿✿✿✿✿

ہم پُرانے لوگوں کو یاد کرتے ہیں اور نئے لوگوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم ماضی سے معیار لیتے ہیں اور حال کی زندگی کو اُس معیار پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں سکون کیسے مل سکتا ہے؟ وہ لوگ چلے گئے ،وہ زمانہ بیت گیا' اُس کی یاد' حال کو بدحال کر دے گی۔

✿✿✿✿✿

جو اِنسان اللہ کی طرف جتنا عروج حاصل کرتا ہے' اُتنا ہی اِنسانوں کی خِدمت کے لیے پھیلتا ہے۔ عمودی سفر' اُفقی سفر کے متناسب ہوتا ہے۔ صاحبِ معراج' رحمتہ اللعالمین ﷺ ہیں۔

✿✿✿✿✿

دِل افسردہ ہو تو آباد شہر' قبرستان لگتے ہیں۔ دِل خوش ہو' تو قبرستان میں جشن منائے جا سکتے ہیں۔ زِندگی' خیال کا نام ہے۔ خیال اور عقیدے کی اِصلاح ہی زندگی کی اِصلاح ہے۔ ہمارے اکثر میلے' ہمارے عقیدے اور عقیدت کا اِظہار ہیں۔ ہر میلہ' کسی نہ کسی عارف ،فقیر کا عُرس ہوتا ہے۔ درویشوں کی موت کا دِن بھی

میلے کا دِن ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

''جس کو اللہ ہدایت دے' وہ گمراہ نہیں ہو سکتا'جس کو اللہ گمراہ کرے' وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا''۔
مطلب یہ کہ جو آدمی اپنی ہدایت کو اللہ سے منسوب کرتا ہے' وہ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا'اور وہ آدمی جو اپنی گمراہی کو اللہ سے منسوب کرتا ہے' وہ ظالم کبھی ہدایت نہیں پا سکتا' کیونکہ اللہ کسی کو کیوں گمراہ کرے گا؟

❁❁❁❁❁

اِنسانوں کے وسیع سمندر میں ہر آدمی ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

❁❁❁❁❁

فقر اور اندیشۂ سُود وزیاں کا ایک اِنسان میں بیک وقت موجود ہونا ایسے ناممکن ہے' جیسے چیچک زدہ چہرے کا خوبصورت ہونا۔

❁❁❁❁❁

ہنسنے والے نے رونے والے سے پوچھا: ''کیوں رو رہے ہو؟''
اُس نے جواباً پوچھا: ''تم کیوں ہنس رہے ہو؟''
وہ بولا: ''مجھے تمہارے رونے پر ہنسی آ رہی ہے''۔
دُوسرے نے آہ بھر کر کہا: ''مجھے تمہاری ہنسی پر ہی رونا آ رہا ہے''۔

❁❁❁❁❁

اُس اندھے کا کیا علاج' جو قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے اور اپنے آپ کو اندھا ماننے کے لیے تیار نہیں۔

❁❁❁❁❁

سب سے بڑا سوال وہ ہے' جس کا جواب سائل کے اپنے پاس ہے۔

❁❁❁❁❁

کسی کے حق پر قبضہ کرنے کے بعد دِل سے خوف اور اندیشہ کا نکلنا ناممکن ہے۔ اندیشہ' اِنسان کے عروج کی راہ میں بے بس کر دینے والی رکاوٹ ہے۔

❁❁❁❁❁

قوم میں وَحدت کا شعور پیدا کرنے کے لیے ہر سکول میں سندھی، پشتو اور پنجابی زبانیں لازمی کر دی جائیں۔ انگریزی سکولوں اور دِینی مدرسوں کا نصاب یکساں کر دیا جائے۔ ورنہ وہی کچھ ہوتا رہے گا' جو ہو رہا ہے۔

❁❁❁❁❁

اپنے اِرد گرد رہنے والوں کو غور سے دیکھا کریں۔ یہ آپ کے کردار کے شاہد ہیں۔ کل یہی لوگ آپ کے حق میں یا آپ کے خلاف شہادت دیں گے۔ یہاں تک کہ آپ کے گھر میں کام کرنے والا بظاہر بے زبان

''گونگا'' ملازم' کل ''فصیح البیانیاں'' اور ''رطب اللسانیاں'' دِکھائے گا۔ آپ کے گھر سے خالی ہاتھ لوٹنے والا اجنبی ضرورت مند سائل' آپ کے سکون پر راکٹ برسائے گا۔ چھوٹے سے چھوٹے واقعے کو کبھی چھوٹا نہ سمجھنا۔

❁❁❁❁

سب سے بڑی خواہش ہر اِنسان کو خوش کرنے اور اُسے متاثر کرنے کی خواہش ہے' اور اِس کی سزا ...... یہ ہے کہ اِنسان نہ متاثر ہوں گے، نہ خوش۔

❁❁❁❁❁

سچّے کی عزّت نہ کرنے والا اِنسان جھوٹا ہوتا ہے' اور جھوٹے کی عزّت نہ کرنے والا ضروری نہیں کہ سچّا ہو۔

❁❁❁❁❁

یادداشت میں محفوظ رہنے والا علم' عارضی ہے۔ یادداشت خود دیرپا نہیں۔ سب سے اچھا علم وہ ہے جو دِل میں اُتر کر عمل میں ظاہر ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

فقیری شروع ہوتی ہے' بے ضرر ہو جانے سے اور مکمل ہوتی ہے' منفعت بخش ہو جانے پر۔

❁❁❁❁❁

دھوکا : کسی اِنسان کو کسی ایسے کام پر راضی کر لینا جس کے انجام سے وہ بے خبر ہے۔

ظلم : کسی شے سے اُس کی فطرت کے خلاف کام لینا۔

غداری : ذاتی مفاد پر مُلکی مفاد قربان کرنا۔

منافقت : مومنوں اور کافروں میں بیک وقت مقبول ہونے کی خواہش۔

ناعاقبت اندیشی : اپنے گناہوں پر فخر کرنا۔

حماقت : اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھنا۔

کِذب : اپنے آپ کو سب سے کمتر کہنا۔

گمراہی : ''تسلیم'' اور ''تحقیق'' دونوں سے بیگانہ ہونا۔

تضاد : اَمن کی خاطر جنگ لڑنا یا اِنسانیت کی خدمت کے نام پر اِنسانوں کو ہلاک کرنا۔

❁❁❁❁❁

کوئی لمحہ دوبارہ نہیں آتا، کوئی دِن دوبارہ نہیں آسکتا۔ نہ یومِ پیدائش دوبارہ آتا ہے' نہ یومِ وصال...... کسی یوم کو منانے کا تصور غور طلب ہے۔

❁❁❁❁❁

اپنی زندگی ہی میں اپنے اپنے مزار کو روشن بنایا جاتا ہے۔ نیک اعمال زِندگی میں سکون اور طمانیت پیدا کرتے ہیں اور مرنے کے بعد مزار میں چراغ بن کر روشنی پیدا کرتے ہیں۔ اپنی صفات اور اپنے کردار کی خوشبو' بعد مرگ بھی قائم رہتی ہے۔ جن مزاروں پر خوشبو اور چراغ ہوں' اُن صاحبانِ مزار کی زِندگی ضرور نیکی اور خیر کی زندگی ہو گی۔ جن لوگوں کے مزار پر گنبد نظر آتے ہیں' وہ لوگ زِندگی میں ہی غبارِ راہِ حجاز ہو چکے ہوتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں خاکِ مدینہ و نجف کا سُرمہ لگ چکا ہوتا ہے۔ اُن لوگوں پر سلام ہو۔

✿✿✿✿✿

گلاب کا نام خوشبو کے پروں پر سفر کرتا ہے۔ گلاب' ذات ہے اور خوشبو' صفت۔ ذات اپنی صفات کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے۔

✿✿✿✿✿

بدنصیب آدمی اپنے حال پر مُستقبل قربان کر دیتا ہے۔ بے وقوف اِنسان مُستقبل کے لیے حال قربان کرتا ہے۔ بامُراد اِنسان مستقبل اور معاد کو محفوظ رکھتے ہوئے حال سے لُطف اندوز ہوتا ہے۔ اِس دُنیا میں بہتر زِندگی اور آخرت میں بہتر انجام...... بڑے نصیب کی بات ہے۔

✿✿✿✿✿

بینائی کمزور ہو جائے تو چہروں کے چراغ مدھم پڑ جاتے ہیں۔

✿✿✿✿✿

وہ اِنسان رُوح کے ویرانے سے نکل نہیں سکتا' جس نے
ماں باپ کا اَدب نہ کیا اور جس کو اَولاد سے پیار نہ ہو۔

✿✿✿✿✿

ایسی دعوت میں جانے کا کیا فائدہ' جس میں نہ جانے سے دعوت کی مجموعی کیفیت پر کوئی نمایاں اثر نہ ہو۔

✿✿✿✿✿

زِندگی کے بہتر دَور کے بارے میں لوگوں سے پوچھیں تو جواب ملے گا کہ اچھا زمانہ یا گزر چکا ہے یا ابھی آیا ہی نہیں' حالانکہ اچھا دَور وہ ہے جو آج گزر رہا ہے۔

✿✿✿✿✿

دوست اور دُشمن' اِنسان کی اپنی پسند اور ناپسند کے مظاہر ہیں۔ محبت، نفرت' اِنسان کے اپنے مزاج کے حصّے ہیں۔ جو اِنسان سراپا محبت ہو' اُسے دُنیا میں کوئی اِنسان قابلِ نفرت نظر نہیں آتا۔ محبت بھری آنکھ کو محبوب چہرے کا ملنا فطری ہے۔ اپنی نظر ہی نظارے کو حُسن بخشتی ہے۔ اپنا دِل ہی سِرِّ دِلبراں ہے، اپنا ذائقہ خوراک کو لذیذ بناتا ہے۔ اپنی حقیقت دریافت کریں' کائنات کی حقیقتیں آشکار ہو جائیں گی۔ خود گریزی' خدا گریزی بن جاتی ہے۔ خود آگہی' خدا آگہی ہے۔ اپنی سماعت کی اِصلاح کریں' آوازِ دوست بدستور موجود ہے۔ نظر عطا کرنے

والا' نظاروں میں جلوہ گر ہے۔ہم جس کے لیے ہیں' وہی ہمارے لیے ہے۔دُنیا یا آخرت' مادّہ یا رُوح' ظلمات یا نور......فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے! آسمان سے نور آتا ہے، روٹی زمین سے پیدا ہوتی ہے۔زمین و آسمان کا رشتہ ہمارے دَم سے ہے۔ اِنکار و اِقرار ہمارے اپنے نام ہیں۔ بلندی و پستی ہمارے اپنے مقامات ہیں۔ہم خود ہی گم ہو گئے ہیں، اپنی تلاش کریں۔

✿✿✿✿✿

عاقبت اُس وقت کو کہتے ہیں' جب محسن اپنی نوازشات کا حساب مانگے۔

✿✿✿✿✿

طاقت' خوف پیدا کرتی ہے،
خوف' نفرت پیدا کرتا ہے،
نفرت' بغاوت پیدا کرتی ہے
......اور بغاوت' طاقت کو توڑ دیتی ہے!!

✿✿✿✿✿

جب تک زندگی موجود ہے' نیکی اور بدی کا وجود قائم رہے گا۔بدی کو مٹا دینا' ناممکن بھی ہے اور نامناسب بھی۔بدی نے نیکی کے دَم سے اِصلاح لینی ہے۔بدی کے دریا میں ڈوبنے والوں کو نیکی کے ساحل پر لانا ہی نیکی کا اِنتہائی عمل ہے اور یہ عمل بغیر ہمدردی اور محبت کے ناممکن ہے۔نیکی کا مزاج مشفق والدین کی طرح ہے اور بدی کا باغی و سرکش اولاد کی طرح!!

✿✿✿✿✿

خاوند کو غلام بنانے والی بیوی' آخر غلام ہی کی تو بیوی کہلاتی ہے!
دانا بیوی' خاوند کو دیوتا بناتی ہے اور خود دیوی کہلاتی ہے۔

✿✿✿✿✿

بیدار کر دینے والا غم' غافل کر دینے والی خوشی سے بدرجہا بہتر ہے۔

✿✿✿✿✿

اپنے دِین کی سچائی کو لاٹھی نہ بناؤ۔اپنے دِین کی سچّائی کو میزبان بنا کر' دُوسرے اَدیان کی سچائی کو مہمان بناؤ۔دُوسروں کا ذوقِ یقین بھی اُن کے اندر وہی یا اُس جیسی کیفیت پیدا کر رہا ہے' جیسے آپ کے ساتھ آپ کا ذوقِ یقین۔ بڑا دِین یا بہت سچا دِین' بڑے دریا کی طرح ہوتا ہے جو سب ندی نالوں کو اپنے ساتھ مِلا کر سمندر سے واصل کرتا ہے۔دریا ملاپ کرتے ہیں' لڑائیاں نہیں کرتے۔

✿✿✿✿✿

جس ذات کو ہم حُسن سے منسوب کرتے ہیں' وہی محبوب ہے۔محبّ اور محبوب کے تعلق کو محبت کہتے

ہیں۔اگر خواہشِ تقربِ حُسن کو محبت کہا جائے تو اِنتہائے محبت یہ ہے کہ رضائے محبوب اپنی رضا بن جائے بلکہ محبّ اپنی صفات سے مٹ کر محبوب کی صفات میں زِندہ ہونے کو معراجِ محبت سمجھتا ہے۔محبّ بے قرار رہتا ہے' قربِ محبوب کے لیے۔اُس کے مامورات اور منہیات کا خیال کرتا ہے۔اُس کے غیر کو اپنا غیر جانتا ہے۔اُس کی ہستی میں فنا ہونے کے جذبے کو بقا جانتا ہے۔

حقیقی محبت' بوسیلۂ صفات قائم رہتی ہے۔حقیقت مجاز سے مختلف ہے۔مجاز میں رقیب غیر ہے۔حقیقت کے سفر میں رقیب قریب ہے اور ہمسفر ہے۔

❁❁❁❁❁

ہمارا مقدر اگر مقرر ہو چکا ہے تو گناہ کیا ہے؟ گناہ مقدر ہوتا' تو گناہ کی سزا کبھی نہ ہوتی۔ایک چور نے باغ سے پھل چُرایا' پکڑا گیا۔بولا:''اللہ کے حکم سے' اللہ کے بندے نے' اللہ کے باغ سے پھل توڑا ہے۔'' مالک بولا:''اللہ کے دُوسرے حکم سے' اللہ کا دُوسرا بندہ' پہلے بندے کے سر پر لاٹھی مارنے کا حق رکھتا ہے۔چوری حُکم ہے تو لاٹھی اور سَر کی ملاقات بھی حکم ہی ہے۔''

❁❁❁❁❁

زمان و مکاں سے بے نیاز ہو کر خالقِ کون و مکاں کی تسبیح کرنیوالے ہی حقیقی معنوں میں خلافتِ الٰہیہ کے حقدار کہلا سکتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

تاریخی عمارتوں اور شاہی محلّات سے نگینے چُرانے والے نہ ویسی عمارتیں بنا سکے'نہ ویسے محلات۔ستارے آسمانوں پر ہی خوبصورت لگتے ہیں۔مضامین فقروں سے نہیں بنتے'فقرے مضامین سے پیدا ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

ایسے علم کا کیا فائدہ' جو صاحبِ علم کو سکون نہ دے سکے اور نہ اُس کی ضروریات مہیا کر سکے۔ایسے علم سے نجات کی دُعا کرنی چاہیے۔

❁❁❁❁❁

بادشاہ' فقیر کا قرب چاہے تو اُس کی خوش نصیبی ہے۔فقیر' بادشاہ کا تقرب مانگے تو اُس کی بدنصیبی۔

❁❁❁❁❁

جس نے موت کا راز جان لیا' وہ زِندگی کے انقلابات سے متاثر نہیں ہوتا اور جس نے زندگی کا راز جان لیا' اُس کو موت کی کارفرمائیاں مایوس نہیں کر سکتیں۔جس نے اپنی حقیقت کو پہچان لیا' اُسے حقیقت کی سمجھ آ گئی۔

❁❁❁❁❁

فقیر' اللہ کی ذات کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔وہ جانتا ہے کہ سورج کا ثبوت صرف دیکھنے

والے کی آنکھ ہی مہیا کرسکتی ہے۔

❁❁❁❁❁

ہماری زندگی کنوئیں کے مینڈک کی طرح محدود دائرے میں گردش کرتی ہے۔ ہم اِنسانوں کی محدود تعداد سے آشنا ہیں۔ ہماری زندگی محدود حرکات سے گزرتی ہے۔ ہم محدود علم رکھتے ہیں۔ ہم لائبریری میں عمر بسر کرسکتے ہیں لیکن لائبریری کو پڑھ نہیں سکتے۔ ہم اپنے گھر کے افراد سے بھی پوری طرح آگاہ نہیں ہوتے۔ محلے کے مکانوں سے، شہر کے محلوں سے، مُلک کے شہروں سے، دُنیا کے ممالک سے اور کائنات کی دُنیاؤں سے کیسے آگاہ ہوں گے...... اور پھر خالقِ کائنات ہمارے علم کی رینج میں آنے والی بات نہیں۔ بس وہ کیا ہے، صرف وہی جانتا ہے۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِین.

❁❁❁❁❁

تقدیر، تدبیر شکن ہوتی ہے۔ مقدر وہ، جو ہو کر رہے۔
خوش قسمتی، وہ حاصل ہے جو حق سے زیادہ ہو۔
عبرت، بداعمالی کا نتیجہ ہے...... اور توبہ، اعمال کی عبرت سے نجات دلاتی ہے۔

❁❁❁❁❁

لوگ تو ہماری خوشی میں شریک نہیں ہوتے، غم میں کون شریک ہوگا۔

❁❁❁❁❁

مومن کی خوشی کا چراغ بُجھ جائے تو کافر کے گھر میں گھی کے چراغ جلتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

اِسلام مُسلمانوں کے علم کا نام نہیں، اُن کے عمل کا نام ہے۔
یعنی اِسلام بولنے والی بات نہیں، کرنے والا کام ہے۔

❁❁❁❁❁

نظر آنے والی ہر شے محسوس نہیں ہوسکتی۔ ہر محسوس ہونے والی شے نظر نہیں آسکتی۔

❁❁❁❁❁

ایک بیج میں کتنا بڑا درخت ہوتا ہے۔ درخت میں کتنے ہی بیج ہوتے ہیں۔ گویا ایک بیج میں اَن گنت بیج ہیں اور اِسی طرح ایک درخت میں لاتعداد درخت ہیں۔ غور کرنے والی بات ہے۔ قطرے میں قُلزم اور قُلزم میں قطرے۔

❁❁❁❁❁

جس اِنسان کے دل میں روشنی نہ ہو، وہ چراغوں کے میلے سے کیا حاصل کرے گا؟

❁❁❁❁❁

اپنی اُولاد کو ہم بہت کچھ سمجھانا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں سمجھتی۔ ہماری اُولاد بھی ہمیں بہت کچھ سمجھانا چاہتی ہے لیکن ہم نہیں سمجھتے۔

۞۞۞۞۞

جس کو زندگی میں کوئی سچا گرو نہ ملا ہو اُس جھوٹے چیلے کو بدنصیب نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟

۞۞۞۞۞

گزرا ہوا زمانہ اِنسان کے چہرے پر بہت کچھ لکھ جاتا ہے۔ مسافر کے چہرے پر گردِ سفر اُس کے سفر کا حال بتا دیتی ہے۔

۞۞۞۞۞

تقریب رونمائی

”کرن کرن سورج“

۳۰ جولائی ۱۹۸۶ء کی سہ پہر پرل کانٹی نینٹل لاہور میں ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا، جس میں واصف صاحب کے عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اِس تقریب کی کمپیئرنگ جناب ذوالفقار احمد تابش نے کی۔ تقریب کی کارروائی پیشِ خدمت ہے۔

ذوالفقار احمد تابش:

اِس شہرِ لاہور میں کتابوں کی بے شمار تقریبات ہوتی رہی ہیں، ہوتی رہیں گی لیکن آج ایک کتاب کی رونمائی ہو رہی ہے، جس کی رُونمائی میں شرکت، مَیں اپنے لیے سعادت گردانتا ہوں۔ مَیں نے سینکڑوں کتابوں کی اِفتتاحی تقریب منعقد کی ہے لیکن اِس کتاب سے میری عزت میں اضافہ ہوا ہے۔ کتاب اِسم بامسمیٰ ہے اور مصنف کے بارے میں کیا کہوں، جس کی شخصیت کا تعارف کراتے ہوئے اشفاق احمد جیسے ادیب اور براڈ کاسٹر اور حنیف رامے جیسے مقرر کی زبانیں گم ہو جاتی ہوں، اُن کا تعارف میں کیا کرا سکتا ہوں! بہر حال کتاب کا نام ”کرن کرن سورج“ ہے اور مصنف ہیں، واصف علی واصف! اِس کتاب کی تقریبِ رُونمائی کی صدارت، جیسا کہ آپ نے کارڈ پر دیکھا ہوگا، جناب قدرت اللہ شہاب کو کرنا تھی، وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ایک اور بہت محترم شخصیت ہمارے درمیان موجود ہے، جناب شیخ منظور الٰہی صاحب! میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ کرسی صدارت پر تشریف لائیں ...... اور اب صاحبِ کتاب جناب واصف علی واصف سے بھی درخواست ہے کہ آپ بھی تشریف لائیے۔

تقریب کا آغاز اللہ کے پاک نام سے ہوتا ہے۔ قاری سیّد صداقت علی صاحب قرآن پاک کی تلاوت فرمائیں گے۔ تشریف لائیے!...... (تلاوت سورہ رحمٰن)

محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے مضمون سے نوازیں۔

بانو قدسیہ:

صاحب صدر! جناب واصف صاحب!

خواتین و حضرات! جب واصف صاحب نے مجھے کہا کہ میں ''کرن کرن سورج'' پر مضمون پڑھوں تو مَیں حیران رہ گئی۔ شاعری' القائے ربانی' خلیل جبران جیسی نثر' فلسفیانہ ملفوظات اور رَب کی باتوں کو مَیں محسوس تو ضرور کرتی ہوں لیکن سمجھتی نہیں ہوں۔ کچھ خواتین کمرے میں گھستے ہی بتا دیتی ہیں کہ فضا میں کون سی خوشبو رچی بسی ہے لیکن کچھ لوگ سونگھتے رہ جاتے ہیں لیکن بتا نہیں سکتے کہ کون سی خوشبو کس شخص سے آ رہی ہے' وہ کمرے کی فضا سے آ رہی ہے کہ کھلی کھڑکی کے باہر پھولوں کی فرستادہ ہے۔''کرن کرن سورج'' بھی خوشبو کا ایک تحفہ ہے لیکن میں جانتی نہیں کہ پوری کتاب میں مہک ہے یا کسی خاص سطر سے آتی ہے۔ خوشبو' خیالات سے نکل رہی ہے یا صاحبِ کتاب سے' کہیں سے حاصل ہو سکتی ہے یا' یہ عام مارکیٹ کے لئے نہیں ہے۔ یہ جسم کو لگانے کے کام آئے گی' یا رُوح کو خوشبودار کرنے کے کام آئے گی۔ اِس کا بہتر تجزیہ نکھار کے ساتھ' آنے والے چند لوگ کریں گے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسی قابلِ ذِکر اِنسان کی سواری کسی جلسہ میں آتی ہے' تو پہلے پنڈال کی تیاری کے لئے مختلف اِنتظامات ہوتے ہیں۔ فرش، گملے لگانے والے مالی، پھاٹک کو کیلے کے پتوں سے سجانے والے، تخت پر سرخ قالین بچھانے والے، روسٹرم اور مائیکروفون کے انتظام والے وغیرہ وغیرہ۔

اصل سواری سے پہلے ایک قیامت بپا ہوتی ہے۔ میں بھی اُسی قیامت کا ایک حصہ ہوں۔ میرے بعد جو مقررین آئیں گے' آپ اُن کی باتوں کو سُنیں گے تو آپ کو'' کرن کرن سورج'' اور اِس کے مصنف کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوں گی جن کی اہلیت مجھ میں نہیں ہے' مَیں تو صرف یہ جانتی ہوں کہ بزرگانِ دین کی ذات مجھ میں تحیّر کا عالم بپا کرتی ہے۔ اِنسان کی زدَ میں کون سی گردوں ہے اور اِس کے اِمکانات کی ممکنات کن سرحدوں سے ملتی ہیں' اِس کی جھلکی سی دیکھ کر میرے لیے کچھ بھی کہنا آسان نہیں ہوتا۔ کچھ بھولے بھالے جب واصف علی صاحب سے ملتے ہیں' تو اُن کے دِل میں کرید ہوتی ہے' وہ سوال کریں گے ''اے جوگی! بتا تو کس پہاڑ سے اُترا ہے' کیا وہاں برف تھی؟ بتا کہ کیا اُونچے درخت' سدا بہار دُھند میں ڈھکے رہتے تھے۔ بتا جوگی! کیا تو جانوروں کی بولی بولتا ہے۔ کیا تو آبشاروں سے، خودرَو بیلوں سے گفتگو کر سکتا ہے؟ بتا! کیا شیر اور ہرنیاں مل کر تجھ پر پہرہ دیا کرتے تھے، کیا تو پہاڑوں میں اِس لیے رہا کہ مردَم گزیدہ تھا؟ کیا پہاڑوں نے تجھے اِس لیے کھینچا کہ وہاں نور کی سمتیں تھیں کہ کرنوں جیسی اَن گنت آوازیں تھیں اور گھٹتی بڑھتی تجلیاں تھیں۔ بتا جوگی! تیرا ماضی کیا ہے؟'' معصوم روحیں اپنے اِیمان کو مضبوطی دینے کے لئے تجسس رکھتی ہیں' جیسے بچہ اِس کھوج میں رہتا ہے کہ ماں نے ٹافیاں کہاں چھپائی ہیں' وہ ماں کے کسی راز سے آگاہ نہیں ہونا چاہتا' کچھ لوگ واصف صاحب کے متعلق اِس لئے متجسس رہتے ہیں کہ وہ اَزلی اِنکار کا شکار ہیں۔ مثبت سے منفی اور منفی سے مثبت کا دائرہ مکمل کرتے رہتے ہیں۔ وہ اِن کی شخصیت سے متاثر ہونے کے بعد اُن وجوہات کی تلاش میں رہتے ہیں' جن سے وہ اپنے اِنکار کی عادت کو تقویت دے سکیں۔ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ واصف

صاحب کون ہیں؟ کس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں؟ ''کرن کرن سورج'' سے پہلے وہ کہاں تھے؟ اُن کی کتنی بیویاں ہیں؟ اگر یہ گزشتہ عہد میں کسی محبوبہ کے ڈسے ہوئے ہیں' تو اُس ناگنی کا نام کیا ہے؟ کیا یہ صاحبِ جائیداد ہیں اور اگر ہیں تو اِن کی زمینیں کہاں ہیں اور کتنی ہیں؟ لوگ ہر لحہ اِس کوشش میں رہتے ہیں کہ ''دیکھا! ہم نہ کہتے تھے' ہمیں پہلے ہی معلوم تھا'' جو شخص جیسی تلاش میں رہتا ہے' اُسے ویسے ہی جواب ملتے ہیں۔ سبب اور کوائف ویسے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ ایک شام کا ذکر ہے' ہمارے گھر کے باہر ایک وین کھڑی تھی۔ اُس میں چند ہپی چھوٹے سے تیل کے چولہے پر چائے پکانے کا عمل کر رہے تھے۔ اشفاق صاحب گھر لوٹے اور اُنہیں اندر لے آئے۔ دورانِ گفتگو پتہ چلا کہ وہ سب مختلف ممالک کے ہیں اور شاہراہوں پر دورانِ سفر ایک دُوسرے سے ملے تھے۔ اُن میں سے ایک انگریز نے بتایا کہ وہ سری لنکا سے آ رہا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ سری لنکا واپس جائیں گے؟ ''جی نہیں' مَیں نے اُس دیس کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا ہے''۔ کیا وہ خوبصورت جگہ نہ تھی؟ پھر آپ وہاں رہنا کیوں نہیں چاہتے؟ بڑی دیر تک وہ اپنی داڑھی کھجاتا رہا، پھر بولا ''غالباً گروتھ نہیں تھی' کچھ دیر کے بعد میں اردگرد کے سبزے کی طرح وِیجیٹیبل بن جاتا' میں اِس انجام کے لئے تیار نہیں تھا''۔ اللہ کے برگزیدہ بندے سبزی بننا پسند نہیں کرتے' وہ جوانی میں بچپن، بڑھاپے میں جوانی اور حسنِ خاتمہ کے قریب' انوالومنٹ کے آرزو مند نہیں ہوتے۔ اِس لئے اُن کا ماضی نہیں ہوتا۔ اُن کی صرف گروتھ ہوتی ہے۔ اُن کا ماضی بڑھوتری کا اونچا نیچا زینہ ہوتا ہے۔ جو باتیں عام زندگی میں گہری منافقت اور تضاد کی نشان دہی کر سکتی ہیں' اُن کے لئے فقط کوٹھالی کی آگ جیسی ہوتی ہیں' جن میں تپ کر وہ کندن بنے ہوتے ہیں۔ صاحبِ حال بھی کبھی بچہ رہا ہے' اُس پر بھی کبھی جوانی نے والہانہ حملے کئے ہیں لیکن عام اِنسان اور بزرگانِ دین میں صرف یہی فرق ہے کہ ہر کرائسز کو ہم نے کیسے فیس کیا اور اُس نے اُن حالات سے کیسے اِرتقا کی سیڑھیاں بنائیں۔ حالات سبھی کے سانجھے ہیں' بچپن میں سبھی کھاتے ہیں' کھیلتے ہیں، جھگڑتے ہیں، جوانی میں سب مبتلا رہتے ہیں، گھر بناتے ہیں، بچے پالتے ہیں، دوست بنانے اور دُشمن بنانے کا یہ عہد ہوتا ہے۔ فرق' حالات' تجربات یا واقعات کا نہیں ہے۔ بلڈنگ بلاکس ہم سب کو ملتے ہیں۔ فرق' رُوح کی لطافت اور ردِعمل کا ہے۔ غم اور خوشی کے شدید اِحساس سے آگے نہیں بڑھتا۔ خاص اِنسان عام مواد سے لطیفہ پیدا کرتا ہے لیکن خاص الخاص کے ہاتھ میں یہ حالات شعبدہ بازی کی مضبوط رسی ہے' جس سے وہ آسمان میں تھیکری لگانے کا کام کرتا ہے اور پھر پویا' پویا آسمانی مسافتوں کی جانب مضبوطی اور شکر گزاری کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ اِس لئے مجھ جیسوں کو نہ تو واصف صاحب کی سمجھ آ سکتی ہے' نہ اُن کی کتاب ''کرن کرن سورج'' کی۔ ہم بیان کی غلطیاں دیکھنے والے ہیں۔ ہم چاہے واصف صاحب سے ملیں' اُن کی کتاب پڑھیں یا اُن کی محفل سے اٹھ کر واپس آئیں' واپسی پر کار میں بیٹھتے ہی ہم تجزیے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چھان پھٹک کی عادت ہو' تو عمل سے گریز کی توجیہہ بھی مل جاتی ہے۔ ہمارے پاس خود اِتنے سارے نظریئے ہیں، پیمانے ہیں، ہم ملک سدھارنے والے ہیں، راہیں بچھانے والے ہیں' ہم اگر مان بھی جائیں گے' اعتراف بھی کر لیں گے' تو کتنی دیر۔ منفی سے مثبت کا سفر' آخر کتنی دیر رہ سکتا ہے۔

ابھی پچھلے دِنوں کی بات ہے کہ ہمارے درمیان سے ایک مردِ ابریشم خموشی سے سلیپر پہن کر چلا گیا۔ جانے سے پہلے اُس نے تمام لوگوں سے ملنے کی خواہش کی' کوشش کی' سب کے دُکھ درد میں شریک ہوا۔ مجھے پہلی بار اِحساس ہوا کہ میری سہیلی نثار عزیز نے قدرت اللہ شہاب کا نام مردِ ابریشم رکھ کر کسی بڑی ہی سخت چیز سے اُس کو تشبیہ دی ہے۔ اُن کے جانے کے بعد لوگوں نے اُنہیں اور بھی سخت القاب دیئے' کسی نے اُنہیں کہا کہ بڑا اچھا سی ایس پی تھا' آئی سی ایس تھا۔ کسی نے اُنہیں عالم کہا' کسی نے ادیب...... یہ نہیں کہ وہ یہ سب کچھ نہیں تھے۔ وہ مختلف اوقات میں یہ سب کچھ کر رہے تھے لیکن یہ سب مراحل طے کرنے میں' کرتے ہوئے' اِن کی خامیوں، خوبیوں اور خرابیوں سے گزر کر وہ ''ابریشم'' ہوئے تھے۔ جب غم شدید ہو' تو ردِ عمل بھی شدید ہوا کرتا ہے۔ فرطِ غم میں شہاب صاحب کے چاہنے والوں نے اپنے اپنے طور پر جان سے گزر جانے کا فیصلہ کیا' اپنا وجود نذر دے کر اُن کی ذات کو بقا دینے کا ارادہ کیا۔ کچھ نے تجویز کیا کہ وہ سال بہ سال ایک تقریب منائیں گے' ایک صاحب نے مشورہ دیا کہ آؤ باہم مل کر ایک کتاب لکھیں' جس میں شہاب صاحب کی پیاری پیاری باتیں ہوں' ایک دو نے کہا کہ چلو قبر پر ایسا سنگِ مرمر کا روضہ بنائیں' جو رہتی دنیا تک قائم رہے۔ ہم سب اپنے اپنے طور پر انہیں ابدیت بخشنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کسی کو بھی خیال نہ آیا کہ جب تک ہم میں سے ایک اور مردِ ابریشم پیدا نہ ہو' سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا۔

بڑے مزار اور چھوٹے مزار میں بزرگانِ دین کی چھوٹائی یا بڑائی کا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ تمام بزرگانِ دین کا وجود ایک ہے' بالکل ایسے جیسے آئینہ خانے میں ایک شمع روشن کریں' تو چہار سمت موم بتیاں روشن ہو جاتی ہیں۔ چھوٹے مزار اور بڑے مزار میں فقط مریدکا' ماننے والے کا فرق ہوتا ہے۔ جب ماننے والا مولانا رومؒ جیسا ہو' تو شمس تبریزؒ کی مِتھ بنتی ہے، ورنہ بڑا آدمی تو بڑا ہی رہتا ہے' چاہے اُس کی یاد کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اِن لوگوں کے پاس ہمارے جیسے پیمانے نہیں ہوتے۔ یہ بے وفائی کی ملاوٹ کے ساتھ وفا کرتے ہیں اور بے وفائی میں بھی وفا کا خمیر ڈال دیتے ہیں۔ اِن کا سچ' جھوٹ کے فریم میں اور بھی اچھا لگتا ہے اور جھوٹ کے آئینہ میں سچ کی تصویر ابدیت حاصل کرتی ہے۔ یہ لوگ شعبدہ باز ہیں۔ اِن سے اِنسانی ممکنات کے اِمکانات کھلتے ہیں۔ وہ ہمارے جیسی حرکتیں کرتے ہیں لیکن اُن کا عمل ارتقا کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اِس لئے یہ کیمیا گر' دُنیا کو دِین بنانے کا فن جانتے ہیں۔

مَیں واصف صاحب کو بہت اچھی طرح سے نہیں جانتی۔ مَیں اِن کی کتاب ''کرن کرن سورج'' کو خوشبو کا جھونکا سمجھتی ہوں' جو محسوس تو کیا جا سکتا ہے' سمجھا نہیں جا سکتا، پھر پتی پتی کرنے سے پھول میں باقی بھی کیا رہتا ہے۔ اِس لیے مَیں نے اُن تجزیات سے گریز کیا ہے' جو وقتاً فوقتاً میرے ذہن میں کار پر واپسی پر اُبھرے ہیں۔ مَیں آپ کے اور اِن کے درمیان زیادہ دیر تک حائل بھی رہنا نہیں چاہتی' کیونکہ کچھ لوگ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ میری ایک ہی دُعا ہے کہ وہ تا دیر اپنے چاہنے والوں سے بے وفائی نہ کریں اور اُن کے پیچھے چلنے والوں میں سے کوئی ایسا ضرور ہو' جو مجسم واصف صاحب ہو اور اُن کی جلتی ٹارچ کو لے کر اولمپیا کی پہاڑی

پر بھاگنے والا ہو، دُنیا کو دِین بنانے کا نسخہ ضائع نہ ہو اور ایسے کیمیا گر آنے والی نسلوں کے لئے باعثِ رحمت ہوں، جیسی رحمت آج واصف صاحب ہیں۔ واصف صاحب! میری طرف سے مبارک باد اور اِس حوصلہ افزائی کا شکریہ......!

ذوالفقار احمد تابش:

زحمت دیتا ہوں برادر محترم جناب اعجاز بٹالوی کو۔ تشریف لائیے!

اعجاز بٹالوی:

جنابِ صدر! واصف صاحب!

خواتین و حضرات!

لفظ، اِنسانی تہذیب کی مجبوری بھی ہے اور حُسن بھی۔ اِسی لیے لفظ، باعثِ تکریم ہے۔ اِنسان چاہے کتنی ہی بڑی حقیقت دریافت کیوں نہ کر لے، اُس کا اظہار صرف الفاظ ہی سے ممکن ہو سکتا ہے۔ واصف صاحب! لفظ، زمین والوں کی ایسی مجبوری ہے کہ آسمانی صحیفے بھی الفاظ کا جامہ پہن کر زمین پر اُترتے ہیں۔ مجبوری وہ، جو عارف، گُرد اور گیانی کو اپنے عرفان کا ذکر لفظوں میں کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ لفظ کو کبھی حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ تمام آسمانی سچائیاں اور زمینی حقیقتیں اپنے اظہار کے لیے لفظ کی محتاج ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ واصف علی واصف کی کتاب ''کرن کرن سورج'' پر میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ میری نظر کتاب کے سرورق کے آخر میں چھپی ہوئی تحریر پر جا پڑی، لکھا تھا (یہ اقتباس ہے):

''صاحبِ خیال کے پاس خیال بے آواز اور بے الفاظ آتا ہے، لیکن خیال کا اظہار محتاجِ الفاظ ہے۔ اکثر اوقات الفاظ خیال کا حجاب بن جاتے ہیں، اِس لیے اِستدعا ہے کہ قاری کی نگاہ اُس خیال پر بھی رہے کہ جو الفاظ میں موجود ہے اور اُس خیال پر بھی جس کا الفاظ کے دامن میں سمٹنا محال ہے!''

لیجیے، یہ ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ لفظ اظہار بھی ہے اور حجاب بھی۔ خوش نصیب قاری وہ ہے جو محنت، مشقت یا محض برکت سے لفظ کے ماورا تک پہنچ جاتا ہے، لیکن بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ لفظ تو سبھی استعمال کرتے ہیں مگر یہ کیسے ہوتا ہے کہ کسی کے ہاں لفظ تاثیر میں ڈوب جاتا ہے اور کسی کے ہاں وہی لفظ خالی خولی اور بے اثر رہ جاتا ہے۔ اقبالؒ نے بھی، آپ کو یاد ہوگا، یہی سوال کیا تھا:

آیا کہاں سے نالۂ نے میں سرورِ نے\
اصل اِس کی نے نواز کا دِل ہے کہ چوبِ نے

یہ بات واضح ہے، جواب ''چوبِ نے'' نہیں ہے، نے نواز کا دِل ہے۔ مگر یہاں پہنچ کر ایک اور سوال سامنے آ جاتا ہے کہ یہ درست کہ زبان پر بات تو دِل سے آتی ہے مگر بات، دِل میں کہاں سے آتی ہے، یہ سوال ہے جس کا جواب مجھ جیسے عام آدمیوں کو معلوم نہیں۔ شاید اِس کے آگے ایک اور حجاب ہے، جس کے لیے صاحبِ راز کی ضرورت ہے۔ لیکن حضور اِتنا جانتا ہوں کہ لفظ شاملاتِ دیہہ کی طرح اِنسانوں کا مشترکہ سرمایہ ہیں لیکن اِن میں

برکت اور تابنا کی مصنف کی ذات سے پیدا ہوتی ہے۔ ''نے'' کا سرور ''چوبِ نے'' سے نہیں ''نے نواز'' کے دِل سے ہے۔ اِس کا ثبوت واصف صاحب کی یہ مختصر سی کتاب ہے ''کرن کرن سورج''۔ اِس کتاب کو روا روی میں نہ پڑھنا چاہیے۔ بعض تحریریں دِل کی حضوری میں پڑھو' تو لطف دیتی ہیں اور ایسے لمحوں میں کتاب کو جہاں سے جی چاہے کھول لو' خیال کا گلزار کھل جائے گا اور معنی کی آبشار کا ترنم سنائی دینے لگے گا۔ دِل ٹھکانے پر نہ ہو یا اُس لمحے کہیں اور اٹکا ہوا ہو' تو یہی تحریر اپنا حُسن چھپا جائے گی اور معنی کی پھوار بند ہو جائے گی۔ لفظ حجاب بن جائے گا' من وتُو کا رشتہ ٹوٹ جائے تو گفتگو محض شور ہو کے رہ جاتی ہے۔ اِس میں کیا شک کہ آج کا زمانہ اپنی آسائشوں، اِختراعوں اور دریافتوں کی وجہ سے ایسا شاندار زمانہ ہے کہ ہم سے پہلے والوں نے ایسا زمانہ کب دیکھا ہوگا! مگر حضور! اِس عہد کا آشوب، کرب اور اندوہ بھی ایسا ہے کہ اِس سے پہلے والوں کو نصیب نہ ہوا ہوگا۔ مسائل اُلجھے ہوئے اور زندگی شعبوں میں بٹی ہوئی ہے۔ حقیقت کی اکائی ریزہ ریزہ ہو چکی ہے' بولنے والے بہت ہیں' سننے والا کوئی نہیں۔ جواب ہر ایک کے پاس ہے' سوال نایاب ہو چکا ہے، گروہ کے تعصب اور جلوس کے نعرے میں شامل رہو تو ٹھیک ہے، الگ ہو جاؤ تو اپنا بوجھ خود اٹھاؤ، اپنی قبر خود کھودو۔ فرد سے کٹ کر الگ' تنہائی و ماندگی یا اُداسی کا مداوہ تو کہاں' اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ ہجوم تو زیادہ سے زیادہ میلے یا فن فیئر کا بندوبست کر سکتا ہے۔ فرد کا دِل نہیں بہلا' تو قصور اُس کا اپنا ہے۔

یہ بزمِ چراغاں رہتی ہے
اِک طاق اگر ویراں ہو تو کیا

یہ ویراں طاق' عارفوں اور گیانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ ''گرتوں کو تھام لے ساقی'' والا مضمون ہے۔ مدر ٹریسا کلکتے کے بازاروں سے جذامیوں کو تو اِس امید پر اٹھا کر لے جاتی ہیں کہ شاید اِس جہاں سے رخصت ہونے سے پہلے ان کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آ جائے' مگر ہم میں سے بیشتر جو اپنے اپنے روحانی عذابوں کو سینوں میں چھپائے اور چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرے پھرتے ہیں' کبھی کبھی اس روحانی عذاب کے بوجھ تلے دب کر کراہنا چاہتے ہیں مگر آواز نہیں نکال سکتے۔ چاہتے تو ہیں کہ اس لمحے میں کوئی ہو' جو دستگیری کرے' مگر چہرے سے بہادری کا جھوٹا نقاب اُٹھا کر اپنی کمزوری، ندامت، جہالت اور ماندگی کی تصویر دکھانا بھی تو مشکل ہو جاتا ہے۔ میں سوچتا رہتا ہوں' ایسے لوگوں کی ''مدر ٹریسا'' کہاں ہے؟ ایک قانون پیشہ شخص کی پروفیشنل زندگی بڑے بڑے جھمیلوں مگر چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں بسر ہوتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ قوائد وضوابط کی حدود میں قید ہوتا چلا جاتا ہے۔ البتہ اگر اللہ کا فضل شاملِ حال ہو جائے تو اُسے جلدی معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر اُس نے فلسفہ، تاریخ، ادب اور تصوّف کا مطالعہ جاری نہ رکھا تو اُس کی سوچ کی شریانیں سکڑ جائیں گی اور ذہنی Angina Pectoris کا مریض ہو کر رہ جائے گا۔ بعض لوگوں سے ملاقات یوں ہوتی ہے کہ دِل سے آواز آتی ہے کہ ملاقات تو آج ہوئی مگر میں آپ کو ازل سے جانتا ہوں' مجھے یاد ہے کہ یہ ملاقات اشفاق احمد کے ہاں ہوئی تھی۔ ماہ وسال کے حساب سے اِس پر زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ بڑے جھمیلوں میں بسر کرنے قانون پیشہ کو دو بڑے

سوالوں سے آمنا سامنا ہوا' جس کا جواب قانون کی کسی کتاب میں درج نہیں تھا۔ کسی وکیل کے دفتر میں اگر ڈھلتی عمر کی خاتون کرسی پر آ کر بیٹھ جائے اور اُن کے ذہنی تناؤ سے سارے کمرے کی تنابیں کھنچ جائیں اور اِس عالم میں بھی وہ بی بی یہ کہیں کہ میں نے خودکشی کی کوشش تو کی تھی مگر بدقسمتی سے بچ گئی ہوں تو وکیل صاحب شاید یہ پوچھیں کہ آپ پر تعزیراتِ پاکستان کے تحت مقدمہ تو نہیں چلا۔ مگر میں نے یہ بیہودہ سوال نہ کیا۔ چہرے کی افسردگی اور آنکھوں کی وحشت سے لگتا تھا کہ شاید وہ پھر خودکشی کی کوشش کریں گی۔ میں نے خود سے پوچھا' بولو میاں اب کیا کرو گے؟ اُس خاتون کو میں برسوں سے جانتا تھا' مگر اُن کے اِس شدید کرب کے جواب میں میرے خزانۂ الفاظ میں تسلّی کا ایک لفظ بھی نہیں تھا۔ اُس آشوبِ عظیم کے سحر میں اپنے سارے لفظ پھیکے لگنے لگے۔ میں نے میز کی دراز کھولی' ایک کاغذ پر ایک ٹیلی فون نمبر لکھا اور کہا' اِس نمبر پر ایک صاحب بولیں گے۔ بی بی! اُن کا نام واصف ہے! میرا نام لیجیے اور کہیے' آپ اُن سے ملنا چاہتی ہیں۔ خاتون رُخصت ہوئی اور میں دِل میں بہت شرمندہ ہوا کہ میں یہی حرکت کوئی دو ہفتہ پہلے بھی کر چکا تھا۔ اُس مرتبہ وہ لاہور کے کھاتے پیتے متموّل تاجر تھے' جو برسوں کے بعد مجھ ملنے آئے تھے۔ اندر سے بالکل ٹوٹ چکے تھے۔ جس ہیبت ناک ذہنی عذاب میں مبتلا تھے۔ اُس کا جواب بھلا میرے پاس کہاں ہو...... (اب وہ بھی) خوش ہیں، اُن کی شکل پھر سے پہلے جیسی ہوگئی ہے۔ آنکھوں کی وحشت ختم اور زندگی کی چمک موجود ہے۔ وہ خاتون ملازمت کرتی ہیں، بچوں کی پرورش کرتی ہیں، یہ عمل کیسے ہوا؟ میں اِس سے واقف نہیں ہوں، نہ اُنہوں نے ذکر کیا، نہ میں نے پوچھا...... اُس متموّل آدمی نے یہ کیسے قبول کرلیا کہ جو خواب وہ دیکھ رہے تھے' وہ جعلی تھے' اُن کے اپنے نہیں تھے۔ اُس خاتون نے کیسے تسلیم کیا کہ جس سے وہ بھاگ رہی تھیں' وہ اُن کا اپنا ماضی تھا۔ میں اِس عمل کے اَسرار و رموز سے قطعاً واقف نہیں ہوں مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ آج کے دَور میں' درد کے عالم میں کسی کی بات سننا بہت مشکل کام ہے۔ اِس میں سننے والے پر بوجھ بھی پڑتا ہے اور سننے والے کے جی کا زیاں بھی ہوتا ہے۔ مغربی فلسفی نے اِس عمل کے لیے تیسرے کان سے سننے کی اِصطلاح استعمال کی تھی اور اقبالؒ نے کہا تھا:

دیدن دِگر آموز' شنیدن دِگر آموز

مغرب میں حالتِ کرب و اندوہ میں کسی کی بات سننے کے دو اِدارے وجود میں آئے۔ قرونِ وسطیٰ کے یورپ میں گرجے کا پادری اور آج کل بیسویں صدی میں سائکوانالسٹ۔ آج بھی اٹلی، جرمنی اور انگلستان کے رومن کیتھولک کے کلیسا کی نیم تاریک فضا میں لکڑی کے گھروندے میں بند پادری کے پاس کوئی ستم رسیدہ عورت یا سوختہ جاں مرد اپنے کردہ یا نہ کردہ گناہوں کا بوجھ اٹھائے نظر آتا ہے' جو پادری کا چہرہ دیکھے بغیر اُس کے کان کے پاس منہ لگا کر کہہ رہا ہوتا ہے: Father, I am sorry. I have sinned.

دُوسری طرف بیسویں صدی کا نفسیاتی معالج' پیشہ ورنفسیات کا ماہر ہے' جو عالمِ کرب میں بات سننے کی باقاعدہ فیس لیتا ہے۔ حضورا! کیا مشرق کی تہذیب تھی۔ میں نے اُنہیں واصف صاحب کا نمبر دے دیا۔ صرف اِتنا جانتا ہوں کہ اُن صاحب کو اپنے مستقبل سے ڈر آتا تھا اور اُس خاتون کو اپنے ماضی سے۔ اُن دونوں

کو دیکھ کر مجھے یوں لگا' جیسے زنانہ جہنم اور مردانہ جہنم کے شعلوں کا رنگ اور تپش الگ الگ ہوتی ہے۔ زنانہ جہنم کا الاؤ روشن اور رنگین تھا، مردانہ جہنم' افسردہ اور بے رنگ تھا' جلانے والا نہیں ۔ Quick Sands کی طرح بھسم کر دینے والا ۔ وہ صاحب' جو کچھ وہ بننا چاہتے تھے' نہیں بنے تھے اور بی بی' جو کچھ وہ تھی' وہ قبول کرنے کو تیار نہ تھی۔ دونوں سرپٹ بھاگ رہے تھے' دنیا سے نہیں' اپنے آپ سے۔ آج سے سینکڑوں سال پہلے جو داستانیں لکھی جاتی تھیں اُس میں شہزادے کو سفر پر چلنے پر تاکید کرتے ہوئے یہ کہا جاتا تھا کہ پیچھے مُڑ کر کبھی نہ دیکھے' ورنہ پتھر ہو جائے گا اور نہ پیچھے سے آنے والی آوازیں سنے' ورنہ اُس کی راہ کھوٹی ہو جائے گی۔ حضور! دراصل پیچھے مُڑ کر دیکھنا اپنی ذات کی بازگشت سننے کے مترادف ہے اور پیچھے سے آنے والی آوازوں پر کان دھرنا 'اپنی شخصیت سے آنے والی آوازوں پر کان دھرنا' اپنی شخصیت کے دفن شدہ ماضی' اپنے اصل کی طرف مراجعت کا سفر ہے۔ یہ سفر خطرات سے پُر ہوتا ہے' اِس لیے داستانی شہزادے سے کہا جاتا تھا کہ پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے' نہ پیچھے سے آنے والی آوازوں کو سُنے' لیکن اگر اِنسان میں وصالِ ذات کی آرزو پیدا ہو جائے تو پھر پیچھے سے آنے والی آوازوں پر کان دھرنا پڑتا ہے ورنہ جس تیزی سے بھاگو' وہ اُسی شدت سے تعاقب کرنے لگتی ہیں۔ جس طرح چلّہ کاٹنے سے پہلے کسی بزرگ سے پوچھ لینا چاہیے' اِسی طرح اگر ضرورت پڑے تو اپنی ذات کی طرف مراجعت کا سفر کرنے سے پہلے بھی کسی بزرگ کی بیعت اختیار کر لینا چاہیے کہ اگر کسی وقت اپنے سائے سے ڈر آنے لگے تو کوئی ہاتھ تھامنے والا ہو۔ .... میں اِس سے واقف نہیں' البتہ بلّھے شاہؒ اور سلطان باہُوؒ کے کلام سے یہ ضرور واضح ہو جاتا ہے کہ جہاں تک اُن کے ذاتی اصلاحِ اِحساس یا تربیتِ نفس کا سوال تھا' وہ ضرور مرشد کا رہینِ منت تھا' لیکن مرشد کی ذات ایک ادارے کی حیثیت میں عوام الناس کو میسّر ہوتی تھی؟ میں اِس کی تفصیلات سے واقف نہیں ہوں' ایک گفتگو کے دوران واصف صاحب نے ایک صاحب سے کہا تھا' آپ تاریخ کی صرف Grand Trunk روڈ پر سفر کر رہے ہیں۔ تاریخ کی گرینڈ ٹرنک روڈ کے دونوں طرف دُور دُور تک بہت خوبصورت قصبے' بہت شاندار بستیاں اور بہت دلنواز قریے ہیں' جن میں سے گرینڈ ٹرنک روڈ نہیں گزرتی' کوشش کیجیے کہ آپ کی نظر بھی اُن پر پڑ سکے۔ اِس دَور میں' جو ہمارا زمانہ ہے' اور حکم ہے کہ زمانہ کو بُرا مت کہو' واصف صاحب نے بھی ایک قریہ آباد کیا ہے۔ ہمارے عہد کی اِس گرینڈ ٹرنک روڈ سے جہاں پیرانِ طریقت اور علمائے دین' نفاذِ شریعت کے نام پر ایک دوسرے کے پُتلے جلا رہے ہیں' واصف صاحب کا یہ قریہ کافی فاصلے پر ہے۔ یہ خیر و خوبی کا قریہ ہے۔ تہذیب و اِحساس کا قریہ ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جو اِس قریے سے گزرتے ہیں اور گھڑی دو گھڑی اِس پڑاؤ میں بیٹھ کر اپنی بات کہتے' اور واصف صاحب کی بات سُن لیتے ہیں۔ آج کل بات سننے کا وقت ہی کس کے پاس ہے۔ اِسی لیے میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ لفظ خیر کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب ''کرن کرن سورج'' اِسی قریۂ خیر و برکت کی توسیع ہے ۔ بولا ہوا لفظ سماعت کی امانت ہے، چھپا ہوا لفظ بصارت کی۔ کیا معلوم کون سی کرن کس وقت ذات کے کسی چھپے ہوئے حصّے کو جگمگا جائے۔ یہ لفظ امانت ہیں، یہ کتاب صدقۂ جاریہ ہے..........!

ذوالفقار تابش:

آپ تھے جناب اعجاز بٹالوی صاحب۔ زحمت دیتا ہوں جناب حنیف رامے کو۔ تشریف لایئے، اپنے خیالات سے ہمیں نوازیئے۔

محمد حنیف رامے:

جناب واصف علی واصف صاحب!

معزز خواتین و حضرات!

نعت کا ایک مشہور مصرعہ ہے، لکھنے والے تھے حضرت مہر علی شاہؒ:

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا

گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

جب بھی کسی معمولی سی کرن کو' جو شاید کرن بھی نہیں ہوتی' یہ کہا جائے کہ کسی سورج کو بیان کرے تو اُس کی وہی کیفیت ہوتی ہے' جو حضرت مہر علیؒ کی نعت کہتے ہوئے ہوئی تھی۔ یہ کتاب جو کرنوں کا مجموعہ' ایک سورج ہے' دراصل ایک اور سورج کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ستاروں کی پرانی عادت ہے کہ اُن کی جانب دیکھا جائے تو وہ کسی اور جانب دیکھنے پر مائل کر دیتے ہیں۔ اِن کرنوں کو جمع کیا جائے' تو یہ کتاب بنتی ہے اور جب کتاب بن جاتی ہے' تو تلاش ہوتی ہے کہ یہ سورج کس سورج سے پھوٹا ہے اور پھر ہمیں واصف علی واصف صاحب نظر آتے ہیں۔ اصل میں شاید یہ کرنیں جن کا تعلق روشنی سے ہے' صداقت سے، سچائی سے متعلق ہے' اور سچائی دُنیا میں بہت موجود ہے۔ کتابوں کی صورت میں بھی، علم کی صورت میں بھی، الفاظ کی صورت میں بھی اور تو اور بہت بڑی سچائی خداوند نے خود اپنی کتاب کی صورت میں زیر اور زبر کے فرق کے بغیر ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دی۔ پھر اِس سچائی کی موجودگی میں' اور بہت سی سچائیوں کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟ یہ وہ بات ہے جو ہمیں کتاب سے مصنّف کی جانب لے جاتی ہے اور جب تک سچی بات کہنے والا، جب تک سچائی منہ سے ادا کرنے والا' نہ پہچانا جائے' سچائی کی بھی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہوتا آیا ہے کہ The Scriptures devils have been quoting.

وہ آسمانی صحائف جو خدا نے اُتارے' وہ شیطانوں کی زبانوں پر جاری ہوتے رہے' اِس لیے لکھا ہوا لفظ جتنا بھی سچا ہو' اِس کے باوجود جب تک اُس سچے کی پہچان نہ ہو جائے جس کے منہ سے وہ ادا ہوا ہے' اُس وقت تک اُس کی سچائی کی تصدیق نہیں ہو سکتی' تو جب تک ہم واصف صاحب کو نہیں جانتے' واصف صاحب کیا ہیں؟ کس قبیلے سے ہیں؟ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ ہم سے کیا مانگتے ہیں؟ ہمیں کیوں اپنی باتیں سنا رہے ہیں' جن کے پاس پہلے بہت سی باتیں ہیں' بہت سے کام ہیں' تو میں آپ کو ایک چھوٹی اور ایک بڑی کہانی سناتا ہوں۔ چھوٹی کہانی یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار سفر پہ نکلا اور ایک ایسے موڑ پر پہنچ گیا جہاں آگے تین راستے تھے اور اُس کی بصیرت اور اُس کی بصارت دونوں نے اُسے بتایا کہ ایک راستے پر اگر وہ چلے گا تو اُس کا گھوڑا باقی

نہیں رہے گا' وہ باقی رہ جائے گا۔ ایک راستے پر چلا تو گھوڑا تو باقی رہ جائے گا' وہ خود مر جائے گا اور تیسرا راستہ وہ ہے جس پر گھوڑا اور سوار دونوں ہی نہیں رہیں گے اور وہ سوچ میں پڑا ہوتا ہے کہ کروں تو کیا کروں۔ ایک دنیا کا راستہ ہے جس میں روح کی قیمت پر دنیا کا گھوڑا باقی بچ جاتا ہے۔ ایک آخرت کا سفر ہے جس میں روح بچ جاتی ہے' گھوڑا غائب ہو جاتا ہے اور ایک منافقت کا راستہ ہے' جو ہم آپ کا اکثر پسندیدہ راستہ ہے جس میں نہ گھوڑا بچتا ہے اور ایسے میں! اور ایسے میں ایک آواز آتی ہے کہ میرے بھائی ایک اور راستہ بھی ہے جس میں تم بھی بچتے ہو اور تمہارا گھوڑا بھی بچتا ہے۔ وہ آواز دینے والے واصف علی واصف اور اُن کے قبیلے کے لوگ ہیں! اور ایک اور کہانی جو میرے گزشتہ، پرانے اُستاد نے لکھی' جس کا نام تھا'' پی ڈی آسپنکے''، اُس کی بڑی مشہور کتاب ہے' Strange Life of Ossokin آسوکن ہمارے آپ جیسا ہی دنیا کا ایک مسافر ہے۔ اُسی بی بی جیسا' جس کا نقشہ ابھی اعجاز بٹالوی صاحب کھینچ رہے تھے۔ اُسی لاہور کے بڑے اونچے تاجر جیسا' جس کا نقشہ انہوں نے اُس کے بعد کھینچا اور دونوں ہی زندگی سے مایوس' وہ زندگی جس کی خاطر اُنہوں نے سب کچھ کیا' اب وہ اِس فکر میں ہیں' وہ زندگی کو تیاگ سکیں۔ اِس کو چھوڑ سکیں اور وہ اپنے اوپر غور کرتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ جس زندگی کی خاطر یہ سب کچھ کیا ہے' وہ تو ملی ہی نہیں اور اِس سے موت بہتر ہے۔ ایسے ہی میں وہی Ossokin اپنے حال پر غور کرتا ہے اور جس شخص نے اُسے سفر پر روانہ کیا ہوتا ہے' جو ایک جادوگر ہے' اُس کے پاس جاتا ہے' اُس سے کہتا ہے میں پہلے بھی تیرے پاس آیا تھا اور میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میری زندگی ویران ہو گئی اور جب میں واپس آ گیا تو مجھے پتا چلا کہ میں نے کہاں کہاں ٹھوکریں کھائیں، میں نے کون کون سے غلط کام کیے، میرے کیا امکانات تھے، میرے لیے کیا کچھ ممکن تھا جس کو میں نے ضائع کر دیا' تو مجھے دوبارہ اُس زندگی میں بھیج دے۔ وہ اُسے دوبارہ زندگی میں بھیج دیتا ہے اور پھر ایک چکر لگا کر وہ ایک مرتبہ پھر زندہ' اُسی کے پاس واپس آتا ہے اور کہتا ہے دیکھو مجھے' جو کچھ میں نے پہلے کیا' پھر میں نے وہی کچھ کیا اور وہ جادوگر کہتا ہے'' اگر میں تمہیں ایک سو مرتبہ بھی بھیجوں گا اِس دُنیا میں' تو تم یہی کچھ کر کے لوٹ آؤ گے۔ بتاؤ بھیج دوں' اِسی میں تیرا بچاؤ ہے' اگر تو زندہ رہے تو شاید کبھی اِس چکر سے نکل آئے'' وہ کہتا ہے'' اِس زندگی کا فائدہ کیا' اگر میں نے ہر بار وہی کچھ کرنا ہے تو پھر' تو پھر کیا کروں۔ میں زندگی کو نہیں چاہتا' بتا مجھے میں کیا کروں'' اور جادوگر کہتا ہے کہ آج تو نے پہلی مرتبہ صحیح سوال کیا ہے۔ اب میں تجھے بتاتا ہوں کہ جب تک تو وہی ہے جو ہے' تو جتنی مرتبہ بھی زندگی میں جائے گا' تیری زندگی اور تیری کائنات یہی رہے گی۔ جب تک تو نہیں بدلتا تیری زندگی نہیں بدلتی۔ تو دُوسرا سوال وہ یہ کرتا ہے کہ پھر میں کیسے بدل سکتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ'' تم یوں کرو کہ یہ زندگی مجھے دے دو'' وہ حیران ہوتا ہے' کہتا ہے تم خودکشی کرنے گئے تھے، تم اِس کو ختم کرنے کے لیے تیار تھے، تم دوبارہ اِس زندگی کو لینے کے لیے تیار نہیں تو پھر مجھے کیوں نہیں دے دیتے'' وہ پھر سوچ میں پڑتا ہے' کہتا ہے کہ اچھا اگر ساری عمر کے لیے نہیں دیتے تو کچھ سالوں کے لیے دے دو۔ وہ پوچھتا ہے کہ تم کیا کرو گے؟ جادوگر کہتا ہے'' میں تمہاری خواہش اور آرزوئیں بدل دوں گا، میں تمہیں وہ دُعا دوں گا کہ تیری آرزو بدل جائے، جب تک

تو وہی کچھ چاہے گا اِس زندگی سے جو تو نے پہلے چاہا' یہی تیری زندگی ہے' یہی تیرا مقدر ہے''۔ یہ جادوگر لوگ' یہ بھی واصف صاحب کے قبیلے کے لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن قیمت بہت بڑی مانگتے ہیں۔ وہ زندگی جو ہم ہر مرتبہ برباد کر دیتے ہیں' یہ وہ زندگی مانگتے ہیں اور ہم' جو زندگی کو کئی مرتبہ برباد کر چکے ہوتے ہیں' جب یہ مانگتے ہیں تو اِسے دینے سے ہچکچاتے ہیں' لیکن یہ بھی یہ جانتے ہیں کہ جب تک کوئی شخص یہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا' اُسے کچھ مل بھی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے سورج ہر دَور میں' ہر معاشرے میں موجود ہوتے ہیں اور بہت سے Candles' وہ دِیے جنہیں اِس اُمید میں زندگی گزارتے برس ہا برس گزر چکے ہوتے ہیں کہ کوئی آئے اور انہیں جلا دے۔ جب اُنہیں دعوت دی جاتی ہے کہ آؤ' اور قریب آؤ' اور قریب آؤ تو اِس خوف سے اور قریب نہیں آتے کہ کہیں وہی دُکھ بھری، درد بھری، کانٹوں بھری، اُداسیوں بھری، پریشانیوں بھری زِندگی یہ لوگ چھین نہ لیں' اور حقیقت یہی ہے کہ اگر وہ زِندگی ہم اِن کے سپرد کر سکیں تو اِنہوں نے اُسے کیا کرنا ہے' اِنہوں نے اِسے دھونا ہے، اِسے اُجالنا ہے، اِسے روشن کرنا ہے، اِسے اندر سے بدلنا ہے۔ یاد رکھیے! ہم جن بیجوں سے خوشیوں کی فصل اُگانا چاہتے ہیں' انور سجاد بیٹھے ہیں' ہم جن بیجوں سے خوشیوں کے باغ بسانا چاہتے ہیں' جب تک ہم اپنے وجود کے بیج کو نہیں بدلیں گے' وہ خوشیوں کا باغ نہیں اُگے گا۔ خوشیوں کا باغ اُگانا ہے تو اِن لوگوں کے سپرد اپنے آپ کو کرنا ہو گا' جو بیج کے اندر چھپے ہوئے گھن کو ہٹا کر بیج کو پاک کر دیں گے تاکہ اُس سے جو پودا اُگے وہ صحت مند پودا ہو، اُس کے پھول آئیں اور اُس پر پھل آئیں۔

عزیزانِ گرامی! یہ عجیب بات ہے اور اِس میں ایک Paradox ہے۔ زندگی دو اور زندگی لو' اور اِسی Paradox کا نام واصف علی واصف ہے' جو ایک بات کہتے ہیں تو ایک مقام پر یوں لگتا ہے کہ ہمارے خلاف ہے اور جب ہم اُس پر غور کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے یہی ہمارا علاج ہے' اُسی طرح جیسے ہم اپنے درد ڈاکٹروں کے پاس لے کر جاتے ہیں اور بعض اوقات وہ نشتروں سے اُس میں چیرے دے دیتے ہیں لیکن پھر اُسی میں علاج ہوتا ہے۔ یہ لوگ دراصل لینے کے لیے نہیں' دینے کے لیے آئے ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں' جو اِس لیے اِس دُنیا میں بھیجے جاتے ہیں کہ دیکھو' تمہیں ہم نے دیا ہے' اب تم جاؤ اور اِس کی زکوٰۃ دو اور جنہیں ہم نے ابھی تک نہیں دیا' اُن تک بھی یہ روشنی پہنچاؤ۔ ''کرن کرن سورج'' پہ کچھ کہنا یہاں بیٹھے ہوئے ادیبوں اور شاعروں ہی کا حق ہے' مَیں تو اِتنی بات جانتا ہوں' جس میدان میں' مَیں کام کرتا ہوں مَیں نے وہاں دیکھا ہے کہ جو خوشیوں کے باغ لوگوں کے سامنے رکھے جاتے ہیں' وہ اکثر سبز باغ ثابت ہوتے ہیں اور اِس کی وجہ بھی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ وہ باغ دیکھ رہے ہوتے ہیں' اُن کے ظاہر پر تو بڑی سبزی ہوتی ہے لیکن اُن کا دِل سبز ہونے کی بجائے اکثر کالا ہوتا ہے۔ اِن لوگوں کی بچت کا بھی راستہ یہی ہے کہ اِن کرنوں پر قدم قدم چلتے چلتے اُن سورجوں تک پہنچ جائیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے درمیان آج ہماری دُنیا کا سب سے تابناک سورج تشریف رکھتا ہے۔ خدا حافظ۔

ذوالفقار تابش:

جناب محمد حنیف رامے صاحب کے بعد آج کی تقریب کے مقرر اشفاق احمد صاحب تشریف لائیں۔

اشفاق احمد:

جناب واصف صاحب!

برادرم منظور الٰہی صاحب! خواتین و حضرات!

اصل میں میرے ساتھ شروع ہی سے یہ مشکل رہی ہے کہ میں بڑے بلکہ بہت ہی بڑے اِنسانوں کے درمیان اپنی خوشی اور اپنی رضا کے ساتھ گھرا رہا ہوں اور بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ اپنی خودی کو چھوٹی چھوٹی کاٹتا رہا، مشکل یہ رہی، نہ تو آج تک اپنی خودی اور بزعمِ آگہی کو ملائم کر کے تسلیم کی دنیا میں داخل ہو سکا اور نہ ہی اِن بڑے لوگوں کے راستے پر چل سکا، جن کے پاس راستوں کی نشاندہی تھی اور جنہوں نے متعدد مرتبہ اپنی خوشی سے مجھے روٹ پرمٹ عطا کیے لیکن میرے پاس کوئی گاڑی نہیں تھی، نہ ہمت کی، نہ اِرادے کی۔ اِن بڑوں میں جنابِ والا سب سے پہلے بڑے سائیں فضل شاہ صاحب تھے۔ دوسرے سخی سائیں راضی صاحب اور تیسرے مسٹر قدرت اللہ شہاب اور اب حال پر موجود جناب واصف علی واصف صاحب ہیں، جن کی ''کرن کرن سورج'' پر روشنی ڈالنے کے لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ ''کرن کرن سورج'' واصف صاحب کے ملفوظات کا دُوسرا ایڈیشن ہے، جن میں بعض کے مطالب اور مفاہیم کو انہوں نے اپنے اُن مضامین میں کھل کر بیان کیا ہے جو ''نوائے وقت'' میں تسلسل کے ساتھ شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن اِس جہت کو پورے طور پر اختیار کرنا یا اِسے معلوم ہم پر ترجیح دینا ایک اور مشکل بلکہ بہت ہی مشکل مرحلہ ہے۔ میں یہ تو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ واصف صاحب کا علم ہی وہ علم ہے جس کے حاصل کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور جس میں اضافہ کرنے کے لیے دُعا کا طریق بھی سمجھایا گیا ہے، لیکن میں نے جو اَب تک پڑھا ہے یا مجھے جو اَب تک پڑھایا گیا ہے، وہ اِس سے مختلف ہی نہیں اِس سے برعکس بھی ہے۔ واصف صاحب فرماتے ہیں کہ:

''علم میں دُوسروں کو شامل کرنے کا نام علم ہے۔''

''طبِ مشرق و مغرب میں بڑی ترقی ہوئی، ساتھ ہی بیماریوں میں بھی بہت اضافہ ہوا۔''

''انسان کل بھی دُکھی تھا، آج بھی سکھی نہیں، اصل میں علاج خالق کے قُرب میں ہے، لوگ سمجھتے کیوں نہیں''۔

دُنیا بھر کے نفسیات دان اور معاشیات اور سماجیات کے ماہر یہ متفقہ فیصلہ دے چکے ہیں کہ غصّے اور جنس اور سیکس اور کلام اور نفرت وغیرہ کے جن جذبوں کو دبا کر رکھا جاتا ہے اور جن کا کھل کر اِظہار نہیں کیا جاتا، وہ جذبے فرد میں اور معاشرے میں گھٹن پیدا کر دیتے ہیں اور گھٹن سے حیاتِ انسانی میں بڑے بڑے ناسور پیدا ہو جاتے ہیں اور اِن ناسوروں کی وجہ سے فردی، عددی اور گروہی زندگی بے چینی اور ہیجان کا شکار ہو جاتی ہے لیکن واصف صاحب اور راہِ سلوک کے سارے باب یہ فرماتے ہیں کہ ''زندگی سے تقاضہ اور گِلہ نکال دیا

جائے تو سکون پیدا ہو جاتا ہے۔'' لیکن خواتین و حضرات! آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں اور آپ کا مطالعہ مجھ سے بہت وسیع ہے کہ معلوم تاریخِ انسانی میں انبیا کو ''اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ'' والوں کو چھوڑ کر آج تک ہر انسان نے دنیا کو اِس کے سوا اور کچھ نہیں دیا کہ جس سوسائٹی نے اُس کو بھی Reject کیا' اُس کے خلاف اِنتقام کا علم لے کر آگے نکل آیا اور اُس سے بدلہ لینے کے لیے للکارا اور پھر توڑ مروڑ کر خود ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ٹوٹ پھوٹ گیا۔ زندگی سے تقاضہ اور گلہ نکال دیا جائے تو پھر نہ تو کوئی اخبار شائع ہو، نہ کوئی کالم لکھا جائے، نہ دنیا کی لائبریریاں ایک کمرے سے آگے بڑھیں، نہ مائکروفش بنے، نہ مائکروفلم ...... لیکن جنابِ والا میں بڑی مشکل میں گھرا ہوا ہوں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا' دنیا کا ہر علمِ نافع مجھے اِس بات پر مجبور کرتا ہے اور یہ بڑی سخت مجبوری ہے کہ میں گُرو کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اپنا آپ ڈھیلا چھوڑ دوں اور اُس ہر فعل، ہر فرمان اور ہر اِشارے پر اپنی مرضی اور اپنے ارادے کو قربان کر دوں۔ مجھ سے یہ نہیں ہوتا! بڑی مشکل بات ہے! مجھ سے یہ ممکن نہیں کہ میں اپنے رہنما، اپنے گاڑی بان، اپنے کھویا کو اُس کی مرضی پر چھوڑ دوں اور اُس کی حرکتوں پڑ اور کارکردگیوں پر نگاہ نہ رکھوں اور اُس کی کمزوریوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر احتساب کا خفیہ البم نہ بناتا رہوں۔ میں جب بھی کبھی رات کے وقت ہوائی سفر کرتا ہوں تو ایک پل کو بھی آنکھ نہیں جھپکاتا' بالکل کُھمب کی طرح اپنی سیٹ پر گڑا رہتا ہوں۔ میرے اِردگرد تقریباً سارے بیوقوف ہم سفر کمبل تانے سو رہے ہوتے ہیں لیکن میری ساری توجہ اپنے رہنما' اپنے پائلٹ' اپنے گُرو پر ہوتی ہے کہ وہ کوئی بیوقوفی یا حماقت نہ کر جائے۔ میں خدا کے فضل سے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے' ساری رات ذرا بھی Relax نہیں کرتا اور بالکل چاک و چوبند رہتا ہوں۔ اِسی طرح میں نے زندگی کے اِس طویل سفر میں بھی کسی پر بھروسہ نہیں کیا۔ کسی کے ہاتھ میں اپنی راس اور کسی کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیا۔ اپنی خوبی کو اپنے پہلو میں تلوار کی طرح سنبھال کر رکھا اور کسی کے علم کو اپنے علم سے بڑا نہیں سمجھا۔ کسی کو اِس بات کا استحقاق ہی نہیں دیا کہ چلو آج سے میری ساری زندگی تیرے حوالے ہے' اگر ہمیشہ کے لیے نہیں تو چند گھنٹوں کے لیے۔ پچھلے دِنوں جب میرا آپریشن ہوا' تو مَیں نے اپنے آپ کو سرجن کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹروں کے پاس اپنا علم تھا، میرے پاس میرا' اور جب دونوں کا ٹکراؤ ہوا تو سرجن بے بس ہو گئے۔ چنانچہ اُنہوں نے بانو قدسیہ سے کہا کہ مریض کو مہربانی فرما کر تھیٹر سے لے جائیں' ابھی مشکل ہے۔ بانو نے ڈرتے ڈرتے اُن سے پوچھا' یہ جو عجیب سا لباس آپ نے اِنہیں پہنا رکھا ہے وہ اُتروا دوں؟ تو سرجن نے کہا کہ نہیں' آپ ابھی اِنہیں اِسی لباس میں رہنے دیں اور اِنہیں وہاں دو دن رہنے دیں۔ وہاں اِنہیں شدید قسم کے خواب آور دے کر نیم بے ہوش کریں گے، جب اِن کی Resistance کم ہو جائے گی اور بلڈ پریشر نیچے آ جائے گا تو تھیٹر لے جا کر پورا بے ہوش کریں گے۔ Till then have nice time and love to your children

یہ بابا لوگ کہتے ہیں کہ ''گُرو کی بات ہی گُر ہے اور گُرو کی خوشی فلاح ہے' گُرو کی ناراضگی سے بچنا چاہیے''۔ فرمانے والے فرماتے ہیں ''گُرو کی بات پر اِس طرح یقین کرو' جیسے معصوم بچہ اپنے ماں باپ پر یقین

کرتا ہے"۔ "اِس بے یقینی کے دَور میں یقین کا حامل ہونا کرامت سے کم نہیں"۔ کہا گیا ہے کہ "راہِ طریقت میں طالب جس شخصیت کو اپنا شیخ، گرو، مرشد، ہادی یا پیر سمجھے، اُس کے حکم کو بلا چون و چرا تسلیم کرے، کوئی راہ، راہبر کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ صحبتِ شیخ، ذریعہ، علم ہے، طرزِ عمل ہے اور وسیلہ، نجات ہے"۔

یہ سارے اقوال اُن بزرگوں کی Extension کے ہیں جن کا نام واصف علی واصف ہے اور اب اِس کتاب میں ہیں، جس کی بات پہلے بھی ہوتی رہی ہے، آج پھر ہو رہی ہے۔ "کرن کرن سورج" میں لکھا ہے کہ "مرید کی اپنی صداقت اور عقیدت ہی اُس کو منزل تک پہنچاتی ہے۔ اگر منزل نصیب ہو گئی تو شیخ کے کامل ہونے میں کیا شک رہا اور مرید منزل تک نہ پہنچ سکا تو شیخ کے کامل ہونے نہ ہونے کا کیا تذکرہ۔ خوش نصیب مرید شیخ کا ہر حال میں ممنون رہتا ہے اور بدنصیب ہمیشہ اپنی کوتاہی کا شیخ کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے"۔ جناب واصف صاحب! یہ بات تو میں پورے طور پر سمجھ گیا۔ "جس کو زندگی میں کوئی سچا گرو نہ ملا، اُس جھوٹے چیلے کو بدنصیب نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے"۔ لیکن یہ کس طرح سے ہو کہ میں اپنے خوفوں کو چھوڑ کر آپ کے پاس آؤں اور پھر باطن کے سفر میں اُتر جاؤں۔ جنابِ والا! جس طرح پہلے اپنے جاننے کے تکبّر سے برآمد نہیں ہو سکتا تھا، اسی طرح اب اپنے خوف کو چھوڑ کر کسی نئی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اِس عہد میں جس شخص کے پاس اپنے ذاتی، علاقائی اور خاندانی خوف موجود ہوں، اُس کو خدا کی بھی ضرورت نہیں ہے، بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جس کے پاس خوف و ہراس اور دہشت کی متاعِ گراں بہا موجود ہو، اُس کو کسی بھی شے کی احتیاج نہیں رہتی۔ جن بیویوں کے پاس اللہ کے فضل سے خوف کی دولت موجود ہے، انہوں نے اپنے خاوندوں کو سالہا سال سے دبئی اور جدہ میں بھیج رکھا ہے اور اُن کی غیر موجودگی میں اپنے اپنے خوف کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ جن والدوں کے پاس اپنے جدّی پشتی خوف موجود ہیں، انہوں نے اپنے سارے بچوں کو ولایت میں داخل کرا دیا ہے اور اپنے بڑوں کی تصویروں کی بجائے اپنے خوف کے رنگا رنگ فیوجی کلر پرنٹ سے دِل بہلاتے رہتے ہیں۔ جن بچوں کے پاس اپنے مستقبل کا خوف، اپنی اپنی Insecurity کی دہشت موجود ہے، وہ ہاتھوں میں کتابیں لے کر اپنے سوئے ہوئے والدین کے گرد چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ یہ ایسا خوبصورت اور ترقی یافتہ دَور ہے واصف صاحب! جس کا ہر خوش نصیب خوف زدہ اپنے خوف کے اندر، دُنیا و مافیہا سے بے خبر، بڑی شاندار اور قابلِ رشک زندگی گزار رہا ہے۔ ساٹھ سال کی مدت بڑی منزل ہوتی ہے سر! اب میں اِس منزل سے نکلنا چاہتا ہوں۔ کئی اچھے اچھے اور مضبوط بازو مجھے اِس گرداب سے نکالنے کے لیے آگے بڑھے لیکن میں اُن کے ساتھ کلیاں ہی کرتا رہا، ڈائیلاگ ہی بولتا رہا اور اظہار ہی کرتا رہا۔ واصف صاحب! آپ کو آپ کے علم کا اور آپ کی کتاب کا اور اِس تقریب کا اور اُن سارے چہروں کا واسطہ جو آپ کو دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز ہیں، مجھے بھی خوف کے اِس منظر سے نکال لیے۔ یہاں تو بڑا ہی اندھیرا ہے، نہ روشنی ہے اور نہ سورج اور نہ سورج کی کرن۔ حضور! اب تو شاہی قلعے کا عقوبت خانہ بھی بند ہو چکا ہے، ہم کب تک اِس بندی خانہ کو سنگِ پشت کی طرح ساتھ ساتھ اٹھائے پھریں...... بڑا اندھیرا ہے......!

ذوالفقار تابش:

آپ تھے جناب اشفاق احمد، ابھی بانو آپا نے ایک مردِ ابریشم کا ذکر کیا تھا' ایک نیک اور معصوم روح قدرت اللہ شہاب' جنہیں آج یہاں ہونا تھا' آج کی تقریب کی صدارت انہیں کرنی تھی۔ اِس تقریب کی صدارت کے لیے میں نے ہی اُن کا نام تجویز کیا تھا کہ اِس سے بہتر نام مجھے سوجھا ہی نہیں تھا۔ آج کا خطبۂ صدارت بھی اُنہوں نے ہی دینا تھا۔ اُس مردِ ابریشم، نیک روح کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ وہ جب رُخصت ہوئے تو اپنا آخری کام بھی کر گئے جو اُنہوں نے دراصل آج کرنا تھا' وہ خطبۂ صدارت لکھ گئے تھے' پڑھ رہی ہیں محترمہ ریحانہ اورنگزیب صاحبہ...... تشریف لائیے۔

خطبۂ صدارت از قدرت اللہ شہاب:

جنابِ واصف علی واصف کی تصنیف ''کرن کرن سورج'' پڑھنے کے بعد میرے دِل میں جو تاثر بے اختیار اُبھرا' وہ یہ تھا:

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں' سامنے آتے بھی نہیں

فطرت کا قانون ہے کہ تشنگی سراب سے نہیں بلکہ آب سے بجھتی ہے۔ ''کرن کرن سورج'' کے افکارِ اعلیٰ اور اقوالِ زرّیں' جھلکیاں تو سمندر کی دکھاتے ہیں' لیکن میرے جیسا کم فہم، بے بصیرت اور پیاسا مسافر قطرۂ شبنم کو ترستا رہ جاتا ہے۔ یہ کتاب جن جن نئی شاہراہوں اور پگ ڈنڈیوں کی نشاندہی کرتی ہے اُن پر سرپٹ بھاگنے کو جی تو بہت چاہتا ہے' لیکن چند قدم چلنے کے بعد سڑک اچانک ختم ہو جاتی ہے۔ بنتی ہوئی سڑک کو ادھورا چھوڑ کر بیٹھ رہنا' دراصل پی ڈبلیو ڈی کا پیدائشی حق ہے۔ واصف صاحب! اِن سے یہ حق چھیننے کا ظلم کیوں ڈھانا چاہتے ہیں؟

جسم و جان اور رُوح و عرفان کا گورکھ دھندا بے حد پیچ اور خم دار' غلام گردشوں کی بھول بھلیاں ہے۔ اِس ظلمت کدے میں واصف صاحب اپنے دِل نواز اقوال کی تیلیاں جلا جلا کر لحہ بھر کے لیے دو قدم تک روشنی تو کر دیتے ہیں' لیکن اِس کے بعد تلاشِ حق کا راہرو پھر اندھیرے میں بھٹکتا رہ جاتا ہے۔ کسی مسافر کے پاس اتنے ماچس نہیں ہوتے کہ محض دِیا سلائیوں کی روشنی میں وہ اِتنا طویل اور پُر خطر سفر طے کر سکے۔ اِس کے لیے ماچس کی نہیں' ہزاروں کینڈل پاور کے بلب کی ضرورت ہے۔

یہ روشن بلب' واصف صاحب نے کسی وجہ سے اپنے دامن میں چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ اب انہوں نے ''کرن کرن سورج'' کی ایک جھلک دکھا دی ہے' تو اُن کا اگلا قدم لازماً یہی ہونا چاہیے کہ وہ سورج کو بھی طلوع کر کے کرن کرن دِکھا دیں۔

اُمید کے اِس سہارے پر میرا گمان ہے کہ یہ تصنیف کتاب کا متن نہیں بلکہ محض دیباچہ ہے۔ اصلی کتاب ابھی زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔ خدا کرے کہ وہ کتاب اپنے وقت پر منصۂ شہود پر آئے اور بے شمار

آرزومندوں کے لیے حال وقال، ظاہر و باطن اور طریقت و شریعت کی گتھیاں سلجھائے۔

واصف صاحب کے اپنے الفاظ میں اُن کا قول ہے کہ ''پہاڑ کی چوٹی تک جانے کے لیے کتنے ہی راستے ہو سکتے ہیں' لیکن سفر کرنے والے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہوتا ہے''۔ بھولا بھٹکا مسافر اس کا سراغ کہاں اور کس طرح لگائے؟ اِس راستے کی تلاش کرنے میں رہنمائی کا فرض بھی اب واصف صاحب ہی پر عائد ہوتا ہے۔ ان کا ایک دوسرا قول یہ ہے کہ ''خواب کی اونچی اڑانیں بیان کرنے سے زندگی کی پستیاں ختم نہیں ہوتیں''۔ بے شک یہ سچ ہے' لیکن خواب کی تعبیر نکالنے والے کوئی صاحبِ نظر بھی تو سامنے آئیں۔ اس کے بغیر اونچے اونچے خواب آتے رہیں گے اور زِندگی کی پستیاں نیچے سے نیچے دھنستی رہیں گی۔ یہ گتھی سلجھانا بھی واصف صاحب کے ذمے ہے۔

''کرن کرن سورج'' کو شائع کر کے واصف صاحب نے اپنے کندھوں پر ایک بڑا بھاری بوجھ اٹھا لیا ہے۔ اب وہ اِس عذر کا سہارا نہیں لے سکتے۔

درمانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
بعد می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اب اُن کا دامن تر ہو کہ تار تار' اُن کے لیے یہ بوجھ اُٹھانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ ''کرن کرن سورج'' میں جس راہ کو وا کیا گیا ہے' اُس پر کول تار بچھانا بھی اُنہی کا کام ہے۔ اُس پر سنگِ میل نصب کرنا بھی اُنہی کا کام ہے اور اُس پر سٹریٹ لائٹس جلانا بھی اُنہی کا کام ہے۔ خدا کرے کہ وہ اپنا فرض بعنوانِ شائستہ نبھانے میں جلد از جلد سُرخرو ہوں۔

آخر میں جناب واصف علی واصف سے میں بعد ادب و احترام گزارش کروں گا کہ وہ اپنے بے شمار مداحوں کے ساتھ اُس انجینئر کا سا سلوک نہ کریں' جس نے ایک دس منزلہ عمارت تو تعمیر کر دی تھی' لیکن اوپر جانے والی سیڑھیاں بنانا نظر انداز کر گئے تھے۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ سیڑھیاں کیوں نہیں بنائیں' تو اُن کا جواب یہ تھا کہ فی الحال نچلی منزل میں ہی گزارا کرو۔ بجٹ میں سیڑھیوں کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ اب اگلے مالی سال میں نئے بجٹ کا انتظار کرو۔ ہماری اِستدعا ہے کہ واصف صاحب اپنے شائقین کو اپنے وجدان کی آمد کا اگلے بجٹ تک انتظار نہ کروائیں کیونکہ اب اُن کی تمنا بے تاب ہے اور یوں بھی اِس بے ثبات دُنیا میں:

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

ذوالفقار تابش:

دعوت دیتا ہوں جناب واصف علی واصف صاحب کو۔

جناب واصف علی واصف صاحب:

خواتین و حضرات! خطاب تو کیا کرنا ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں' آپ سب مہمانوں کا اور اِس وقت شہاب صاحب کی بات سُن رہا تھا کہ کس کا کیا فرض ہوتا ہے یا کیا فرض بنتا ہے۔ تھوڑا غور کیا جائے' تو میرا خیال

ہے کہ سب کا فرض ہے کہ کسی ایک ایسی راہ کی تلاش کی جائے' جس راہ پر ہمارے لیے فلاح یقینی ہو جائے' تو اِس مختصر وقت میں کہنے کو اِتنی چیزیں ہیں کہ اُلجھ نہ جائے بات۔ لیکن مختصر دو چار باتیں کہ اگر ہمارا یقین کسی مابعد میں جواب دہی پر ہو' تو ہم پر لازم ہے کہ اِسی دنیا میں، اِسی زندگی میں، یہ پہلے تعین کر لیں کہ ہم مستقبل میں داخل ہو رہے ہیں۔ اگر اِنسان عبادت نہ کر سکے تو کم از کم توبہ تو ضرور کر لے' تو مطلب یہ ہے کہ..... کیا میں بات کروں (میں کیا بات کروں)...... میں گھبرا نہیں گیا' باتیں بہت ساری ہیں' باتیں اِتنی زیادہ ہیں کہ میں کون سی بات کروں اور کون سی بات چھوڑوں۔ اِس لیے بہتر یہ ہے کہ کوئی آپ (آپ کوئی) بات پوچھو تو میں بات کر لوں' میرے لیے آسانی ہو جائے گی۔ مطلب یہ کہ کہاں سے میں بات شروع کروں۔ آپ کوئی سوال کرو تو پھر میں تھوڑا سا اُس کا جواب دے دوں' کوئی ایک آدھ مضمون' کس مضمون پر میں بات کروں' بجائے اِس کے کہ میں مضمون Select کرتا رہوں۔

سوال: توبہ کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

جناب واصف علی واصف صاحب:

آپ کو ایک اور سوال پیش کرنا پڑے گا' میں ہی پیش کرتا ہوں' جب ہم دیکھتے ہیں ماضی میں' اللہ کریم نے ارشاد فرمایا' دُعا میں' عبادت میں' دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ دکھا' سیدھا راستہ یعنی کہ اُن لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا اور دوسرے لوگ چھوڑ دیے جائیں۔ گویا کہ کچھ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اللہ تعالیٰ کے ہی الفاظ میں انعام ہوا۔ کیا ہم اُن لوگوں کو ماضی میں یا حال میں دریافت کر سکتے ہیں؟ جب ہم ایک سوال کر رہے ہیں کہ ایسی راہ دکھا' وہ راہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا' تو لازمی بات ہے کہ کچھ لوگ ہوں گے' ماضی میں' حال میں۔ میں یہ پوچھوں گا یوں' کہ اگر میں کوئی ایسا نام لوں' ماضی کا' کسی بزرگ کا' جن کو ہم متفقہ طور پر رحمتہ اللہ علیہ کہیں' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں' علیہم السلام کہیں' تو کیا یہ پوچھنا رہ گیا ہے کہ اُس پر رحم ہوا کہ نہ ہوا۔ کیا اُس پر انعام ہوا کہ نہ ہوا!! نام لیے بغیر...... کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے کسی کا نام لیا جائے تو آپ یہ کہیں گے کہ انعام یافتہ ہیں۔ مقصد یہ کہ ابھی فیصلہ ہوا نہیں ہے، قیامت نے ابھی آنا ہے ،حساب کتاب بعد میں ہے' میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہاں فیصلہ کیسے ہو گیا' کس طرح فیصلہ ہو گیا، فیصلہ ہونا باقی ہے۔ داتا صاحبؒ کا نام ہم لیتے ہیں' بزرگ ہیں' دیکھا نہیں ہے اُن کو' سُنا ہے۔ آپ ساروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ کچھ یہی کہا جاتا ہے کہ رحمتہ اللہ علیہ کہا جا سکتا ہے' آپؒ پر انعام ہوا' گویا کہ کچھ انعام یافتہ لوگوں کا انعام یافتہ ہونا' یہ ہمیں یقین ہے کہ ہر چند کہ ہم نے دیکھا نہیں ہے۔ جب دیکھا نہیں ہے اور یقین ہے کہ ہیں' تو پھر اِس میں ایک راز ہونا چاہیے کہ وہ اِنسان جس پر انعام ہوتا دیکھا نہیں ہے اور اُس کو انعام یافتہ مانتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ علیہ السلام ہیں' تو کیسے جانتے ہیں اور اگر جانتے ہیں تو اسی فارمولے کے مطابق اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا۔ اگر وہ فارمولا مل گیا' کچھ عنوان مل گیا تو وہ انعام یافتہ ہیں...... چلو بحث نہیں کرتے' انعام یافتہ ہیں' علیہ السلام ہیں اور اُن پر انعام ہو گیا تو آپ یہ بتائیں کہ آپ اپنے آپ کو کس طرف رکھ رہے

ہیں۔ زندگی میں فیصلہ کیا آپ نے' اُن کے بارے میں۔ اپنی زندگی میں' اپنے بارے میں آپ کیوں نہیں فیصلہ کرتے۔ اگر فیصلہ امید میں ہے' الحمدللہ! اور اگر اندیشہ ہے تو استغفراللہ' توبہ ہونی چاہیے اور اگر اندیشہ ہے تو عبادت پر بھی استغفراللہ' جو آپ کر رہے ہیں' کہ رزلٹ اندیشہ ہی نکلا۔ اب آپ دیکھئے کہ ایک آنے والے وقت کا اندیشہ تھا اور ایک جانے والے وقت کا...... ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا کہ بھئی آپ کوئی آنے والے حالات کے متعلق جانتے ہیں؟ اُس نے کہا کہ ابھی تو جانے والوں سے فارغ نہیں ہوا' آنے والوں کو دیکھا جائے گا...... تو وہ لوگ جن کو آنے والے زمانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا' جانے والے کا غم نہیں ہوتا' اُن کو کہتے ہیں' "لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" نہ اُن کو آنے والے کا ڈر ہے کہ یہ جانتے ہیں کہ اُس کا رحم ہو گا' نہ گزرے ہوئے کا افسوس ہے کہ یہ توبہ کر چکے ہیں۔ اِس لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اپنے آپ کو' توبہ کے حوالے سے میں یہ کہہ رہا ہوں' اپنا جائزہ لیتے ہوئے' یہ اِس میں Mathematical Marks نہیں ہوتے۔ دیکھیں آپ سکون میں ہیں' امید میں ہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دِل میں امید پیدا فرما دی ہے تو اُس کا شکر ادا کریں' عبادت ہو گئی منظور' اور اگر آپ کو اندیشہ پیدا ہو گیا تو پھر آپ یہ سمجھیں کہ عبادت کے باوجود بھی کہیں نہ کہیں نقص موجود ہے۔ اِس لیے وہ اگر عبادت منظور نہ کرے تو پھر عبادت کس کام' اور اگر وہ کسی گنہگار کے دِل کو اپنے قریب فرما دے' معاف فرما دے تو پھر وہ معاف فرما سکتا ہے۔ اِسی ضمن میں مَیں بات کروں گا' توبہ کے حوالے سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...... ایک یہ کہ جو اعمال ہوں گے نتیجہ ہو گا' ایک یہ کہ ہم آپ کو ظلمات سے نور میں داخل کرتے ہیں۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ جو کچھ محنت کرو گے' ملے گا' اور ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ جس کو ہم چاہتے ہیں' بے حساب عطا فرماتے ہیں۔ اگر اللہ کریم ہی ظلمات سے نور میں داخل کرتا ہے' اللہ کریم ہی بے حساب عطا فرماتا ہے' تو پھر یہ مان لینا ہی ہمارے حق میں ہے کہ ہمیں ہماری عبادت کے باوجود معاف فرما دے گا' اُس عبادت کے باوجود جس میں ریا شامل ہے اور اُن گناہوں کے باوجود معاف کرے گا جن کے بعد ہمیں توبہ کی توفیق ہوتی ہے۔ توبہ دو طریقے سے ہے' کسی کیے ہوئے پر پشیمانی اور کسی ایسی بات پر جو آپ چاہتے ہیں اور وہ اُس کو منظور نہیں ہے۔ اُس دُعا پر بھی توبہ' جس کو منظوری کا موقع نہیں ملا' جس کو منظور نہیں ہونا' جو منظوری کے مقدر میں نہیں لکھا ہوا۔ آپ ان باتوں سے توبہ کریں۔ جو کام سرزد ہو گیا اور اندیشہ پیدا کر رہا ہے' اُس سے توبہ کریں۔ توبہ کا معنی ہے مُڑ جانا' راستے سے بدل جانا۔ توبہ میں ایک ایسا مقام بھی آتا ہے جہاں شکر کا مقام ہے' وہاں توبہ کرتے ہیں۔ یہ ایک الگ مقام ہے' توبہ کرنے کا حکم ہے۔ پچھلے مقام پر توبہ کی کہ نئے مقام میں داخل ہو رہے ہیں' نئے عروج میں داخل ہو رہے ہیں' نئے درجات میں داخل ہو رہے ہیں' توبہ کہ میں نے اِس کو مقام سمجھا تھا' مقام تو یہ اب آیا' اِس لیے توبہ عروج کا باعث بھی ہے' توبہ پستی سے نکلنے کا ذریعہ بھی ہے۔ توبہ آپ کو اللہ کے قریب لانے کا ذریعہ بھی ہے' توبہ اُس نے خود سکھائی ہے۔ پہلا Fall جو ہے اُس کے بعد پہلی زبان جو آئی ہے' "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِلَّمْ تَغْفِرْ لَنَا" توبہ ہی سکھائی ہے۔ تو' توبہ جو ہے' اُس کی طرف رجوع کا نام ہے توبہ ہی کرنی چاہیے' تو میں یہ کہتا ہوں کہ توبہ اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہے۔ اللہ جب توبہ

کی توفیق عطا فرمائے تو سمجھو رحم کر رہا ہے' رحمت سے پہلے توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

میں اور زیادہ کیا کہوں' آپ لوگوں کا شکریہ اور تھوڑا سا میں آپ کی خدمت میں یہی کہوں گا کہ شہاب صاحب کے ایصالِ ثواب کے لیے دُعا کی جائے ......(دُعا)......آخر میں یہ کہوں گا کہ ہم سب دراصل ایک دوسرے کا غم ہیں جو ایک دوسرے کی خوشی بن کے بیٹھے ہیں۔ بس اتنی ساری بات ہے۔

ذوالفقار تابش:

آخر میں درخواست ہے کہ آج کی نشست کے صدر جناب شیخ منظور الٰہی صاحب سے' تشریف لائیے خطبۂ صدارت کے لیے۔

شیخ منظور الٰہی صاحب:

جناب واصف صاحب! معزز خواتین وحضرات!

نامور ادیب اور نقاد اپنے مقالے پڑھ چکے ہیں، بڑے خوبصورت مقالے اور بڑی پُر مغز تقریریں اور واصف صاحب کے ساتھ ایک چھوٹی سی مجلس بھی ہو چکی ہے۔ میری یہ چند معروضات اِس کارِ ثواب میں شرکت کی غرض سے ہیں۔ فہم و اِدراک' حیات و ممات کی گتھیاں سلجھانے سے قاصر ہیں۔ زندگی میں حلاوت بھی ہے اور تلخی بھی' مسرّت ہے اور غم بھی' اور جب موت کا بے رحم ہاتھ کسی عزیز کو ہم سے چھین لیتا ہے تو ہم راضی برضا نہیں ہوتے۔ اِس جدائی سے سمجھوتا نہیں کر پاتے۔ شاد باعث زیستن' ناشاد باعث زیستن۔ اپنے آنسو پی کے ہم آگے بڑھتے رہتے ہیں، اپنی اپنی منزل کی طرف' کیونکہ جب تک سانس میں سانس ہے' رہ رہ کے ایک سوال دِل پہ شب خون مارتا ہے' زندگی کا مقصد کیا ہے؟ زندگی کس طور بسر کی جائے؟ اِس اہم سوال کے جواب کے لیے ہم واصف علی واصف ایسے عارف کی طرف دیکھتے ہیں' ایک صاحبِ نظر جو شے کی حقیقت سے باخبر ہے۔ سنیئے تو واصف صاحب کی میٹھی میٹھی باتیں سنتے جایئے' نرم باتیں' بات سے بات نکلتی ہے' جواب سوال میں مضمر ہوتا ہے' انداز واعظانہ ہے نہ ناصحانہ بلکہ اِسے گفتگو کہنا مناسب ہوگا' جو اِن کے کالموں کا عنوان بھی ہے۔ گفتگو یک طرفہ بھی ہوسکتی ہے یا اپنی روح سے آخر شب باتیں' مگر واصف صاحب کا ایمان ہے کہ ربِ کریم نے ہر اِنسان کو چند صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اللہ کی ودیعت کردہ صلاحیتیں بروئے کار نہ لانا کفرانِ نعمت ہے۔ اِس لیے وہ گفتگو میں سب کو شریک کر لیتے ہیں۔ باتوں سے لطف اندوز ہونا ایک بات ہے مگر بات میں نکتہ آفرینی بھی ہوتی ہے۔ نکتہ سمجھ آ بھی جائے تو یہ نہ سمجھئے کہ راہِ فلاح مل گئی۔ واصف صاحب Short Cut بھی بتلاتے ہیں بلکہ سامعین کی کثیر تعداد ہوا میں معلق ہو کے رہ جاتی ہے۔ واصف صاحب تو ابہام اور توہمات کے جالے صاف کرتے ہیں' آسان لفظوں میں چند اصول بتلاتے ہیں' سننے والے سے اخلاصِ عمل کی توقع رکھتے ہیں' جنت کا پاسپورٹ نہیں دیتے' حالانکہ ایسا پاسپورٹ دینا کوئی نئی بات نہیں۔ گذشتہ تیرہ چودہ سو سالوں سے ہوتا آیا ہے بلکہ آج بھی ہو رہا ہے۔ واصف صاحب کی لکھی تحریر بھی ایک خاص رنگ لیے ہوتی ہے' آسان الفاظ ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے فقرے دِل میں اُترتے جاتے ہیں' سوال و جواب میں مکالمے کا

رنگ ہوتا ہے۔ ایک گفتگو میں واصف صاحب نے کہا تھا' لوگوں کے چہرے دیکھا کرو۔ بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ لوگوں کے چہرے دیکھو۔ ہوسکتا ہے' مطلب یہ ہو کہ اللہ کی مخلوق سے محبت کرو۔ ہر انسان میں نورِ ربانی کا جلوہ ہے' اس لیے کوئی چہرہ قابلِ نفرین نہیں۔ ہر شخص میں کوئی خوبی ہے' وہ حُسنِ رخسار ہو کہ حُسنِ کردار' صدق و صفا کی مہک ہو یا مہر و وفا کی خوشبو' لوگوں کے چہرے دیکھو...... قدرت اللہ شہاب کے آناً فاناً اُٹھ جانے سے یہ عقدہ کھلا ہے کہ ایک دوسرے کا دیدار بھی چند روزہ ہے۔

اے عزیزاں
ذوقِ دیدار یک نظر

ظاہر داری اور خود بینی کے اِس دَور میں واصف صاحب کا دَم غنیمت ہے' خدا کرے اِن کی تحریر و تقریر سے لوگ مستفید ہوتے رہیں۔ اگر اِن کے پڑھنے سننے والے بہتر اِنسان بن جائیں تو سمجھیے اِن کا مشن پورا ہو گیا......!

(تالیاں)

ذوالفقار تابش:

خواتین و حضرات! جناب واصف صاحب کی طرف سے آپ سب کی آمد کا میں بے حد شکر گزار ہوں۔ اِس کے ساتھ آج کی تقریب کا اختتام ہوتا ہے۔

(پرل کانٹی نینٹل' لاہور۔ ۱۹۸۶۔ ۷۔ ۳۰)

کرن کرن سورج......ایک تاثر

(ڈاکٹر انور سجاد)

الفورزم (Aphorism) فلسفیانہ اصول کے مختصر اور جامع بیان کو کہتے ہیں جو عقل و دانش سے معمور عمومی سچائی کے مشاہدے کا نچوڑ اور چست انداز میں اظہار کردے۔ اُردو میں اِس اندازِ بیان کو کبھی اقوالِ زرّیں کہا جاتا ہے، کبھی جوہر پارے...... لیکن ایسے ناموں سے الفورزم کی معنویت کی اصلیت واضح نہیں ہوتی۔
جناب واصف علی واصف کی ''کرن کرن سورج'' الفورزمز کا ایک مجموعہ ہے' جس میں زندگی سے متعلق (اور عمومی معنوں میں' موت کے متعلق بھی) ہر نوعیت کی عمومی سچائیوں کا نہ صرف ظاہری اور باطنی بیان ہے بلکہ اندیشوں سے پُر، خوف زدہ، مضطرب اور بظاہر بے معنی اور بے بس زندگی کو خود اپنے باطنی وسائل کو متحرک کر کے اطمینان، سکون اور تشفیٔ ذات کا وسیلہ بھی ہے۔ دوسروں میں اس قسم کی عظیم تحریک وہی پیدا کر سکتا ہے' جو نہ صرف اِس واردات سے خود گزرا ہو بلکہ اِس نوع کے باطنی حالات اُس کے قبضۂ قدرت میں بھی ہوں۔ واصف صاحب کہتے ہیں: ''دراصل یہ چند کلیاں ہیں نشاطِ روح کی' جنہیں گلستانِ طریقت سے چُنا گیا ہے اور جن سے اصلاحِ احساس میّسر آنا ممکن ہے''۔ مجھے یقین ہے کہ نشاطِ روح کی یہ چند کلیاں گلستانِ طریقت سے یونہی نہیں چُنی جا سکتیں بلکہ اِس کے لیے سچّی لگن، یکسوئی، دردِ دِل اور تزکیے، مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ساری محنت بھی اُس وقت تک ثمر آور نہیں ہو سکتی' جب تک ''کسی نگاہ کا فیض'' نہ ہو۔ فیض ایسی ہی نگاہ کا ہوتا ہے جس سے تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ ''فیض میرا دعویٰ نہیں' صرف اظہارِ عقیدت ہے' اُن صاحبانِ حال سے جن کے تقرب سے ''حرفِ آرزو'' ''حرفِ بے نیازی'' ہو کر رہ جاتا ہے۔'' اگرچہ ''صاحب حال'' کیا ہوتا ہے؟ اِس کا بیان مشکل ہے لیکن ہم واصف صاحب کے اِس بیان کی حقیقت کو...... ''صاحبِ حال کا قُرب' حال پیدا کر سکتا ہے۔ جیسے آگ کا قُرب' لوہے کے ٹکڑے میں آگ کی صفت پیدا کرتا ہے''۔ یوں منطبق کر لیں کہ ''کرن کرن سورج'' بات ہے اُس گواہی کی کہ لوہے کے ٹکڑے میں صرف آگ کی صفت ہی پیدا نہیں ہوئی بلکہ آگ کے قُرب سے اب آگ ہی ہے' تو بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔
اِن الفورزم کی سب سے بڑی خصوصیت اِن میں مضمر پیراڈوکس میں ہے۔ نفی کے اندر اثبات ہے اور

اثبات تو اثبات ہے ہی' تضاد اِن ہی میں موجود ہے اور پیراڈوکس کا سلجھاؤ بھی اسی کے بطن میں موجود اگرچہ ''صداقت کی ضد باطل ہے'' لیکن ''سب سے بڑی صداقت بھی تو یہ ہے کہ اِس کائنات میں باطل کا سرے سے وجود ہی نہیں''۔

آج کی اِس نفسانفسی، افراتفری کی دنیا میں کہ جس میں ظاہر' انسان پر اتنا حاوی ہو چکا ہے کہ باطن کے کوئی معنی ہی نظر نہیں آتے۔ آج کا انسان زندگی کا قائل نہیں بلکہ زندگی کو صرف گزارنا چاہتا ہے اور زندگی اُس وقت تک نہیں گزار سکتا جب تک بزعمِ خود اِسے محفوظ نہ کر لے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تحفظ وہ اشیائے صَرف کے حصول میں پاتا ہے اور اُس کے وسیلے سے' اُسی تناسب سے' اُتنا ہی غیر محفوظ ہوتا جاتا ہے اور یہی ٹیکنالوجی اِس زمانے کا کمال ہے۔ ٹیکنالوجی کہ جس نے انسان کو آسائشیں مہیا کیں کہ علمیّت اور عقلیّت ہی کو انتہا مانا گیا اور انسان نے اپنی روح (Spirit) ہی اس ٹیکنالوجی کے پاس گروی رکھ دی۔ اب نجات کے تمام راستے مسدود نظر آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسان اپنی تاریخ میں اپنے آپ سے اِتنا زیادہ کبھی خوف زدہ نہیں ہوا تھا۔ اِتنا علم اور اِتنی ترقی اور اِس تناسب سے اِس بے کراں ہجوم میں تنہائی کا عذاب، تشکیک اور تشویش کا کرب...... انسان شکست و ریخت کے باعث اتنا منتشر ہو گیا ہے کہ درندہ بن کر Cannibalism پر اُتر آیا۔ عدم تحفظ، ناحاصلی، نارسائی اور ہوس کی شدّت اِسے خودکشی کی اس صورت میں لے آئی ہے کہ اِس نے اپنی زندگی سے معصومیت، تحیّر اور عشق کو بالکل منہا کر دیا ہے۔

تو کیا اِس صورتِ حال سے نجات اب بھی ممکن ہے؟ واصف صاحب کا جواب قطعی اثبات میں ہے۔ ''انسانوں کے اژدھام اور سیلِ بے پایاں کے باوجود ایک پیدا ہونے والا بچہ کتنے وثوق اور تیقن سے تشریف لاتا ہے' اِس اعلان کے ساتھ کہ بہت کچھ ہو چکا ہے' لیکن ابھی بہت کچھ اور باقی ہے''۔

دراصل واصف صاحب نے ''کرن کرن سورج'' کے پہلے ہی جملے میں اپنا Premises قائم کر دیا ہے کہ ''آپ کا اصل ساتھی اور آپ کا صحیح تشخص' آپ کے اندر کا انسان ہے'' اور ''دینی اور دنیاوی فلاح کے لیے بنیادی شرط ایمان ہے'' اور یہ ایمان کوئی ابہام زدہ (Abstraction) نہیں بلکہ وہ سطح ہے جس کے بغیر خیال ہمیشہ وسوسے، شکوک اور شبہات میں مبتلا رکھتا ہے۔ تو صداقت کیا ہوئی؟ صادق کا قول اور قول کے معتبر ہونے کی انتہا ''جس پر لوگوں نے بغیر تحقیق اور پہچان کے اللہ کو تسلیم کر لیا۔ دراصل ایمان تو اعتمادِ شخصیت کا ہی نام ہے'' اور اِس کی معراج ''جب تک مخبرِ صادق ﷺ کی صداقت پر اعتماد نہ ہو' تو ہم توحید کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ تو عشقِ رسول ﷺ ہی زندگی گزارنے کا وسیلہ ٹھہرا''۔ واصف صاحب' عاشقِ رسول ﷺ ہیں اور اِدراک کے سورج کی ایک ایک کرن اِسی عشق کا پرتو ہے' جو ظاہر اور باطن (دُنیا اور دِین) کو منور کرنے کا ذریعہ ہے اور اِس سب کچھ کے لیے آئینۂ دل کا مصفا ہونا' کسی کی نگاہِ فیض کے بغیر شاید ممکن نہیں کہ جو اِس کے اندر کے موجود اِنسان کو اپنے آپ سے بے تعلقی کے سحر سے آزاد کر دے۔ یوں دِین بھی ہوگا، دُنیا بھی، اِسلام بھی اور مسلمان بھی اور سب سے بڑھ کر اِنسان کا ظہور۔

''کرن کرن سورج'' کو پڑھ کر کتنا آسان لگتا ہے کہ آج کی دنیا کا بے یقین، تشکیک، منافقت اور عدم تحفظ کا مارا منافق، خوف زدہ اِنسان اپنا بکھرا ہوا شیرازہ خود اپنے ہاتھوں سے سمیٹ کر اپنے آپ کو ایک بار پھر پُر اعتماد، پُر ایمان وایقان اور متوازن اِنسان میں ڈھال سکتا ہے' جو اپنے ہی شر سے محفوظ رہے، واقعی بظاہر یہ کتنا آسان کام ہے' لیکن کیا یہ ''کسی کی نگاہ کے فیض'' کے بغیر ممکن ہے؟ کسی صاحبِ حال کی مصاحبت کے بغیر؟ کہ اپنے آپ کو' خود گم کردہ انسان' خود اپنے آپ کو تھما دے؟ اور پھر یہ بھرم بھی رہے کہ اپنے آپ کو پا لینے کا کارنامہ خود اِسی کھوئے اِنسان ہی نے سرانجام دیا ہے؟

ختم شد

واصف علی واصف

ناشر

کاشف پبلی کیشنز

301-A محمد علی جوہر ٹاؤن، لاہور

فون: 0300-4003726

واحد تقسیم کار

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40۔ اُردو بازار، لاہور

فون: 37352332-37232336

نام کتاب	....	بات سے بات
مصنف	....	واصف علی واصف
ناشر	....	کاشف پبلی کیشنز، لاہور
		A - 301 جوہر ٹاؤن، لاہور
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	....	راجا محمد طاہر
سن اشاعت	....	نومبر 2014ء
قیمت	....	-/250 روپے

بہترین کتاب چھپوانے کے لیے رابطہ کریں: 0300-9450911

علم و عرفان پبلشرز

40۔ الحمد مارکیٹ، لاہور

فون: 0423-7352332---0423-7232336

......ملنے کے پتے......

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
دربار مارکیٹ ، لاہور

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور

اشرف بک ایجنسی
اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی

کتاب گھر
اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی

کتاب نگر
حسن آرکیڈ، ملتان کینٹ

رشید نیوز ایجنسی
اخبار مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی

کشمیر بک ڈپو
تلہ گنگ روڈ، چکوال

مختار برادرز
بھوانہ بازار، فیصل آباد

ویلکم بک پورٹ
اردو بازار ، کراچی

چلڈرن پبلی کیشنز
اردو بازار ، کراچی

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرماویں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

میں ایک فرد ہوں مجھ سے ہے ملتوں کا ظہور
حقیقتوں کو جنم دینے والا خواب ہوں میں

واصفؔ

عرض ناشر

زیرِ نظر کتاب واصف صاحب کے ان فرمودات کا مجموعہ ہے جو مختلف ذرائع سے جمع کیے گئے ہیں۔
واصف صاحب کا علم سمندر کی مانند ہے اور اس کی وسعت کا احاطہ کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ وہ قاری جو ابھی نیا نیا متعارف ہوا ہو، وقت میں پڑ جاتا ہے کہ ان کو کہاں سے پڑھنا شروع کرے۔ پھر آج کے پرآشوب دور کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انسان کے پاس وقت کی شدید کمی ہے، ذاتی زندگی ہو یا سماجی، نہ اس کا ہاتھ باگ پر ہے اور نہ پاؤں رکاب میں ہیں۔ وقت کا تیز دھارا اپنی مرضی سے اسے بہاتا چلا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں مطالعہ کے لیے اور ندرتِ کلام کے لیے تشنگی رکھنے والوں کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انہیں واصف صاحب کی دانائی وحکمت سے کم سے کم وقت میں آشنا کرایا جائے۔ یہ فرمودات ان کی روزمرہ گفتگو، کیسٹوں، کتابوں اور خطوط سے اکٹھے کیے گئے ہیں، اس امید کے ساتھ کہ قاری کو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ابلاغ ہوتا کہ اس کے خیال کی کائنات روشن ہو۔

اس مجموعے کو مزید نکھارنے کے لیے قارئین کی آراء کا انتظار رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غم کتنا ہی سنگین ہو نیند سے پہلے تک۔

☆☆☆

کائنات کا کوئی غم ایسا نہیں ہے جو آدمی برداشت نہ کر سکے۔

☆☆☆

مرنے کے بعد زندہ ہونے کی خوشی صرف اسی شخص کو ہو سکتی ہے جو اس زندگی میں کوئی کام کر رہا ہو۔ جو اس زندگی میں کوئی کام کر رہا ہو تو اسے مرنے کا خوف نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جوانی سولہ سال کی عمر کا نام نہیں' ایک انداز فکر کا نام ہے' ایک انداز زندگی کا نام ہے' ایک کیفیت کا نام ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سولہ سال میں بوڑھا ہو اور ایک شخص ساٹھ سال میں جوان ہو۔

☆☆☆

سانس کی موت سے پہلے بہت سی موتیں ہو چکی ہوتی ہیں' ہم سانس کو موت سمجھتے ہیں حالانکہ سانس تو اعلان ہے ان تمام موتوں کا جو آپ مر رہے ہیں۔

☆☆☆

جس انسان کی آنکھ میں آنسو ہیں وہ انسان اللہ سے بچ نہیں سکتا' انسان کا اللہ سے قریب ترین رشتہ آنسوؤں کا ہے۔

☆☆☆

غم چھوٹے آدمی کو توڑ دیتا ہے۔ اگر غم میں غم دینے والے کا خیال رہے تو پھر انسان بہت بلند ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے اندر سب سے بڑا انصاف یہ ہے کہ یہ دنیا گناہ کے متلاشی کیلئے گناہ دیتی ہے اور فضل کے متلاشی کو فضل دیتی ہے۔

☆☆☆

جس کو صداقت اور نیکی کا سفر کرنے کی خواہش ہے وہ جان لے کہ یہ منظوری کا اعلان ہے۔ جس کو منظور نہیں کیا جاتا اس کو یہ شوق ہی نہیں ملتا۔

☆☆☆

جو بات آپ کے دل میں اتر گئی وہی آپ کا انجام ہے' اگر آپ کو موت آ جائے تو جس خیال میں آپ مریں وہی آپ کی عاقبت ہے۔

☆☆☆

جو آدمی موت سے نہیں نکل سکتا وہ خدا سے کیسے نکل سکتا ہے۔

☆☆☆

اپنی ہستی سے زیادہ اپنا نام نہ پھیلاؤ' نہیں تو پریشان ہو جاؤ گے۔

☆☆☆

دور کا کوئی مقام ایسا نہیں جو قریب نہ آ سکے۔

☆☆☆

استعدا سے زیادہ کی تمنا ہلاکت ہے اور استعداد سے کم خواہش آسودگی ہے۔

☆☆☆

حق کیا ہے استعداد کے مطابق حاصل' احسان کیا ہے حق سے زیادہ حاصل' محرومی کیا ہے حق سے کم حاصل۔

☆☆☆

آنسو قرب کا ثبوت ہیں' جب روح کا روح سے وصال ہوتا ہے تو آپ کو آنسو آ جاتے ہیں۔

☆☆☆

منافق وہ ہے جو اسلام سے محبت کرے اور مسلمانوں سے نفرت۔

☆☆☆

جس چیز کو ہم باعث عزت سمجھ رہے ہیں اس کی موجودگی میں لوگ ذلیل ہیں۔

☆☆☆

آپ کے سانس گنتی کے مقرر ہو چکے ہیں' نہ کوئی حادثہ آپ کو پہلے مار سکتا ہے' نہ کوئی حفاظت آپ کو دیر تک زندہ رکھ سکتی ہے۔

☆☆☆

جھوٹے معاشرے میں عزت کے نام سے مشہور ہونے والا آدمی دراصل ذلت میں ہے۔

☆☆☆

جائے تو چوبیس گھنٹے بعد وہ کائنات کو جوں کا توں واپس کر دے۔

☆☆☆

دعا یہ کرو کہ اے اللہ جو تو نے دینا ہے وہ بغیر مانگے دے اور جو کچھ تو نے نہیں دینا اس کے مانگنے کی توفیق ہی نہ دے۔

☆☆☆

فانی کی محبت فنا پیدا کر دے گی' باقی کی محبت بقا پیدا کرے گی۔ فانی کی محبت دل سے نکال دو تا کہ آپ کو بقا کا راستہ ملے۔

☆☆☆

معاشرے انسان کو جنم دیتے ہیں اور انسان معاشرے کو جنم دیتا ہے۔

☆☆☆

جب آپ اپنے ماضی کو حال پر فوقیت دیتے ہیں تو آپ مذہبی آدمی بن جاتے ہیں' جب مستقبل کو فوقیت دیتے ہیں تو پھر سائنسی آدمی ہو جاتے ہیں۔ سائنس ماضی سے نجات پاتی ہے جب کہ مذہب ماضی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

☆☆☆

جو کسی مقصد کیلئے مرتے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں اور جو بے مقصد جیتے ہیں وہ جیتے نہیں۔

☆☆☆

وہ شخص مر گیا جو کسی کے دل میں نہ رہا۔ آدمی کب مرتا ہے' جب دل سے اترتا ہے۔ زندہ کب ہوتا ہے' جب دل میں اترتا ہے۔

☆☆☆

ایسا کوئی نہیں ملے گا جو اسلام کی ایسی تعریف پیش کرے جس سے سارے پاکستانی مسلمان ثابت ہو جائیں۔ ناممکن ہے۔ آدھے لوگ تو ضرور کافر ثابت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

مسلمان وہ ہے جو ہندو کی نگاہ میں مسلمان ہو۔

☆☆☆

ادب ہی قرآن کا حافظ ہوتا ہے' جس نے قرآن کا ادب کیا وہی اس کا حافظ ہے۔ اگر ادب نہ ہو تو سینے سے قرآن صاف ہو جائے گا۔

☆☆☆

پسندیدہ چیز سے جدائی موت ہے۔ جن کی پسندیدہ چیزیں موت سے پرے ہیں ان کو مرنا آسان ہے۔ جن کی پسندیدہ چیزیں یہاں رہ جائیں گی ان کیلئے موت مشکل ہے۔

☆☆☆

غصہ ایسا شیر ہے جو تمہارے مستقبل کو بکرا بنا کے کھا جاتا ہے۔

☆☆☆

جس سے طاقت ملتی ہے اس سے کمزوری ملتی ہے۔ جس کو سیاست میں عزت ملے گی اس کو سیاست میں ذلت ملے گی۔ جس کو دوست کی طرف سے عزت ملے گی اس کو دوست ہی کی طرف سے ذلت ملے گی اور جس کو اللہ کی طرف سے عزت ملے گی تو اسے عزت ہی ملے گی اور اگر ذلت ہے تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ذلت دیتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا تقرب جنت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوری دوزخ ہے، عشق نبی ﷺ جنت ہے اور عشق نبی ﷺ سے دوری دوزخ ہے۔

☆☆☆

جب موت سے پہلے موت کا مقام سمجھ آ جائے تو موت کے بعد ملنے والے انعام موت سے پہلے ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر تیری نسبت باقی کے ساتھ ہوگئی تو تو باقی ہو جائے گا۔ اب تیری نسبت فانی کے ساتھ ہے، اس لئے تو فانی ہے۔ فنا سے نسبت اٹھا کے بقا میں لگا دے تو سب آسان ہو جائے گا۔

☆☆☆

اگر تذبذب کو تسلیم میں داخل کر دو تو موت سے پہلے مرنے کی بات سمجھ آ جائے گی۔

☆☆☆

تصور شیخ کا مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی کام کر رہے ہیں اگر شیخ موجود ہوتا تو وہ اس کام کو کیسا ہونا پسند کرتا۔ یعنی یہ ایسی کیفیت ہے کہ آپ جو بھی کام کر رہے ہیں، شیخ کو عدم موجودگی میں بھی اس کی مرضی کے مطابق ہو۔

☆☆☆

چور ضرورت کا نام ہے، بندہ اندر سے برا نہیں ہوتا۔ ضرورت برا کرتی ہے اور ضرور ہی نیک کرتی ہے۔ ضرورت نکال دو، بندہ ٹھیک۔

☆☆☆

ہمارے ہاں دقت یہ ہے کہ جو علماء صاحبان ہیں، وقت کے تقاضوں سے بے خبر ہیں اور جو لوگ عظیم ہیں وہ احکام شریعت سے غافل نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا دار کیلئے جہاں صبر کا حکم ہے وہاں اللہ کے بندوں کو شکر کرنے کا حکم ہے۔

☆☆☆

جو تمہیں اچھا لگتا ہے، تم بھی اسے ضرور اچھے لگتے ہو۔

☆☆☆

کسی پسندیدہ چیز کے چھن جانے یا پھر کسی ناپسندیدہ چیز کے آ جانے کو خوف کہتے ہیں۔

☆☆☆

جو شخص ہر وقت ایک ہی خیال میں رہے' اسے نہ آنے والے واقعات کا ڈر ہے اور نہ ماضی میں ہونے والے عمل کا۔

☆☆☆

ماضی اختیار سے باہر ہوتا ہے' مستقبل غیر یقینی ہوتا ہے' حال کا لمحہ اتنا اہم ہے کہ اس کے ذریعے ماضی بھی درست ہو سکتا ہے اور مستقبل بھی۔ گنہگار ماضی' حال میں توبہ کر کے نیک بن جاتا ہے' آنے والے اندیشے حال میں توبہ کرنے سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

دعا کرنے سے بہتر ہے کہ کسی دعا کرنے والے کو پا لیا جائے۔

☆☆☆

تھوڑی دیر کیلئے اگر آپ اپنے آپ کو ایسا بنا لیں جیسے پیدا ہونے والا بچہ ہے یا مرنے والا انسان ہے تو سکون پیدا ہو جائے گا۔

☆☆☆

غم یا پریشانی دراصل انسانی فیصلے اور اللہ کے حکم کے درمیان فرق کا نام ہے۔

☆☆☆

جس نے اپنی زندگی کو قبول کر لیا اس نے خدا کو مان لیا۔

☆☆☆

سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر سکتا ہے مگر دنیا کی تمنا رکھنے والا خدا کی Range میں نہیں جائے گا۔

☆☆☆

اگر تمہیں زیورات کا شوق ہے تو پھر کان میں سوراخ تو ہوگا۔

☆☆☆

باطن کا سفر یہ ہے کہ جہاں ایسا موقع آ جائے کہ آپ دین میں جائیں یا دنیا میں تو وہاں پر اپنا دین محفوظ کر لیں۔

☆☆☆

اولاد کو زمانہ جدید کے مطابق تعلیم دو تاکہ رزق کما سکیں اور دین کا علم دو تاکہ وہ برباد نہ ہو جائیں۔

☆☆☆

قبر اس وقفے کا نام ہے جو مرنے اور اٹھانے کے درمیان ہے۔ یہ "وقفہ" ہے "مقام" نہیں۔

☆☆☆

کوئی مسلمان ایسا نہیں جو خوشی کے ساتھ گناہ کرے۔ گناہ بیماری کی طرح کہیں اسے لاحق ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

گناہ ہر وہ عمل ہے جو تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔

☆☆☆

جب تک یہ پتہ نہ ہو کہ آرزو صحیح ہے یا غلط تو اس کا پورا نہ ہونا بری بات نہیں۔ اچھی آرزو انعام ہے' چاہے پوری نہ ہو۔

☆☆☆

سب سے بھاری دن وہ ہے جب اعمال کے مطابق انصاف مل جائے گا اور سب سے آسان دن وہ ہے جب تمہیں ایسا انعام ملے جو تمہارا حق نہیں تھا۔

☆☆☆

جس دن کی رات آ گئی وہ دن اچھا تھا اور جس رات پر دن طلوع ہو گیا وہ رات اچھی تھی۔ اس دنیا میں کوئی رات ایسی نہیں جس پر دن طلوع نہ ہوا ہو۔

☆☆☆

وجود گھوڑا ہے اور روح اس کی سوار۔ گھوڑا لاغر نہیں ہونا چاہئے کہ روح بے چاری پریشان ہو جائے اور گھوڑا خودسر نہ ہو کہ روح کو گرا کر چلا جائے۔

☆☆☆

تنکے کو بھی حقیر نہ سمجھو' ورنہ وہ تمہاری آنکھ میں پڑ جائے گا۔

☆☆☆

سکون آپ کے علاوہ جگہ کا نام نہیں ہے' اسی جگہ کے اندر خوش ہونے کا نام ہے۔

☆☆☆

وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنے ماحول سے بلند سمجھتا ہے' سکون نہیں پائے گا اور وہ شخص بھی جو اپنے آپ کو اپنے ماحول سے نیچا سمجھتا ہے وہ بھی سکون نہیں پائے گا۔

☆☆☆

ایسا رزق جس میں زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے اور جو حرام بھی نہ ہو' رزق کریم کہلاتا ہے۔

☆☆☆

جب تک انسان کا میلان یا رویہ (Attitude) درست نہ ہو' اس کی محنتیں درست نہیں ہوتیں۔

☆☆☆

اگر تیرے باپ کی شادی ہو گئی تھی تو تیری بھی ہو جائے گی اور تیرے بچوں کی بھی ہو جائے گی۔ شادی پیسوں سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔

☆☆☆

اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ تمہارا رزاق اللہ کے پاس ہے تو پھر رزق کی تلاش نہ کرو بلکہ اللہ کی تلاش کرو جس کے پاس تمہارا رزق ہے۔

☆☆☆

مذہب ماضی کی آسانی کی طرف لے جاتا ہے اور سائنس مستقبل کی پیچیدگیوں کی طرف۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ سائنس سے آسانی حاصل کرتے جاؤ اور مذہب سے رجوع کرتے جاؤ۔

☆☆☆

جہاں دو راستے آتے ہیں وہاں سوچ آتی ہے' جس آدمی کے پاس راستہ ہی ایک ہو اسے سوچنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔

☆☆☆

جب آپ کی زندگی سکون بخش ہو جائے گی تو آپ کو خود بخود سکون ملنا شروع ہو جائے گا۔

☆☆☆

بے سکونی تمنا کا نام ہے۔ جب تمنا تابع فرمان الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

کسی تنگ دل کا مال نہ کھاؤ' اس کے ہاں کھانا بھی نہ کھاؤ' تنگ دل انسان سے بچ کے رہو تو سکون مل جائے گا۔ سخی دل انسان سے ملا کرو' سخی دل سے اگر تم کچھ لے بھی لو گے تو بھی وہ تمہارے لئے دعا کرے گا۔

☆☆☆

مرنے کے دو ہی طریقے ہیں' غم مل جائے یا خوشیاں چلی جائیں۔

☆☆☆

دشمن گھر میں آ جائے یا دوست گھر سے چلا جائے' دونوں حالتوں میں مصیبت ہے۔

☆☆☆

مغربی تہذیب اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی ہے' ان کی کوئی لذت ایسی نہیں رہ گئی جو گناہ نہ ہو۔

☆☆☆

جہاں آپ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں وہاں آزاد نہ ہونا اور جہاں آزاد ہیں وہاں پر پابند نہ ہونا۔

☆☆☆

مغرب کے ساتھ اس وقت مقابلہ کرو جب آپ مشرق بن جاؤ۔

☆☆☆

اگر آپ یوسفؑ ہیں تو آپ کے گیارہ بھائی بھی موجود ہیں جو بھائی کے ساتھ ظلم کرنے والے ہیں اور بھائی کے مرتبے کے ساتھ ظلم کرنے والے ہیں۔ سارا قرآن اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ جب اپنوں نے اپنوں کو دھوکہ دیا وہاں کوئی علاج نہیں ہو سکا۔

☆☆☆

جب تک آپ کو اپنی تمنا کے منظور ہونے کی وجہ سے حاصل ہونے والی چیز کی ماہیت کا پتہ نہ ہو' اس وقت تک دعا نہ کرو۔

☆☆☆

بزرگوں نے اللہ کے فضل و کرم کو مانگنے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ اللہ سے فضل و کرم نہ مانگو' جو کر رہا ہے وہ فضل و کرم ہے۔

☆☆☆

آج کل مفاد پرست کے پاس اپنے مفاد کا تحفظ سیاست کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

☆☆☆

اپنی ہستی سے زیادہ کام کرنا ہلاکت ہے اور اپنی ہستی سے کم کام کرنا بددیانتی ہے۔

☆☆☆

کبھی بادشاہ بننے کیلئے دعا نہ کرنا ورنہ دعا کے ذریعے حاصل ہو جانے والی بادشاہی کے اندر اگر کوئی ظلم اور تلخی ہوئی تو اس کے ذمہ دار تم ہو گے۔

☆☆☆

ہر دن کی قیامت ہر روز شام کو ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

زندہ رہنا چاہو تو موت قیامت ہے اور مرنا چاہو تو زندگی قیامت ہے۔

☆☆☆

ایک آدمی دلیری سے سچ بات کرنے لگ جائے تو باقیوں کا چھپا ہوا سچ ظاہر ہو جائے گا۔

☆☆☆

دین سے اس طرح محبت کرو جس طرح دنیادار دنیا سے محبت کرتا ہے۔

☆☆☆

اگر زندگی کا کیا ہوا ''حاصل'' آخرت میں کام نہیں آنا تو اس حاصل کو محرومی کہو۔

☆☆☆

ہر آدمی اپنے سے زیادہ دانا کے سامنے بے وقوف ہے اور آپ کو آپ سے بڑا دانا ہمیشہ ملے گا۔

☆☆☆

بہت سارے سوالات سے نکل کر انسان جب ایک سوال میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کا سفر واضح ہو جاتا ہے

☆☆☆

دانائی دانا کی تابعداری ہے۔

☆☆☆

جب تک اپنے آپ کو اللہ کے آگے پوری طرح جوابدہ نہ پاؤ' کسی انسان کو اپنے سامنے جوابدہ نہ کرنا۔

☆☆☆

جو اقتدار میں ہیں وہ جاننے والے نہیں ہیں اور جو جاننے والے ہیں وہ اقتدار سے باہر ہیں۔

☆☆☆

جب تک کوئی آپ سے نہ پوچھے مبلغ نہ بنو۔

☆☆☆

ہم ہر دن کا ماتم کرتے ہیں اور ہر صبح کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

☆☆☆

جن لوگوں نے اپنی زندگی میں اللہ کو یاد رکھا' لوگوں نے ان کی زندگی کے بعد بھی ان کو یاد رکھا۔

☆☆☆

خودی کسی شئے کا وہ جوہر خاص ہے جس کے نہ ہونے سے وہ شئے نہیں ہوتی۔

☆☆☆

قائم ذات سے محبت کرو گے تو تم بھی قائم ہو جاؤ گے۔

☆☆☆

غرور اس صفت کو کہتے ہیں جو ٹوٹ جائے یا مٹ سکے۔

☆☆☆

اللہ کا جلوہ اگر طور کے درخت سے بول سکتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ انسان سے نہ بول سکے۔

☆☆☆

جو شخص کہتا ہے میں کل خوش ہو جاؤں گا' وہ کبھی خوش نہیں ہو گا۔

☆☆☆

سخی تب سخاوت کر سکے گا جب سائل بھی موجود ہو۔

☆☆☆

اچھے عمل کی یاد کو ایک برا لفظ ہمیشہ کیلئے تباہ کر سکتا ہے۔

☆☆☆

کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا احسان کہلاتا ہے۔

☆☆☆

سائل بخیل کو سخی بنانے کیلئے آتا ہے۔

☆☆☆

جب مذکور تک پہنچ جاؤ تو پھر ذکر نہ کرنا۔

☆☆☆

اگر صاحب مرتبہ شخص لوگوں کی خدمت میں مصروف ہوتو سمجھو کہ اس کا یہ مرتبہ انعام ہے۔

☆☆☆

گدا اگر وہ ہوتا ہے جو ہر روز ایک مقام پر ایک جیسی صدا لگاتا ہے۔

☆☆☆

جانوروں اور انسانوں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ جانوروں کو نہ ماضی کی یاد رہتی ہے نہ مستقبل کا خیال۔

☆☆☆

سورج کو نمایاں ہونے کیلئے تاریکی درکار ہے۔

☆☆☆

جتنے عظیم لوگ تھے وہ غیر عظیم زمانوں میں آئے۔

☆☆☆

جس کو آپ یاد کر رہے ہیں' وہ بھی کسی نہ کسی صورت میں آپ کو یاد کر رہا ہے۔

☆☆☆

جھوٹا آدمی اگر سچ بھی بولے تو وہ سچ بے اثر ہو جائے گا۔

☆☆☆

علم اور عمل کے درمیان فاصلہ کم کرنا شریعت بھی ہے اور ولایت بھی۔

☆☆☆

اگر مرتبہ مل جائے اور استعداد نہ ہو تو اس سے بڑی آزمائش کوئی نہیں۔

☆☆☆

خوراک تھوڑی کھائی تو طاقت ملے گی وہی خوراک زیادہ کھائے تو طاقت چھن جائے گی۔

☆☆☆

اگر علم عمل کا شاہد نہ ہو تو وہ علم حجاب اکبر ہے۔

☆☆☆

اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں بھولنے کی صفت دی ورنہ ایک غم ہمیشہ کیلئے غم بن جاتا۔

☆☆☆

نااہل کو اہلیت کا مقام مل جائے تو اس کی جان بھی خطرے میں ہوگی اور ایمان بھی۔

☆☆☆

مفید چیز مقدار میں بڑھ جائے تو غیر مفید ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

گناہگار کا گناہ عاجزی پیدا کر رہا ہو تو وہ بچ سکتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی نیکی کو بھی چھوٹی نیکی نہ سمجھنا اور چھوٹے گناہ کو بھی چھوٹا گناہ نہ سمجھنا۔

☆☆☆

اگر یہ پتہ ہو کہ تھوڑی دیر بعد سب بکرے ذبح ہو جائیں گے تو اب کیا لڑنا۔

☆☆☆

آج اتنا مشکل دور ہے کہ اس میں نیکی نہیں ہو سکتی، پھر بھی مساجد بھری پڑی ہیں۔

☆☆☆

بدی کا موقع ہو اور بدی نہ کرو تو یہ بہت نیکی ہے۔

☆☆☆

اللہ کے خوف سے اپنی زندگی سے وہ کام نکال دو جو اللہ کے خوف کا باعث ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

اگر ایک ہاتھ اللہ کیلئے رکھ دو تو سارا وجود ہی اللہ کا ہو جائے گا۔

☆☆☆

دو راستوں میں سے ایک چننا پڑتا ہے دعا کرو کہ ایک ہی راستے کا سفر ملے۔

☆☆☆

پیسہ آتا ہے غرور دینے کیلئے اور جاتا ہے مسکینی دے کر۔

☆☆☆

آپ کی قیامت اس دن آ جائے گی جس دن آپ نہیں ہوں گے۔

☆☆☆

دعا کرو تم اس عبادت سے بچ جاؤ جس میں اللہ کا قرب نہ ملے۔

☆☆☆

شیطان اس لئے شیطان بنا کہ اس نے عبادت کو تو مانا لیکن معبود کو نہ مانا۔

☆☆☆

اگر اللہ معاف کر دے تو گناہ کیا ہے؟ اگر اللہ نامنظور کر دے تو نیکی کیا ہے؟

☆☆☆

اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو یہ سمجھ لیں کہ کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

☆☆☆

اپنے آپ کو بدنصیب کہنے کے گناہ سے بچتے رہو۔

☆☆☆

ہم خیال لوگ ہم سفر ہو جائیں تو منزل آسان ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

عبادت سے مکمل تزکیہ نفس نہیں ہوتا بلکہ عبادت سے خطرہ نفس ٹل جاتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں سے الگ رہ کے سوچوں گے تو لوگوں سے الگ سوچ مل جائے گی۔

☆☆☆

اپنے پر غرور بھی نہ کرو اور اپنی تحقیر بھی نہ کرو۔

☆☆☆

عبادت نجات تک پہنچاتی ہے' عشق محبوب ﷺ تک پہنچاتا ہے۔

☆☆☆

بیٹا! میرے بعد گھر میں ایسے رہنا جس طرح میری موجودگی کے وقت رہتے ہو۔

☆☆☆

انسان کے پاس جتنے امکانات ہیں وہ سب کے سب اس لئے بھی پورے نہیں ہو سکتے کہ زندگی کے اپنے ٹھہرنے کے امکانات کم ہیں۔

☆☆☆

دو منصوبوں پر کام یکسوئی سے محروم کر دیتا ہے اور یکسوئی کے بغیر عروج حاصل نہیں ہوتا۔

☆☆☆

ہمارا ہونا کس کام کا اگر ہمارے نہ ہونے کا کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔

☆☆☆

بولنے والی زبان' سننے والے کان کی محتاج ہے۔

☆☆☆

جو شخص دعا کا طالب ہے' وہ خدا کا طالب ہے۔

☆☆☆

الفاظ ہی کے دم سے انسان کو جانوروں سے زیادہ ممتاز بنایا گیا۔

☆☆☆

ہر آغاز کا ایک انجام ہوگا اور ہر انجام کسی آغاز پر منتج ہوگا۔

☆☆☆

انسان کو انسانوں پر رعب جمانے اور انہیں جھڑکی دینے کا کوئی حق نہیں۔ یہ نقلی استحقاق صرف غرور نفس کا دھوکا ہے اور غرور کسی انسان میں اس وقت تک نہیں آ سکتا' جب تک وہ بدقسمت نہ ہو۔

☆☆☆

ضمیر کی آواز نہ تو ظاہری زبان سے دی جاتی ہے اور نہ ہی ان کانوں سے سنائی دے سکتی ہے۔

☆☆☆

دس کروڑ غلام مسلمان آزاد مملکت حاصل کر گئے اور آج دس کروڑ آزاد مسلمان اس مملکت اور اس کی حفاظت کرنے کا حق ادا نہیں کر رہے۔

☆☆☆

جب تک ہم والدین کے گھر میں رہتے ہیں' ہم خوش رہتے ہیں اور جب شومئی قسمت اسی مکان میں ماں باپ ہمارے گھر میں رہنے لگیں تو ہم اچھا محسوس نہیں کرتے۔

☆☆☆

ہر انسان کو ہر جلوہ نظر نہیں آتا اور جنہیں کچھ نظر آتا ہے انہیں بھی بس ایک حد تک آشنائی ہوتی ہے۔

☆☆☆

عجائبات دہر میں سب سے بڑا عجوبہ انسانی آنکھ ہے۔

☆☆☆

کہانی سنانے والا کوئی نہ ہو' تو بھی کہانی خود کہانی سناتی رہتی ہے۔

☆☆☆

تذبذب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔

☆☆☆

انسان اپنا بہت کچھ بدل سکتا ہے حتیٰ کہ شکل بھی تبدیل کر سکتا ہے لیکن وہ فطرت نہیں بدل سکتا۔

☆☆☆

کامیاب معاشرہ وہی ہے کہ چپکے سے فرائض ادا ہوتے رہیں اور چپکے سے ہی حقوق ادا ہوتے رہیں۔

☆☆☆

عظیم لوگ وہ ہوتے ہیں جو درد کے صحراؤں میں بیٹھ کر دنیا کو نخلستان کی خبر دیتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کا راستہ مومن کے دل کے دروازے سے شروع ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا' اس نے آپ کو دیکھا اور خاموشی سے آپ کی زندگی اور آپ کی حفاظت کے بارے میں دعا کر دی تو اس سے دل کا رابطہ قائم ہو گیا۔

☆☆☆

حق والے کو اس کا صحیح حق مل جانا ہی عدل ہے۔

☆☆☆

دنیا میں سب سے آسان کام نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔

☆☆☆

زبان اور کان کے استعمال سے پہلے آنکھوں کا استعمال کرنا چاہئے۔

☆☆☆

ہم ایک محدود رسائی کی آنکھ سے لامحدود منظر کو دیکھتے ہیں اور پھر فوراً فیصلہ کر کے اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم زمین کی وسعتوں میں پھرے' سمندروں کی تہہ تک پہنچے' خلاؤں کا چپہ چپہ چھان مارا۔ ہمیں کوئی خدا نہیں ملا۔

☆☆☆

اگر انسان کے اعمال اپنے منطقی نتیجے پر منتج ہوں تو رحمت کا لفظ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆☆☆

جن لوگوں کو اللہ کی معرفت ہوئی' انہوں نے یہی اعلان فرمایا کہ حق معرفت ادا کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

☆☆☆

آپ ﷺ کی ذات گرامی اتنی مکمل ہے کہ آپ ﷺ کے دم سے ہی صفات کی تکمیل ہوگی۔

☆☆☆

خواب نہ چھوڑے جا سکتے ہیں' نہ پورے کئے جا سکتے ہیں......بس دیکھے جا سکتے ہیں۔

☆☆☆

جس کا آغاز نہ ہو' اس کا انجام نہیں ہو سکتا' اللہ ہر آغاز سے پہلے ہے اور ہر انجام کے بعد۔

☆☆☆

دراصل خود پسندی اور خود پرستی کا منطقی نتیجہ اپنے آپ سے اور دوسروں سے بیزاری ہے۔

☆☆☆

مقصد سے حاصل تک سارا سفر تمام کیفیات' تمام آسائشوں اور تکلیفوں سمیت منزل ہی کہلاتا ہے۔

☆☆☆

جب انسان کے دوست اور اس کے دشمنوں میں فرق باقی نہ رہے تو اسے جینے اور مرنے کے درمیان کیا فرق معلوم ہوگا۔

☆☆☆

آدمی مر جاتے ہیں اور زندگی پھر بھی زندہ ہے۔

☆☆☆

ہم وقت سے پیچھے رہ جاتے ہیں یا خوابوں میں وقت سے آگے نکل جاتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ کیوں نہیں چلتے؟

☆☆☆

وہ لوگ جو انسان کو چھوڑ کر یا انسان سے منہ موڑ کر خدا کی تلاش کرتے ہیں' کامیاب نہیں ہو سکتے۔

☆☆☆

اگر انسان صرف اپنے ماں باپ کے عمل سے پیدا ہوتا تو ماں باپ کو یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ چاہیں تو بیٹے پیدا ہوں اور چاہیں تو بیٹیاں پیدا ہوں' لیکن ایسا نہیں ہے۔

☆☆☆

انسان مسافر خانوں میں ہمیشہ آباد رہنا چاہتا ہے۔ قبرستان میں کھڑے ہو کر اپنے ہمیشہ رہنے کا بے بنیاد دعویٰ کرتا ہے

☆☆☆

انسان کی سوچ کتنی لامحدود ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں سوچ سکتا ہے لیکن یہ سوچ کر شرمندہ ہو جاتا ہے کہ انسان خود ہی محدود ہے۔

☆☆☆

جس آدمی نے حصول زر کو مقصد حیات بنایا اس کیلئے کسی اور قسم کی بندش اور پابندی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

میں مزارات کے بارے میں سوچتا ہوں' خانقاہوں کے بارے میں' سوچتا ہوں۔ یا اللہ یہ کون لوگ تھے کہ جن کے ہاں مر جانے کے بعد بھی میلہ لگا رہتا ہے۔

☆☆☆

الفاظ سے مضمون اور مضامین سے الفاظ کے رشتوں کا علم ہی انسان کو مصنف بناتا ہے۔

☆☆☆

قانون تو یہ ہے کہ محنت کرنے سے رزق ملے گا لیکن جب دینے والا چاہے تو بے حساب دے دیتا ہے۔

☆☆☆

ہم لوگ اسی سائل کو جھڑکی دیتے ہیں جسے ہم کچھ نہیں دیتے۔ ایک تو اس کی مدد نہیں کرتے' دوسرے اس کی تذلیل کرتے ہیں اور تیسرے اس غرور کا اظہار کرتے ہیں جو ہمیں اپنے مرتبے پر ہے۔

☆☆☆

ہم خوش فہمیوں اور خوش گپیوں میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ انجام نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ ضمیر کی آواز اس خواب گراں سے بیدار کرتی ہے۔

☆☆☆

جب محروم اور غریب اس مقام تک پہنچا دیا جائے کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے لگے......تو وہ وقت امراء کیلئے آغاز عبرت کا وقت ہوتا ہے۔

☆☆☆

اصل جلوہ نظر آنے والے جلوے کے برعکس بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ نظر آنے والے ستارے' یوں

محسوس ہوتے ہیں کہ ننھے ننھے ٹمٹماتے ہوئے دیئے ہیں۔

☆☆☆

آنکھیں اس کائنات کے ساتھ ہمارے رابطے کا ذریعہ ہیں۔

☆☆☆

چھن جانے کے بعد جس مقام کی دوبارہ تلاش شروع ہو جائے' وہی مقام انسان کا بہشت ہے۔

☆☆☆

کل کی سوچ کو غلط سمجھ کر انسان آج کی سوچ پر ناز کرتا ہے...... آنے والی کل میں یہ سوچ بھی غلط ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

اگر ہزاروں من چینی بھی ڈال دی جائے تو کڑوا کنواں میٹھا نہیں ہو سکتا۔ پانی کا اصل ذائقہ اس کی فطرت ہے۔

☆☆☆

جس دور میں انسان کو حقوق کے حصول کیلئے جہاد کرنا پڑا اسے جبر کا دور کہتے ہیں اور اگر حقوق کیلئے صرف دعا کا سہارا ہی باقی رہ جائے تو اسے ظلم کا زمانہ کہتے ہیں۔

☆☆☆

کوئی بھی عظیم انسان اگرچہ عام انسانوں کی طرح پیدا کیا گیا ہے لیکن اس کی صلاحیتوں میں کوئی ایک صلاحیت ایسی رکھ دی گئی جس نے ہر صورت کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے۔

☆☆☆

آج کے انسان کے پاس اپنے لئے بھی وقت نہیں ہے۔

☆☆☆

اللہ ہر آخر کا اوّل اور ہر اوّل کا آخر ہے۔

☆☆☆

حال کی غلطی جو مستقبل میں اپنے لئے سزا مرتب کر چکی ہے یا لکھ چکی ہے' اس سے بچانے والی شئے رحمت کہلائے گی۔

☆☆☆

جس آدمی کو قلم کی طاقت عطا کی گئی' اس سے یہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی تحریر کس سمت میں استعمال کی۔

☆☆☆

آپ ﷺ نے اللہ کریم کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا' وہ ہماری تحقیق میں نہ آسکنے کے باوجود

صداقت ہے بلکہ صداقت مطلق ہے۔

☆☆☆

یہ خوشی کی بات نہیں کہ سب ختم ہو جائیں......اور میں ہی زندہ رہوں...... یہ اپنی موت کی ایک شکل ہے۔

☆☆☆

رات سورج ہی کے ایک انداز کا نام ہے۔

☆☆☆

اللہ انسان پیدا کرتا ہے' انسانوں سے پیار کرتا ہے اور لوگ عبادت کے بہانے انسانوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

☆☆☆

مشرق سے پرے بھی مشرق' مغرب کے پار بھی مغرب ہی ہے۔

☆☆☆

وقت کٹ جائے اور فاصلہ نہ کٹے تو زندہ رہنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

یہ کیا راز ہے کہ آباد' مہذب اور متمول شہروں کے اندر خانہ بدوشوں کے پھٹے ہوئے خیمے موجود ہوتے ہیں؟

☆☆☆

ہم عجیب لوگ ہیں۔ مواقع ضائع کر دیتے ہیں اور پھر ان کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

انسان نے جس مقام پر انسانوں کو چھوڑ کر خدا سے محبت کا دعویٰ کیا وہ اکثر غلط نکلا۔

☆☆☆

اس زندگی کو ضابطہ اخلاق دینا انسان کے بس میں نہیں کیونکہ انسان ایک محدود سوچ رکھتا ہے۔

☆☆☆

اگر ظاہری مرتبے قائم بھی رہ جائیں تو انسان اندر سے قائم نہیں رہتا۔

☆☆☆

مغرب کے پاس پیسہ ہے اور دین نہیں' ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

☆☆☆

ایک بے قرار دل اگر غزل کہہ دے تو ہزاروں بے قرار دلوں کو قرار آ جاتا ہے۔

☆☆☆

الفاظ کے بغیر حسن خیال بس جلوہ ہے' صرف جلوہ۔ ایک گونگے کے خوبصورت خواب کی طرح۔

☆☆☆

کائنات کا کوئی اصول ایسا نہیں، جس میں استثناء نہ ہو

☆☆☆

جہاں ایک دور ختم ہوتا ہے، وہیں سے دوسرے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لئے کبھی مایوس نہ ہونا۔

☆☆☆

ضمیر کی آواز پر کان نہ دھرنے والے بڑے بڑے محلات میں رہنے کے باوجود اپنے پیچھے ویرانیاں چھوڑ گئے۔

☆☆☆

دشمن کبھی طاقتور نہیں ہوتا، بس دوست ہی چھوڑ جاتے ہیں۔

☆☆☆

شادی کا رشتہ ایسا ہے جو ملہار میں شروع ہوتا ہے اور دیپک راگ میں ختم ہو جاتا ہے اور پھر سکون بخش رشتے کے اذیت ناک پہلو نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

☆☆☆

جتنے ستارے ہیں اگر اتنی زمینیں اکٹھی کر دی جائیں تو شاید ایک ستارے کے اصل وجود کے برابر ہو۔

☆☆☆

آنکھ سب کچھ دیکھ سکتی ہے، لیکن یہ صرف اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی...... خود بینی کیلئے اسے کسی آئینے کی ضرورت ہے...... کسی اور کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

جب ذہن پختہ ہو جائے تو اصلاح کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

بدنصیب ہیں وہ مسافر جو آدھے مسافر کے بعد ذوق سفر سے محروم ہو جائیں۔

☆☆☆

ہم سفر آدمی اگر ہم فطرت نہ ہو تو ساتھ کبھی منزل تک نہیں پہنچتا۔

☆☆☆

وہ زمانہ جس میں کچھ لوگ حق سے محروم ہوں اور کچھ لوگ حق سے زیادہ حاصل کریں، افراتفری کا زمانہ کہلاتا ہے۔ جہاں ہر شئے، ہر جنس، ایک ہی دام فروخت ہونے لگے اسے اندھیر نگری کہا جائے گا۔

☆☆☆

ہزار محنت کی جائے، ہزار استاد رکھے جائیں، شعر اس وقت تک موزوں نہیں ہوگا جب تک انسان کے باطن میں شعریت اور نغمگی نہ ہو۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں کسی مصنف کو نہیں مانتا' کسی ''کیمیائے سعادت'' کو نہیں مانتا یا کسی ''نہج البلاغت'' کو نہیں مانتا یا کسی ''کشف المحجوب'' کو نہیں مانتا کہ ان کے مصنف مر گئے' ختم ہو گئے تو ادب سے یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ قرآن کو زندہ کلام کیسے مانتے ہو اور حدیث کو زندہ کلام کیسے مانتے ہو۔

☆☆☆

عدل کرنا صوف خوف خدا اور فضل خدا سے ممکن ہے۔

☆☆☆

عقل کے اندھے سنی ان سنی کر کے دھڑام سے گرتے رہتے ہیں...... اور پھر گلہ ہوتا ہے کہ کاش مجھے کوئی لاٹھی مار کے سمجھا تا کہ واقعی آگے اندھا کنواں ہے۔

☆☆☆

تم کیسے نظر آؤ گے اس دن' جب عمل تبدیل کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ جب توبہ کا لفظ تو ہو گا لیکن اس کے معنی نہ ہوں گے۔

☆☆☆

ہم تو یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ آنکھ میں بینائی کہاں رہتی ہے۔

☆☆☆

رات کو سونے کے بعد صبح کی بیداری اللہ کی رحمت کے سہارے ہوتی ہے۔

☆☆☆

وہ لوگ جو لذت خطابت میں آ کر لوگوں کو غلط راہ پر ڈالتے ہیں' اپنے لئے مصیبت مرتب کر رہے ہیں۔

☆☆☆

آپ ﷺ کا کردار' کردار کی انتہا ہے۔

☆☆☆

یہی تو اپنے نہ ہونے کا اصل جواز ہے کہ کوئی نہ ہو۔

☆☆☆

اگر چیزوں کو ان کے اصل کے حوالے سے پہچانا جائے تو ہر شئے ایک ہی شئے ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسے مصور سے پیار ہے' لیکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں سے پیار نہیں تو اس شخص کو کیا کہا جائے۔

☆☆☆

قربانی اور خودکشی میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ خودکشی کرنے والے برباد ہو جاتے ہیں اور قربانی دینے والے شادابی منزل میں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔

☆☆☆

خطرہ اندر ہوتو باہر دوڑنا کس کام کا؟ اپنے اندر کے خطرے سے اندر کی دوڑ بچا سکتی ہے۔

☆☆☆

ایک گھر میں پلنے والے جڑواں بھائی بھی ایک جیسے نہیں ہوتے۔

☆☆☆

دھاگہ ٹوٹ جائے تو اسے جوڑا جا سکتا ہے لیکن گرہ ضرور لگ جاتی ہے۔

☆☆☆

جو شخص اللہ کے ہاں جتنا محبوب ہوگا اس کیلئے انسانوں کی دنیا اتنی ہی محبوب ہوگی۔ اس لئے جو انسان محبوب رب العالمین ﷺ ہے' وہی انسان رحمت العالمین ﷺ ہے۔

☆☆☆

اخلاقیات کا مذہب' مذہب ہی نہیں' یہ ہر آدمی اور ہر انسان کا اپنا اپنا مذہب ہو جاتا ہے۔ مذہب کی اخلاقیات ہر دور کیلئے' ہر زمانے کیلئے ایک خوبصورت نتیجہ حاصل کرتی ہے۔

☆☆☆

انسان اپنے آپ کو خواہشات کے پتھروں میں چنواتا رہتا ہے اور جب آخری پتھر اس کی سانس روکنے لگتا ہے تو پھر وہ شور مچاتا ہے۔

☆☆☆

کیا ایسا ممکن نہیں کہ شاہی مسجد کا امام گورنر ہو یا گورنر شاہی مسجد کی امامت کے فرائض ادا کرے۔

☆☆☆

تیری آنکھ نظاروں کا ایک حصہ ہے یہ نہ ہو تو نظاروں کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

کسی معاشرے میں استعمال ہونے والے الفاظ کا بغور مطالعہ کرنے سے اس معاشرے کا اخلاقی معیار واضح ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہونے والا زندگی بھر مسلمان رہتا ہے۔ اگر اسلام سمجھ میں نہ بھی آئے تو بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔

☆☆☆

محبت خاموش بھی ہو سکتی ہے لیکن الفاظ محبت کو کچھ اور چاشنی اور رنگ عطا کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

یونیورسٹی شیکسپیئر کا علم تو دے سکتی ہے' لیکن شیکسپیئر بننے کا علم نہیں دے سکتی۔

☆☆☆

پیغمبر کے بعد سب سے بڑا رتبہ ماں باپ اور اساتذہ کا ہے۔

☆☆☆

کامیاب ریاست تو وہی ہے کہ ایک خوبصورت عورت' زیورات سے لدی ہوئی' تن تنہا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کر جائے اور اسے کوئی خطرہ نہ ہو۔

☆☆☆

آج جگہ جگہ کلینک کھل رہے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کا باطن مریض ہو چکا ہے۔

☆☆☆

محبت دل کی صحت ہے اور بے مروتی بیماری۔

☆☆☆

عبادت نفس کے شر کے خطرے سے بچاتی ہیں' تزکیہ نہیں کرتی۔ تزکیہ صرف عشق کرتا ہے۔

☆☆☆

لائبریریاں علم سے محبت کے بجائے علم کی ہیبت طاری کر رہی ہیں۔

☆☆☆

رونے والی آنکھ قرب حق کے ذرائع میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

☆☆☆

کلائمکس یا نقطہ عروج اس مقام کو کہتے ہیں جس کے بعد یہ مقام نہیں رہتا۔

☆☆☆

حضورﷺ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے چیزوں کو ان کی اصلی فطرت میں دیکھنے کا شعور عطا فرما۔

☆☆☆

ایک دوسرے کے حقوق کے احترام سے ہی سماج میں قیام پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک مسجد میں مل کر باجماعت نمازیں ادا کرنے والے کئی سالوں کی رفاقت کے بعد بھی مختلف المزاج نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

اگر قبر صاحب مزار کے نام سے موسوم ہے تو ہر مزار اپنے صاحب مزار کے رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔

☆☆☆

کچھ لوگوں کو دعویٰ ہو سکتا ہے کہ وہ عمل سے نیت کو پہچان سکتے ہیں۔ اسی بے بنیاد دعویٰ کی قطعی نفی کیلئے تو ارشاد نبویﷺ ہے کہ اعمال نیت سے ہیں۔

☆☆☆

مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ' آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

☆☆☆

خدا سے آشنائی ممکن ہی نہیں' جب تک وہ خود آشنائے راز نہ کر دے۔

☆☆☆

ایسی آرزو جس کے حاصل کرنے کی خواہش اور اس کا استحقاق نہ ہو' رحمت کے انتظار میں پل جاتی ہے۔

☆☆☆

حاکم امین ہوتا ہے اور محکوم اطاعت شعار۔ دونوں خدا کے قریب ہیں بشرطیکہ دونوں خدا کے قریب ہوں۔

☆☆☆

اگر غریبی سکون میں نہیں اور غریبی کے باوجود غریب پر یقین کی دولت نازل نہیں ہوتی' تو وہ غریبی عذاب ہے۔

☆☆☆

نبوت اخلاق کا نتیجہ نہیں' اخلاق نبوت کی عطا ہے۔

☆☆☆

وہ جنت جس میں اپنے علاوہ کوئی نہ ہو' دوزخ سے بدتر ہے۔

☆☆☆

طاقتور انسان کمزور انسانوں کی عنایت کا نام ہے۔

☆☆☆

خالق کا ہر عمل خالق کی طرح محترم اور معزز ہے۔

☆☆☆

یقین کے ساتھ اٹھایا ہوا پہلا قدم جو جانب منزل ہو' وہی منزل ہے۔

☆☆☆

بے بس انسان کا سجدہ ہی بے بسی کا علاج ہے۔

☆☆☆

بے رنگ زمین میں ہم بے رنگ بیج بوتے ہیں' اسے بے رنگ پانی دیتے ہیں اور پھر کچھ ہی عرصہ بعد اس سے رنگ رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔

☆☆☆

جو ڈرا رہا ہوتا ہے درحقیقت ڈر رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆

رشوت کی دولت سے اگر حج کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہی نہیں اس کے

نظام کے خلاف بغاوت ہے۔

☆☆☆

اگر الٰہیات کو اخلاقیات سے نکال دیا جائے تو تنہائی کے جرائم' جرائم ہی نہیں رہیں گے۔

☆☆☆

بے شمار لوگ محنت کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں اور کوئی چکی ان کیلئے آٹا نہیں پیستی۔

☆☆☆

ذاتی مقصد ملی مقصد سے متصادم ہو' تو بھی بے معنی اور دینی مقصد سے مختلف ہو تو بھی بے مقصد۔

☆☆☆

مصنفین اپنی کتابوں کی شکل میں اپنے مرنے کے بعد بھی اپنے چاہنے والوں کی لائبریری میں محفوظ رہتے ہیں۔

☆☆☆

قرآن کے الفاظ قرآن کے علاوہ استعمال ہوں تو قرآن نہیں...... الفاظ خدا کے ہوں تو قرآن ہے۔ نبی ﷺ کے الفاظ حدیث ہیں۔

☆☆☆

جب تک کوشش کی محرومیاں سمجھ میں نہ آئیں' نصیب کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ کوشش کامیاب ہو جائے تب بھی بے نصیب آدمی کا نام ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ماں باپ کے حکم کی اطاعت حضور ﷺ کے فرمان اور اللہ کے فرمان کے عین مطابق ہے۔

☆☆☆

اے مالک! تو ہمیں وہ زندگی دے کہ ہم بھی خوش رہ سکیں اور تو بھی ہم پر راضی رہے۔

☆☆☆

آج کا انسان صرف مکان میں رہتا ہے' اس کا گھر ختم ہو گیا ہے۔

☆☆☆

فرشتوں اور جنات کے پاس عبادت تو ہے لیکن محبت اور عشق کی مستی انسان کا نصیب ہے۔

☆☆☆

خود شناسی نہ ہو تو خدا شناسی کا عمل ممکن ہی نہیں۔

☆☆☆

ہم لوگ چارہ سازوں کے چنگل میں ہیں۔ قائدین کے نرغے میں آ گئی ہے قوم...... خدا لیڈروں سے بچائے' خدا لیڈر سے ملائے۔

☆☆☆

جھوٹے لوگ سچ بولیں تو جھوٹ ہے' وہ کوئی صحیح فیصلہ کریں تو بھی غلط ہے...... وہ کسی صحیح منزل کی نشاندہی کریں تو بھی نتیجہ غلط ہوگا۔

☆☆☆

ہمارے پیشے' ہمارے مرتبے' ہمارے مال' ہمارے اثاثے ہماری فطرت نہیں بدل سکتے۔ کمینہ کمینہ ہی ہوگا۔ خواہ وہ کہیں بھی فائز ہو۔ سخی سخی ہوگا خواہ وہ غریب ہو۔

☆☆☆

طاقتور آدمی دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرتا رہے تو طاقتور ہی رہے گا' حقوق نہ ادا کرنے والا ظالم کہلائے گا اور ظالم سے طاقت چھن جائے گی۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔

☆☆☆

یونان نے روم کو فتح کر لیا اور رومیوں کی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر فاتح یونانی ان کے شاگرد ہو گئے' ان سے سیکھنے لگ گئے' فاتح ہونے کے بعد ان کے غلام ہو گئے۔

☆☆☆

سچ تو یہ ہے کہ جس ذات پر نزول کلام مجید ہو' وہ ذات کم نہیں ہے' مقدس کتاب سے۔

☆☆☆

نگاہ کا عادل وہ ہے جسے دوسرے کی بیٹی میں اپنی بیٹی نظر آئے اور جسے اپنے حق سے زیادہ لینے والے بیٹے سے پہلے دوسروں کے حق سے محروم بیٹوں کا خیال آئے۔

☆☆☆

نصیحت کرنے والا مخلص نہ ہو تو نصیحت بھی ایک پیشہ ہے۔

☆☆☆

جو لوگ جانتے ہیں' بتا نہیں سکتے اور جو لوگ بتا سکتے ہیں' شاید جان نہیں پاتے۔

☆☆☆

عبادت وہ ہے جو معبود کو منظور ہو جائے ورنہ کروڑوں سال کی عبادت ایک سجدہ نہ کرنے سے ضائع ہوتی دیکھی گئی۔

☆☆☆

توبہ کر لی جائے تو ایک اچھے وقت کا آغاز ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

آپ ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام اور مصلحین عالم میں واضح طور پر اس لئے ممتاز ہے کہ آپ ﷺ کا عمل آپ ﷺ کے علم کا شاہد ہے۔

☆☆☆

میری میز پر ایک رنگ برنگے سجے سجائے اخبار کی خاطر دنیا کتنے حادثات سے گزر جاتی ہے۔

☆☆☆

جو یہ نہ بن سکا' اسے وہ بننا پڑا......

☆☆☆

ہم دوستوں کے دوستوں کو دوست سمجھتے ہیں اور ان کے دشمن کو دشمن' حالانکہ ہمارا ان سے براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔

☆☆☆

زندگی کے ڈرامے میں اس کھیل کا مصنف وہ چاہیئے جو ڈرامے کو تکمیل تک پہنچا دے۔

☆☆☆

جو ایک نے کھویا' اسے دوسرے نے پایا۔

☆☆☆

عجیب بات ہے کہ جسے ایک انسان تلاش کرتا ہے' دوسرا اسی سے نجات چاہتا ہے۔

☆☆☆

اب بھی دنیا کی امید اور انساں لے مستقبل کا امکان تہذیب مشرق میں ہے۔

☆☆☆

سمندر میں رہنے والی مچھلی جب تک پانی میں ہے پانی کو نہیں دیکھ سکتی' پانی سے جدا ہو کے پانی کو دیکھے تو زندہ نہیں رہ سکتی۔

☆☆☆

زندگی کے جواز تلاش نہیں کئے جاتے' صرف زندہ رہا جاتا ہے۔ زندگی گزارتے چلے جاؤ' جواز مل جائے گا۔

☆☆☆

آج بھی اسی بے جان زمین میں جب کوئی مردہ بطور امانت دفن کیا جائے تو وہ محفوظ رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

ہم زندگی کے طویل سفر کی صعوبتیں اٹھاتے رہتے ہیں اور انجام کار ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کل سفر' گھر سے قبرستان تک ہی کیا ہے۔

☆☆☆

ناجائز کمائیوں سے بنے ہوئے محلات پر لکھ دینا کہ یہ اللہ کے فضل سے بنا ہے' ایک ظلم ہے۔

☆☆☆

مذہب دراصل اخلاقیات میں الٰہیات کا شامل ہونا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے گرد آپ سے کم درجے کے لوگ ہیں، تو آپ متمول ہیں اور اگر آپ کے سامنے زیادہ متمول لوگ آ جائیں تو آپ اپنے آپ میں غریب ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر ملک کو ایک درخت سمجھ لیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ ہر بامقصد انسان اپنی سہولت کیلئے اس کی ایک آدھ شاخ کاٹ لیتا ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں نے دریافت کیا، انہوں نے ہی راز چھپایا۔

☆☆☆

الفاظ کانوں کے راستے دل پر اثر کرتے ہیں اور دل پر اثر کے بعد اعضا و جوارح پر عمل کا حکم نازل ہوتا ہے اور یوں انسان کا کردار بنتا رہتا ہے۔

☆☆☆

کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

☆☆☆

اگر دل میں محبت آ جائے تو زبان میں شائستگی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

اگر باطن میں غصہ آئے تو ظاہری وجود کے چہرے پر تیوری اور نفرت کا اظہار ہونا لازمی ہے۔

☆☆☆

باطن مصروف عبادت ہو تو ظاہر معصومیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

☆☆☆

اگر مخلص دوست میسر نہ ہو تو ضمیر کی آواز حاصل کرنے کا ذریعہ آئینہ ہے۔

☆☆☆

جہاں اکثریت کاذب ہو وہاں صداقت کا سفر کیسے ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

والدین کی آواز میں ضمیر کی آواز کا ہونا لازمی ہے۔

☆☆☆

اے مولا! ہمارے لئے جو بہتر ہے وہ بن مانگے دے دے اور جو ہمارے لئے نامناسب ہے، اس

کے مانگنے کی توفیق ہی نہ دے۔

☆☆☆

ہم نے جن لوگوں کو اپنی موت کا غم دے کر جانا ہے' کیوں نہ ان کو زندگی ہی میں کوئی خوشی دی جائے۔

☆☆☆

کافر اور مومن میں یہ فرق ہے کہ کافر معجزے کے بعد بھی نہیں مانتا اور مومن معجزے کے بغیر بھی مانتا ہے۔

☆☆☆

آنکھیں جلوے کو دیکھ کر اسے ایک خاص شعور کے ماتحت' جسم کے مختلف حصوں' دل کو' دماغ کو' نفس کو' روح کو اور قوت متخیلہ کو ٹیلی کاسٹ کرتی ہیں۔ آنکھوں کے اس عمل سے عرفان ذات کے دلچسپ سفر کا آغاز ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک آدمی نے ایک کتاب پڑھ لی وہ ایک فرقہ بن گیا' دوسرے نے دوسری کہانی پڑھ لی وہ دوسرا فرقہ بن گیا۔

☆☆☆

سچی اقلیت کاذب اکثریت سے بہتر ہے۔

☆☆☆

ابتدائی زمانوں میں پیشے' مزاج کے مطابق بنائے گئے تھے۔ مثلاً معلم فطرتاً معلم ہوتے تھے۔

☆☆☆

ہم اپنے مفاد کو قوم کے مفاد پر قربان کرنا سیکھ لیں تو قوم ترقی کرنا شروع کر دے گی۔

☆☆☆

عظیم لوگوں کے ساتھ وابستگی اس وقت تک خطرناک ہو سکتی ہے جب تک وہ عظیم لوگ ایک مذہبی زندگی نہ گزار رہے ہوں۔

☆☆☆

ہر اسم اپنے مسمی کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اور یہ رابطہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

☆☆☆

کلام کے پیچھے کلیم کی شخصیت ہوتی ہے۔

☆☆☆

بے تعلق نصیحت یا بے تعلق تبلیغ ایسے ہے' جیسے زبان غیر میں تقریر کرنا۔

☆☆☆

مایوسی راستے کا سب سے بڑا راہزن ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا' ترغیبات کے رنگین جال میں انسان پھنس جاتا ہے اور جو لوگ اس جال سے بچ گئے' وہ رحمت کے دائرے میں پناہ پا گئے۔

☆☆☆

عمر سو کے گزاری ہے' تو بقیہ کم از کم بیدار رہنے کی تمنا میں گزاری جائے۔

☆☆☆

قرآن کو پڑھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن جس اخلاق کی تعلیم دے رہا ہے' وہ حضور ﷺ ہی کا اخلاق ہے۔

☆☆☆

جو آج خوش نصیب ہے' وہ کل بھی خوش نصیب ہوگا۔

☆☆☆

لوگوں نے سامان کو پکڑ رکھا ہے اور سامان نے لوگوں کو۔

☆☆☆

کسی چیز کو روکنے کیلئے خود رکنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی ملکیت اس کی مالک ہو گئی ہے۔

☆☆☆

ایسی بھی راتیں آتی ہیں کہ رات کٹ جاتی ہے اور سورج نہیں نکلتا۔ ایسے بھی دن آئے کہ سورج ڈوب گیا' روشنی باقی رہی۔

☆☆☆

کوئی انسان اللہ کے بغیر نہیں اور اللہ ہر انسان کے علاوہ ہے۔

☆☆☆

گھر والوں کو خوش رکھو' اللہ خوش ہو جائے گا۔

☆☆☆

خزانے لامحدود ہیں لیکن انسان کے پاس وقت محدود ہے۔

☆☆☆

جس نے اللہ کا راز دریافت کر لیا اس نے یہی کہا کہ اس کی معرفت یہی ہے کہ اس کی معرفت نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

اگر آپ کی نگاہ بلند ہونے سے قاصر ہے' تو اپنے پاؤں کے پاس دیکھو۔ کوئی نہ کوئی چیز آپ کی توجہ

کی محتاج ہو گی۔

☆☆☆

کائنات سے توجہ طلب کرنا اتنا اہم نہیں جتنا اس کو توجہ دینا۔

☆☆☆

ماضی گیا' ختم ہو گیا' لیکن نہ جاتا ہے' نہ ختم ہوتا ہے۔

☆☆☆

لوگ دوست کو چھوڑ دیتے ہیں' بحث کو نہیں چھوڑتے۔

☆☆☆

جب ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے اپنے ارشاد کے مطابق وہ ہمارا ذکر کرتا ہے۔

☆☆☆

نیکی دراصل انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کا نام ہے' خالی نیکی تو کوئی نیکی نہیں۔

☆☆☆

مجرم وہ ہوگا جو قانون کی زد میں آئے اور جو قانون کی نظر سے بچ جائے وہ مجرم ہی نہیں کہلائے گا' لیکن لوگوں کی شمولیت کے بعد گنہگار' گنہگار رہے' چاہے لوگوں میں نیکوکار ہی کیوں نہ مشہور ہو۔

☆☆☆

اگر جیب برابر ہو بھی جائے تو ذہن برابر نہیں ہو گا۔

☆☆☆

لوگ حکمران بننا چاہتے ہیں لیکن بنے ہوئے حکمرانوں کے خلاف نفرت رکھتے ہیں۔

☆☆☆

عید کی خوشی کسی مال سے پیدا نہیں ہوتی۔ یہ تو روزہ رکھنے والوں کو نصیب ہوتی ہے۔

☆☆☆

زبان وہ بات کہہ ہی نہیں سکتی' جو سکوت سے بیان ہوتا ہے۔

☆☆☆

آپ کسی کے الفاظ یا گفتگو سن کر یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس پیشے سے تعلق رکھتا ہے۔

☆☆☆

جن دوستوں میں بیٹھ کر آپ پر خیال آشکار ہوں انہیں دوستوں میں بیٹھ کر خیال مکمل ہوا کرتا ہے۔

☆☆☆

جن کو منشائے الٰہی میسر ہو' انہیں آہ سحر گاہی میسر ہوتی ہے اور آہ سحر گاہی اس کائنات اور باطنی کائنات میں رابطے کا بڑا معتبر ذریعہ ہے۔

☆☆☆

اگر عشق زندہ ہو تو نفس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس قوم سے نالہ نیم شب اٹھ جاتا ہے' اس سے سکون اٹھ جاتا ہے۔

☆☆☆

موت یہ نہیں کہ سانس ختم ہو جائے' اصل موت تو یہ ہے کہ ہمیں یاد کرنے والا کوئی نہ ہو۔

☆☆☆

آنکھیں بولتی نہیں ہیں' صرف دیکھتی ہیں لیکن آنکھوں کے انداز نظر پر سب گویائیاں نثار ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆

جب تک سچے لوگوں کی اکثریت نہیں ہوتی' جمہوری فیصلے غلط ہیں۔

☆☆☆

سلیم فطرت لوگ سیاست سے گریز کرتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ وہ لوگ ہی زیادہ مظلوم بنا دیئے جاتے ہیں۔ سلیم اور علیم فطرت لوگوں کو آگے آنا چاہئے کہ سفر کا رخ صحیح ہو۔

☆☆☆

چھن جانے کے بعد بہشت کی قدر ہوتی ہے۔

☆☆☆

لارڈ رسل کا فلسفہ صحیح ہے' خوبصورت ہے لیکن اس کی زندگی کی تقلید کرنا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔ اس کا فلسفہ سند لیکن اس کی زندگی مومن کیلئے غیر مستند ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کوئی اچھی بات کہیں' اچھا کلام تحریر کریں تو آپ کیلئے ہزار ہا اٹھے ہوئے ہاتھ آپ کی صحت اور زندگی کی دعا کیلئے تیار ہوں گے۔

☆☆☆

اللہ کا کلام کسی اور کے کلام کے مقابلہ میں اتنا ہی بڑا ہے جتنا اللہ تعالیٰ خود۔ اسی طرح پیغمبرﷺ کی بات کو باتوں کی پیغمبر سمجھو۔

☆☆☆

سب سے موزوں نصیحت تو یہی ہے کہ نصیحت سننے والے میں نصیحت سننے کا شوق ہو۔

☆☆☆

عام آدمی اپنی ذات کیلئے باعث رحمت نہیں ہو سکتا اور سرکارﷺ پوری کائنات کیلئے باعث رحمت ہیں۔

☆☆☆

اگر صرف باوضو ہو کر انسان سو رہے تو نیند کا عرصہ بھی عبادت گنا جائے گا۔

☆☆☆

اللہ کی تلاش میں پہلا قدم ہی آخری قدم ہے۔

☆☆☆

بے بس کی آنکھ سے ٹپکنے والا آنسو کتنی ہی عبادتوں سے فوقیت لے جاتا ہے۔

☆☆☆

کبھی انسان' انسان پر مر رہا ہوتا ہے اور کبھی انسان' انسان کو مار رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆

زندگی ایسا جلوہ ہے کہ جسے پوری طرح دیکھا بھی نہیں جا سکتا اور پوری طرح چھوڑا بھی نہیں جا سکتا۔

☆☆☆

کربلا کی شکست فتح کی بشارت ہے۔

☆☆☆

ہم جسے تاریکی سمجھ رہے ہیں' یہی صبح کاذب تو صبح صادق کا آغاز ہے۔

☆☆☆

دنیا کے خلاف فریاد نہ کریں۔ کوشش کریں کوئی آپ کے خلاف فریاد نہ کرے۔

☆☆☆

غیبت کے بارے میں ایک دفعہ کسی نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ "یا رسول اللہ ﷺ غیبت کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "کسی انسان کی عدم موجودگی میں اس کے بارے میں وہ بات کرنا جو اس کے منہ پر نہیں کی جا سکتی۔" سائل نے عرض کیا کہ اگر اس کے منہ پر کہہ دیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تو یہ بے حیائی ہو گی۔"

☆☆☆

ہم زندگی بھر زندہ رہنے کے فارمولے سیکھتے رہتے ہیں اور جب زندگی اندر سے ختم ہو جاتی ہے' ہم بے بس ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

عبادت اس مقام تک نہیں پہنچا سکتی جہاں غریب کی خدمت پہنچاتی ہے۔

☆☆☆

اسلام میں رہبانیت منع ہے۔ خدا کو چھوڑ کر بندوں میں مصروف رہنا بھی رہبانیت کی ایک شکل ہے اور انسانوں کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہنا بھی ایک طرح کی رہبانیت ہے۔

☆☆☆

انسان دوستی اور انسان نوازی تو کی جائے لیکن انسان پرستی نہ کی جائے' پرستش اللہ کی اور خدمت

انسان کی۔

☆☆☆

جس انسان نے روزہ نہ رکھا ہو تو اس کیلئے عید کی خوشی بے معنی ہے۔ایک سماجی اور سیاسی ضرورت ہے۔

☆☆☆

یہ ملک لاکھوں جانوں کی قربانی سے بنا ہے۔کسی غریب کو کیا فرق پڑتا ہے اگر اس پر ہندو ظلم کرے یا اس پر مسلمان ظلم کرے۔غور کرنے کا وقت ہے۔

☆☆☆

یا اللہ والدین کو اولاد کی گستاخی سے بچا' اولاد کو والدین کی ناراضگی سے بچا۔

☆☆☆

آنکھیں محبت شناس کراتی ہیں اور زندگی نثر سے نکل کر نظم میں داخل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

''امیر'' کی صداقت قوم میں صداقت فکر پیدا کر دیتی ہے۔

☆☆☆

بیج میں درخت کو دیکھنا ہر آدمی کا کام نہیں ہے۔یہ سعادت بھی عطائے رحمانی ہے۔

☆☆☆

جب عذاب آنے والا ہو تو توبہ چھن جاتی ہے۔

☆☆☆

اللہ کا عذاب اس وقت تک نہیں آتا جب تک عذاب سے ڈرانے والا نہ آئے۔

☆☆☆

سیاست میں سب کچھ جائز ہے اور یہی بات عدل میں ناجائز ہے۔ہم اپنے نظام عدل کو خدائی نظام کے مطابق بنائیں نہ کہ خدائی نظام عدل کو اپنے تقاضوں کے مطابق۔

☆☆☆

جس دل میں حضورﷺ کی یاد ہے' وہ ہمیشہ قرار میں رہے گا اور جائے قرار بہشت کے علاوہ کیا ہے؟

☆☆☆

سب سلامت تو ہم سلامت۔

☆☆☆

اللہ ایک طرف ایسے ایسے ستارے بناتا ہے کہ انسان کے تصور سے بھی بڑے اور کہیں اتنی باریکیوں میں تخلیق ہوتی ہے کہ انسانی نظر کی مجال نہیں کہ الیکٹرون کے اندر ہونے والے جلوؤں کو دیکھ سکے۔

☆☆☆

ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص مقرب الٰہی ہو اور انسان کی محبت سے محروم ہو۔ یہ دعویٰ شیطانی ہے کہ ہم صرف اللہ سے محبت کرتے ہیں اور انسانوں کی محبت سے کچھ سروکار نہیں۔

☆☆☆

دولت عزت پیدا نہیں کرتی ' دولت خوف پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

گانے والے کا سوز قلوب کو زندہ کر دیتا ہے۔

☆☆☆

نفس کو اکسانے کا عمل آنکھوں سے شروع ہوتا ہے اور پھر انسان ایک درندے کی طرح اپنے شکار کی تلاش میں سرگرداں ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اکثریت کو صداقت آشنا کیا جائے' اس میں حق گوئی اور بے باکی پیدا کی جائے...... یہ مرحلہ طے ہو جائے تو جمہوریت سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ظاہر ضروری نہیں کہ باطن کا عکس ہو۔

☆☆☆

خالق کے خیال کو چھوڑ کر مخلوق کے خیال میں گم ہونے والا انسان دین و دنیا کے خسارے میں رہتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے عظیم انسانوں میں صرف ایک یا چند صفات کی عظمت ہے۔ واحد عظیم ہستی حضور اکرم ﷺ کی ہے جن کی زندگی کا ہر شعبہ مثالی' ہر عمل بے مثال' جن کی ہر صفت' جن کی نشست و برخاست' جن کا جاگنا' سونا اور جن کا بولنا سننا باعث تقلید ہے۔

☆☆☆

رحمت ہوتی ہی ہے اعمال کی عبرت سے بچانے کیلئے۔

☆☆☆

دوسروں کی خامیوں پر خوش ہونے والو...... کوئی اپنی خوبی ہی بیان کرو۔

☆☆☆

رحمت حق اس شخص کی تلاش میں رہتی ہے جس کی آنکھ پرنم رہتی ہے۔

☆☆☆

ہم پیمانے بناتے رہتے ہیں لیکن خود کو ماپنے کا وقت نہیں رکھتے۔

☆☆☆

اگر منظر نہ ہو تو نظر کس کام کی؟

☆☆☆

ایک سماج میں امیر اور غریب کے درمیان جتنا فاصلہ بڑھتا جائے گا' اتنی ہی اس سماج میں کرپشن بڑھے گی۔

☆☆☆

موذن اور مبلغ کو خوش الحان ہونا چاہئے۔ اچھی دعوت کو اچھے انداز سے پیش کرنا ہی اچھی بات ہے۔ رسم اذان کو روح بلال کی کتنی ضرورت ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

☆☆☆

انسان کے ذخیرہ الفاظ سے یہ معلوم کرنا آسان ہے کہ وہ آدمی کون سے علاقے کا رہنے والا ہے اور کون سے پیشے سے تعلق رکھتا ہے۔

☆☆☆

اگر معاشرے میں باضمیر پیدا ہو گئے تو مردہ ضمیر ویسے ہی روپوش ہو جائیں گے۔

☆☆☆

گناہ کی تلاش ہی تو گناہ ہے۔

☆☆☆

اللہ نے آدم کیلئے شیطان کو نکال دیا اور آدم نے شیطان کیلئے اللہ کے امر کو چھوڑ دیا۔

☆☆☆

بلند فطرت انسان پست حالات سے گزریں تو بھی ان کا مزاج پست نہیں ہوتا۔

☆☆☆

یہ نور ظہور سب حضورﷺ کا ہے۔ باقی سب عظیم لوگ صرف دیکھنے کیلئے ہیں' تقلید کیلئے نہیں۔ تقلید صرف اس ذاتﷺ کی جسے اللہ کی تائید حاصل ہے۔

☆☆☆

ہر خطرہ خطرناک نہیں ہوتا۔ ہر سانپ ڈستا نہیں ہے۔

☆☆☆

دنیا میں کوئی ایسی نصیحت نہیں جو پہلے نہ کی گئی ہو۔

☆☆☆

اسلام سے محبت کرنے کا دعویٰ کرنے والو! مسلمانوں سے نفرت نہ کرو۔

☆☆☆

ہم توقعات رکھتے ہیں کہ لوگ ہمارے معیار پر پورا اتریں' ہمارے تقاضوں کو پورا کریں لیکن ہم خود

کسی کی خواہش پر پورا نہیں اترتے۔

☆☆☆

آج کے مسلمان جن لوگوں کا نام ادب سے لیتے ہیں' ان کی زندگی کو نہیں اپناتے۔

☆☆☆

میری پیاس بجھانے والا پانی کتنے ہاتھوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔

☆☆☆

عذاب کی انتہائی شکل یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں سے دولت تسکین نکال لی جائے گی۔

☆☆☆

مقدس الفاظ کو منزہ زبان میسر نہ ہو تو الفاظ اپنی تاثیر کھو بیٹھتا ہے۔

☆☆☆

لباس کے اندر ہر آدمی ایک ہی آدمی ہے۔

☆☆☆

وہ وقت دور نہیں جب یہ وقت ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆

صاحبان اقتدار صادق ہو جائیں' ہر طرف صداقت ہی صداقت ہو جائے گی۔

☆☆☆

اگر اولاد نے مفت حاصل ہونے والا مال گناہ میں لگایا تو اس گناہ کی سزا' پیسہ مہیا کرنے والوں کو بھی ملے گی۔

☆☆☆

وہ ملک ترقی کرتے ہیں جہاں اداروں کے سربراہ نیک فطرت لوگ ہوں۔

☆☆☆

کسی شخص سے اس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم کہلاتا ہے۔

☆☆☆

اگر عالی ظرفوں کو عالی مرتبہ بنا دیا جائے تو منزل مل جاتی ہے۔

☆☆☆

بیماری میں مختلف فطرتوں کا عارضی اشتراک ہو سکتا ہے لیکن صحت مند وجود اپنی فطرت کے علاوہ کسی اشتراک میں موجود نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

اپنی نیک اعمالیوں پر ناز نہیں کرنا چاہئے اللہ سے عدل کی بجائے فضل مانگتے رہنا چاہئے۔

☆☆☆

موت سے پہلے انسان مر نہیں سکتا اور وقت مقررہ کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

جس انسان نے ماں باپ کو پرورش کرتے ہوئے دیکھا اور انہیں نہ مانا' اس نے خدا کو دیکھے بغیر کیا ماننا ہے؟

☆☆☆

غریب کے پاس تو اچھے زمانے کے آنے کی امید ہو سکتی ہے لیکن امیر کیلئے برے زمانے کے آجانے کا خوف ہمیشہ سر پر تلوار بن لٹکتا رہتا ہے۔

☆☆☆

اگر کسی شخص کی ایک آنکھ کام نہ کرتی ہو تو اسے منہ پر کانا نہیں کہنا چاہیے' ہر چند کہ یہ صداقت ہے مگر بدتمیزی کا مظاہرہ ہے۔

☆☆☆

انسان کی اصل فطرت کو بیدار ہونے کیلئے صحبت صالح درکار ہے۔

☆☆☆

اللہ عدل کرے تو بڑے بڑے جہاندار اور جہانگیر لوگ اس کے آگے کانپتے رہیں گے۔

☆☆☆

ہر چیز کو عزت کے ساتھ رہنے دیا جائے تو اپنی عزت بھی قائم رہتی ہے۔

☆☆☆

فرعون کی زندگی فرعون کا انجام پائے گی' موسیٰؑ کی زندگی موسیٰؑ کا انجام پائے گی۔

☆☆☆

بدمزاج ہونا اتنا خطرناک نہیں جتنا بدتمیز ہو جانا کیونکہ بدتمیز آدمی الفاظ کے غلط استعمال کا مجرم بھی ہے۔

☆☆☆

صالح فطرت لوگوں کو اہم مقامات پر فائز کرنے سے اہم نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

☆☆☆

ہمارا مستقبل' جب تک وہ مستقبل ہے' ایک واہمہ ہے۔ جب وہ ہمارے پاس آئے گا' وہ مستقبل نہیں ہوگا۔ وہ حال ہوگا۔

☆☆☆

اللہ کی محبت کی انتہائی عملی شکل اللہ کے محبوب ﷺ کی اطاعت اور محبت میں ہے۔

☆☆☆

یہ عین ممکن ہے کہ آدمی کے پاس مال نہ ہو اور وہ خوش حال ہو یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے پاس مال ہو

اور وہ بدحال ہو۔

☆☆☆

فطرت اس لئے نہیں بدلتی کہ اسے فاطر حقیقی نے نہ بدلنے کیلئے پیدا فرمایا ہے۔

☆☆☆

جو واقعہ ہو چکا' جب مجھے اس کا علم ہوتا ہے تو میرے لئے وہ واقعہ ہو رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تو وہ اللہ ہے جو بدصورتوں کے عاشق اور خوبصورتوں کے دشمن پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

وقت کو وقت سے پہلے سمجھنے کیلئے وقت سے نکلنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسان مجبوری توڑنا چاہتا ہے اور فطرت اسے مجبور رکھنا چاہتی ہے' دونوں اپنے اپنے راستوں پر مجبور ہیں۔

☆☆☆

دور سے نظر آنے والے مناظر قریب سے ویسے دکھائی نہیں دیتے۔

☆☆☆

ہمارا حاصل محدود ہے اور ہماری تمنائیں لامحدود ہیں۔

☆☆☆

مجبور ہونا کوئی بری بات نہیں اور سچ پوچھو تو مجبور ہونا کوئی اچھی بات بھی نہیں۔

☆☆☆

ایک گھر میں پیدا ہونے والے اور ایک دسترخوان پر پلنے والے ایک جیسا ذائقہ ایک جیسی فطرت نہیں رکھتے۔

☆☆☆

ہماری بینائی کمزور ہو جائے تو چہروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔

☆☆☆

ایک انسان نے کہا کہ جب مر ہی جانا ہے تو عمل کیا ہے؟ دوسرے نے کہا چونکہ مر ہی جانا ہے اسی لئے تو عمل ضروری ہے۔

☆☆☆

محبت مجبور کو مختار بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

جب تک عوام میں حق پسند' حق طلب اور حق آگاہ لوگوں کی کثرت نہ ہو' جمہوریت ایک خطرناک کھیل ہے!

☆☆☆

بیمار وجود کیلئے ہر موسم خطرے کا موسم ہے۔

☆☆☆

ترقی یافتہ ممالک وہ ہیں' جو خوف پیدا کرتے ہیں' ترقی پذیر وہ ممالک ہیں' جو خوف زدہ رہنے پر مجبور ہیں اور پسماندہ وہ ممالک ہیں جنہیں خطرے کے احساس سے بھی آشنائی نہیں۔

☆☆☆

دولت کی محبت کم کر دو' اندیشے کم ہو جائیں گے۔

☆☆☆

خطرہ بہرحال اندر ہے' باہر نہیں!

☆☆☆

جب قائدین کی بہتات ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ قیادت کا فقدان پیدا ہو گیا۔

☆☆☆

اکثر اسلام سے محبت بیان کرنے والے اسلام کے نفاذ کے ساتھ اپنا نفاذ بھی مشروط رکھتے ہیں۔

☆☆☆

انسان مستقبل کو حال اور حال کو ماضی بنا دیتا ہے۔

☆☆☆

جس کا حال بدحال ہے وہ کسی مستقبل کے خوش حال ہونے کا تصور کیسے کر سکتا ہے؟

☆☆☆

کشتی ہچکولے کھا رہی ہو تو اللہ کی رحمت کو پکارا جاتا ہے' جب کشتی کنارے لگ جائے تو اپنی قوت بازو کے قصیدے کہے جاتے ہیں۔

☆☆☆

گناہ ترک کرنے کا ارادہ توبہ کا حصہ ہے۔

☆☆☆

موت سے زیادہ خوفناک شئے موت کا ڈر ہے۔

☆☆☆

عظیم انسان بھی مر جاتے ہیں' لیکن ان کی موت ان کی عظمت میں اضافہ کرتی ہے۔

☆☆☆

موت کا راز یہ ہے کہ ہم کچھ عرصہ اپنی اولاد کے پاس رہتے ہیں اور پھر اپنے ماں باپ سے جا ملتے ہیں۔ ڈرکس بات کا۔

☆☆☆

انسان پریشانی سے دوچار نہ بھی ہو تو بھی پریشانی سے آشنا ضرور ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان اپنی حالت کو بہتر بنانے کیلئے جب پریشان ہوتا ہے تو حالت بہتر بنانے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

مریض ہونا غریب ہونے کی ابتداء ہے۔

☆☆☆

پریشانی حالات سے نہیں' خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

وطن سے باہر رہنے کو وطن کی یاد پریشان کرتی ہے' وطن میں رہنے والوں کو باہر جانے کی تمنا پریشان رکھتی ہے۔

☆☆☆

اگر انسان تسلیم کر لے کہ اس کی زندگی کے ساتھ ہونے والے واقعات اور زندگی کا انجام' خالق کے حکم سے ہے تو یہ پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

آواز انسان کو دوسروں سے متعلق کرتی ہے اور خاموشی انسان کو اپنے آپ سے متعارف کرتی ہے۔

☆☆☆

جتایا ہوا احسان ضائع ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

عذاب اور عبرت کے الفاظ سننے میں بھی سخت ہیں اور سمجھنے میں بھی۔

☆☆☆

عوام کے بغیر ملک صرف جغرافیہ ہی تو ہے' صرف مٹی۔

☆☆☆

جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے اور اللہ جو کرتا ہے صحیح کرتا ہے۔

☆☆☆

عبادت وہاں نہیں پہنچاتی جہاں غم پہنچا دیتا ہے۔

☆☆☆

عذاب کی انتہائی صورت یہ ہے کہ عذاب نازل ہو رہا ہو اور لوگ بدمستیوں اور رنگ رلیوں میں محو ہوں۔

☆☆☆

مہنگائی حد سے زیادہ اور خریداری بھی حد سے زیادہ، عجب عالم ہے۔

☆☆☆

غم چھوٹے آدمی کو توڑ دیتا ہے، بڑے آدمی کو اور بڑا کر دیتا ہے۔

☆☆☆

کل کا انسان عقیدتوں کا مظہر تھا لیکن آج کا انسان ہر عقیدت اور ہر عقیدے سے آزاد ہے۔

☆☆☆

ہمارے پاس بڑے اخبار ہیں اور وہ خبر کسی اخبار میں نہیں ہوتی جس خبر کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

ہم نے اپنے آپ کو دشمن کی نگاہ سے کبھی نہیں دیکھا، دشمن یہ نہیں دیکھتا کہ شیعہ کون ہے سنی کون ہے؟

☆☆☆

مصلحت اندیش، دوراندیش نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆

اس نااہل ڈاکٹر کی طرح یہ نہ کہنا کہ ہم نے تو اپنا فرض پورا کیا آگے مریض کا مقدر۔

☆☆☆

بے باکی میں تعلق قائم رہتا ہے اور گستاخی میں تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جب زمانہ امن کا ہو اور حالات جنگ جیسے ہوں تو سمجھو عذاب کا وقت ہے۔

☆☆☆

برے مقصد میں کامیابی سے اچھے مقصد میں ناکامی بہتر ہے۔

☆☆☆

خاموشی دانا کا زیور اور احمق کا بھرم ہے۔

☆☆☆

زیادہ بولنے والا انسان مجبور ہوتا ہے کہ وہ سچ اور جھوٹ کو ملا کر بولے۔

☆☆☆

ہر قدیم کبھی جدید تھا اور ہر جدید کبھی قدیم ہو جائے گا۔

☆☆☆

گناہوں میں سب سے بڑا گناہ توبہ شکنی ہے۔

☆☆☆

اگر اینٹوں میں ربط نہ ہو تو دیوار کو اپنے ہی بوجھ سے گرنے کا اندیشہ لاحق ہو جائے گا۔

☆☆☆

ہمارا ہر وہ عمل جو اللہ کو ناپسند ہو گناہ ہے۔

☆☆☆

اخلاقیات دین کا حصہ ہے۔لیکن دینیات اخلاقیات سے بہت بلند ہے۔

☆☆☆

توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے۔

☆☆☆

اگر تخلیق خالق سے تعلق میں رہے تو سلامت ورنہ یہی ایک قیامت ہے۔

☆☆☆

جو انسان جتنا مؤثر ہوگا اس کا گناہ اتنا ہی بڑا ہوگا۔

☆☆☆

بے موسم پھل اور بے وقت حاصل آخر انسان کو نقصان پہنچائیں گے۔

☆☆☆

رفتار وہی بھلی جس سے سانس نہ پھولے۔

☆☆☆

اگر انسان کو گناہ سے شرمندگی نہیں تو توبہ سے کیا شرمندگی۔

☆☆☆

اشکوں کے موتیوں کی مالا عالم بالا کی خبر لاتی ہے۔

☆☆☆

گوش مشتاق اس نغمے سے بھی آشنا ہوتا ہے جو ابھی ساز میں ہو۔

☆☆☆

نیت کا گناہ نیت کی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

تقرب الٰہی کے راستوں پر چراغاں کرنے والے موتی انسان کے آنسو ہیں۔

☆☆☆

جس پر حضور ﷺ مہربان ہوں اسے اللہ کا قرب ملتا ہے اور جس پر اللہ مہربان ہو اسے حضور ﷺ کا قرب ملتا ہے۔

☆☆☆

سمندر سے دس دریا نکال لئے جائیں یا دس دریا شامل کر دیئے جائیں تو بھی جوں کا توں رہتا ہے۔

☆☆☆

اخلاقیات کا دین اور چیز ہے اور دن کی اخلاقیات اور۔

☆☆☆

انسان کے آنسو اس دنیا میں کسی اور دنیا کے سفیر ہیں۔

☆☆☆

دنیا کے عظیم انسان نالۂ نیم شب کی داستان ہیں۔

☆☆☆

مطمئن زندگی کی قدر اس سے پوچھو' جس کو خواب آور ادویات کے سہارے درکار ہوں۔

☆☆☆

سمندر کی طرح صاحبان روح نیم شب کو جاگتے ہیں۔

☆☆☆

قوم کو تذبذب میں گرفتار کرنا ظلم عظیم ہے۔

☆☆☆

پست خیال انسان اپنے وجود کو پالتا ہے اور بلند خیال انسان اپنے وجود کو اجالتا ہے۔

☆☆☆

اگر چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھا جائے تو کوئی بڑی بات بڑی نہ رہ جائے۔

☆☆☆

''معمولی انسان'' سے محبت' غیر معمولی انسان کا ڈر نکال دیتی ہے۔

☆☆☆

سوال کے آخری حصے میں جواب موجود ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو شخص اللہ کے ساتھ حساب نہیں کرتا' اللہ اس کے ساتھ حساب نہیں کرتا۔

☆☆☆

پراگندہ خیال سماج میں انتشار پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

عقیدے کو ثابت نہیں کیا جا سکتا اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

مبلغ یقین سے محروم ہو تو تبلیغ تاثیر سے محروم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

شکستہ جہاز کو کوئی ہوا بھی راس نہیں آتی۔

☆☆☆

روزے کے انکاری جب عید مناتے ہیں تو ان کے چہرے بے نور ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جس انسان کو اپنے آپ پر یقین نہ ہو وہ خدا پر کیا یقین رکھے گا۔

☆☆☆

اگر انسان کا باطن صادق نہ ہو تو صداقت کا مذہب اسے کوئی فلاح نہیں دے سکتا۔

☆☆☆

اگر آپ کسی کو زندگیوں کی آسانیوں میں شریک نہیں کرتے تو صرف علم میں شریک کرنے کا کیا فائدہ۔

☆☆☆

جب اللہ کی رحمت ہو جائے تو انسان اسے اپنا حق کہہ کر اپنی محنت اور اپنی عقل کا پھل سمجھتا ہے۔

☆☆☆

بولنے والا وہی بولتا ہے جو سننے والا سننا چاہتا ہے۔

☆☆☆

اندیشے کی عمر بیان تک ہے۔

☆☆☆

حال کے بدحال ہونے کے باوجود مستقبل کے خوشحال ہونے کی امید ترک نہ کرنی چاہئے۔

☆☆☆

ایک مارکیٹ میں دکاندار صبح سے شام تک یکساں محنت کرتے ہیں اور شام کو نتیجہ یکساں نہیں ہوتا۔

☆☆☆

انسان اپنے راستے پر صحیح سفر کر رہا ہو تو بھی اسے کسی اور غلط روی سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسان کے وجود کے کسی ایک حصے کے حد سے بڑھ جانے کا مطلب وجود کی ہلاکت ہے...... اسی طرح ایک قوم یا ایک سماج کا حد سے نکل جانا وجود آدم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

☆☆☆

تیسری جنگ عظیم کی تعریف یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی جنگ نہیں کیونکہ دنیا میں کوئی انسان ہی نہ ہوگا تو جنگ کون لڑے گا۔

☆☆☆

جس زندگی میں شوق ہوگا اس میں خوف نہیں ہوگا۔ خوف دوزخ ہے' شوق جنت۔

☆☆☆

پیدا کرنے والے کی منشاء کے خلاف جو زندگی ہوگی' خوف زدہ ہوگی۔

☆☆☆

ہمارے پاس ہر شئے کی کثرت ہے' صرف وقت کی قلت ہے۔

☆☆☆

اس سے پہلے کہ ہم سے سب کچھ چھن جائے' ہم خود ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔

☆☆☆

اپنے خیال کی ترقی بے معنی ہے' جب تک دوسروں کے حال کی ترقی نہ ہو۔

☆☆☆

نظاروں سے لطف حاصل کیا جا سکتا ہے' ان سے فائدہ نہیں مانگا جا سکتا۔

☆☆☆

فائدے کا سفر بے فائدہ ہے۔

☆☆☆

خوشامد اس بیان کو کہتے ہیں جس کے دینے والا جانتا ہے کہ جھوٹ ہے اور سننے والا سمجھتا ہے کہ سچ ہے۔

☆☆☆

ملکی معاملات کی اصلاح کی بجائے شہنشاہ اپنے قیصدے سنتے ہیں اور رعایا کو مرثیہ خوانوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہوں وہ اپنے لباس سے لے کر اپنے مکان تک اپنی ہر شئے کی تعریف چاہتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے لئے ہونا پسند کرتے ہو۔

☆☆☆

انسان بے بس ہے' بے بسی یہ ہے کہ وہ انسان ہے۔

☆☆☆

خاموش چہرہ' خاموش لفظ کی طرح صاحب نظر انسان کے سامنے بولتا ہے۔

☆☆☆

قرآن میں کائنات کا تذکرہ ہے اور کائنات میں قرآن کی تفسیر و تفہیم ہے۔

☆☆☆

ایک بیج میں ہزار ہا درختوں کے ظہور کیلئے حرف ''کن'' موجود ہے۔

☆☆☆

سمندر کا دل دریا ہے اور دریا کا دل سمندر ہے۔

☆☆☆

زندگی کے تپتے ہوئے ریگزار میں محبت گویا ایک نخلستان سے کم نہیں۔

☆☆☆

محبوب ہر حال میں حسین ہوتا ہے کیونکہ حسن تو دیکھنے والے کا اپنا انداز نظر ہے۔

☆☆☆

محبت کو محبوب میں کجی یا خامی نظر نہیں آتی اگر نظر آئے بھی تو محسوس نہیں ہوتی محسوس ہو بھی تو ناگوار نہیں گزرتی۔

☆☆☆

پیر کامل کا عشق، عشق نبی ﷺ ہی کہلائے گا۔

☆☆☆

محبت کرنے والے کبھی شہروں میں ویرانے پیدا کرتے ہیں، کبھی ویرانوں میں شہر آباد کر جاتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی صرف نیوٹن ہی نہیں، زندگی ملٹن بھی ہے۔

☆☆☆

خوف ناروا خواہش کا اولین سگنل ہے۔

☆☆☆

کسی شئے کے کم ہونے یا گم ہونے سے ملال پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

خود کو محفوظ بنانے کی خواہش غیر محفوظ ہونے کا اعلان ہی تو ہے۔

☆☆☆

انسان اندر سے ٹوٹ جائے تو تعمیر حیات کی کتابیں مدد نہیں کر سکتیں۔

☆☆☆

خوف خون کی رنگت اور ہڈیوں کا گودا ختم کر دیتا ہے۔

☆☆☆

ہر قسم کے خوف سے بچنے کا واحد، مناسب اور سہل طریقہ یہی ہے کہ انسان میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے۔

☆☆☆

گدھ کی بلند پروازی، مردار کی تلاش میں ہے۔

☆☆☆

اگر تم راستہ جاننے والے ہو تو جو گمراہ ہے وہ تمہاری ذمہ داری بن چکا ہے۔

☆☆☆

جب تک سمندر زندہ ہے' زندگی ختم نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

صاحب حال کا دل اس کی آنکھ میں ہوتا ہے اور آنکھ دل میں ہوتی ہے۔

☆☆☆

سب سے بدقسمت ہے وہ انسان جو اپنے مستقبل سے خائف ہو۔

☆☆☆

جہاں اہل عقل کی حد ہو' وہاں سے صاحب دل کی سرحد شروع ہوتی ہے۔

☆☆☆

اکثر اوقات الفاظ حقیقت کو محجوب کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

کہنے والا کچھ اور کہہ رہا ہوتا ہے اور سننے والا کچھ اور سننے لگ جاتا ہے۔

☆☆☆

خوف کا پسندیدہ مسکن اس انسان کا دل ہے جس میں احساس گناہ تو ہو لیکن گناہ چھوڑنے کی طاقت نہ ہو۔

☆☆☆

چمگادڑ الٹے لٹکتے ہیں۔ انہی درختوں پر رات کو گدھوں کا بسیرا ہوتا ہے...... یہ تعلق اور تقرب بڑا پرمعنی ہے۔

☆☆☆

''چاند'' محبوب ہے اور چاندنی محبوب کی یاد۔

☆☆☆

بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

☆☆☆

جس نے والدین کا ادب کیا' اس کی اولاد مؤدب ہوئی۔

☆☆☆

یہ ضروری نہیں کہ غریب سکون میں ہو' لیکن یہ ضروری ہے کہ دولت مند سکون سے محروم ہوگا۔

☆☆☆

کم آرزو والے انسان مطمئن رہتے ہیں۔

☆☆☆

انسان کماتا ہے تاکہ زندہ رہے اور زندہ رہتا ہے تاکہ کماتا رہے۔

☆☆☆

سوچنے والے کی دنیا' دنیا والوں کی سوچ سے الگ ہے۔

☆☆☆

تمہیں حرکت دینے والی طاقت کا نام ضرورت ہے اور ضرورت کا پجاری کثرت پرست ہوتا ہے۔

☆☆☆

یہ عجیب بات ہے کہ محنت کی عادت قائم رہے بھی تو انسان کی طاقت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

بعض لوگ زندگی بھر کتابیں اکٹھی کرتے ہیں لیکن جب لائبریری مکمل ہوتی ہے تو زندگی بھی مکمل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

ماضی' حال اور مستقبل صاحب فکر کے سامنے ایک لمحے میں سمٹ جاتے ہیں۔

☆☆☆

کاذب ماحول صادق کی زندگی ایک کربلا سے کم نہیں۔

☆☆☆

شبنم کے قطرے صبح کی مسکراہٹ بھی ہیں اور رات کے آنسو بھی۔

☆☆☆

سچ وہی ہے جو سچے کی زبان سے نکلے۔

☆☆☆

انسان کی خاطر اللہ نے شیطان کو دور کر دیا' شیطان کی خاطر انسان اللہ سے دور ہو گیا۔

☆☆☆

سچے انسان کا جھوٹ مصلحت پر مبنی ہو سکتا ہے لیکن جھوٹے انسان کا سچ منافقت کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

ایک کی خوشی دوسرے کا غم ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

ہماری عمر بڑھ رہی ہے لیکن ہماری عمر کم ہو رہی ہے۔

☆☆☆

منافق اس انسان کو کہتے ہیں جو مومنوں اور کافروں میں بیک وقت مقبول ہونا چاہے۔

☆☆☆

صداقت کے اظہار کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر وقت کی ایک صداقت ہے۔

☆☆☆

سچ اور جھوٹ صرف پہچان کے درجے ہیں ان میں سے کچھ باطل نہیں۔

☆☆☆

ہم جس شئے سے کراہت کرتے ہیں وہ دوسرے ملک میں مرغوب غذا ہے۔

☆☆☆

اللہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرنے والا بھی اتنا ہی گمراہ ہے جتنا اللہ سے انکار کرنے والا۔

☆☆☆

حضورﷺ کے وسیلے کے بغیر تقرب الٰہی کا تصور خارج از اسلام ہے۔

☆☆☆

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور اتنا مکمل ہے کہ اس میں اللہ کے لفظ کا اضافہ بھی ممکن نہیں، قرآن سے لفظ شیطان نکالنا بھی ممکن نہیں۔

☆☆☆

غریب کو مایوس نہ ہونے دیا جائے اور امیر کو مغرور نہ ہونے دیا جائے۔

☆☆☆

اکثر اوقات وعدہ، بات کو کل پر ٹالنے کا ذریعہ ہوتا ہے لیکن بات ٹلتی نہیں۔

☆☆☆

سورج کا ثبوت دیکھنے والی آنکھ کے علاوہ ممکن نہیں اور دیکھنے والی آنکھ کو ثبوت درکار نہیں۔

☆☆☆

صادق تک رسائی ہی اصل صداقت ہے۔

☆☆☆

زندگی کا خواب الگ ہے خواب کی زندگی الگ ہے۔

☆☆☆

مسجد سچ ہے لیکن بدنیت انسان بنائے تو جھوٹ ہے۔

☆☆☆

اگر وعدے کم کیے جائیں تو ان کے پورا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔

☆☆☆

محبت کا مسافر راستے میں نفرت کا پڑاؤ نہیں پائے گا۔

☆☆☆

اس دور میں گناہ نہ کرنے والے کو بھی ثواب ہے۔

☆☆☆

محبت کی دنیا اور دنیا کی محبت اور شئے ہے۔

☆☆☆

رزق کے بارے میں تشویش رکھنا راہ طریقت کی بڑی رکاوٹ ہے۔

☆☆☆

ہم لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کی سزا چاہتے ہیں، لیکن اپنے بارے میں رحم اور معافی چاہتے ہیں۔

☆☆☆

حضور ﷺ کی رات کی زندگی ابھی تک سیرت کی کتابوں میں نہیں ہے۔ اسی طرح ان کے پردہ فرمانے کے بعد کی زندگی بھی ان کتابوں میں نہیں آئی۔

☆☆☆

کوئی مصنف یا مؤرخ ایسا نہیں ہوگا جو امام عالی مقام پر کتاب لکھے اور یہ خواہش کرے کہ امام حسینؑ شہید نہ ہوتے۔

☆☆☆

غم ہو یا خوشی، اللہ والوں کو یہ دونوں اللہ کے اور قریب لے جاتے ہیں۔

☆☆☆

مقربین کیلئے تکلیف عنایت ہے اور غیر مقرب کیلئے ابتلاء۔

☆☆☆

محبت، محبت چاہتی ہے نہ کہ مہربانی۔

☆☆☆

اعظم کا ہر اسم اعظم ہوتا ہے۔

☆☆☆

قرآن اللہ کا کلام ہے، سچ ہے...... حق ہے، تفسیر انسان کی وضاحت ہے۔ ممکن ہے سچ نہ ہو۔

☆☆☆

وعدہ حال میں ''مستقبل'' کے بارے میں کیا جاتا ہے اور جب مستقبل ''حال'' بنتا ہے تو وعدہ کرنے والا ''حال'' ماضی بن چکا ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک ملک کی سچائی دوسرے ملک کی سچائی نہیں۔

☆☆☆

صداقت کے اظہار کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر وقت کی ایک صداقت ہے۔

☆☆☆

اللہ سے محبت حضور ﷺ کی اطاعت ہے۔

☆☆☆

خوشی روح کا وہ مقام ہے جہاں آپ ہر چیز سے مطمئن ہو جائیں۔

☆☆☆

آپ کا جذبہ ایمان آزمانے کیلئے کفر موجود ہے۔

☆☆☆

مسلمان مسلمان کے خلاف جہاد نہیں فساد کرتا ہے۔

☆☆☆

بڑی منزلوں کے مسافر چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

☆☆☆

بعض اوقات ہم اپنے دنیاوی معاملات میں انا کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن حق کی راہ میں اپنی انا نہیں چھوڑتے۔

☆☆☆

اگر کوئی آپ کو راستہ نہیں دیتا آپ اسے راستہ دے دو۔

☆☆☆

اسلام کے نفاذ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ بند کر دی جائے اور لوگوں سے ہمدردی کی جائے اور ان کی مدد کی جائے۔

☆☆☆

ایک زمانے کا جھوٹ دوسرے زمانے کا سچ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

اگر پیشانی میں شوق سجدہ پیدا ہو جائے تو سمجھو کہ اللہ قریب ہے۔

☆☆☆

مرنے سے پہلے ایمان کا میسر آنا بہت بڑی بات ہے۔

☆☆☆

معافی مانگنے والا بڑا دلیر ہوتا ہے۔

☆☆☆

عاجز گنہگار، مغرور عابد سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔

☆☆☆

یہ زمین کسی اور زمین کا آسمان ہے۔

☆☆☆

زندگی تم خود ہو' باقی سارا علم ہے۔

☆☆☆

جس نے آج کو پسند کیا اس کو کل بھی پسندیدہ ملے گا۔

☆☆☆

آباد شہروں میں ایک اور شہر بھی آباد ہوتا جا رہا ہے اور وہ شہر ہے قبرستان۔

☆☆☆

فاصلوں سے سچ نظر آنے والی شے قریب سے دیکھو تو جھوٹ ہے' سراب ہے۔

☆☆☆

حسن اصل میں حسن نہیں بلکہ چاہا جانا ہی حسن ہے' چاہنے والا ہی حسین بناتا ہے۔

☆☆☆

بولنے والے کا سوز الفاظ میں سوز پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

جن آنکھوں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہو ان آنکھوں کو دیکھنا بس بڑی بات ہے!

☆☆☆

وہ نیکی بھی کیا نیکی ہے جس کا نصیب انجام بد ہو' اور وہ بدی بھی کیا بدی ہے جس کے نصیب میں نیک انجام ہو۔

☆☆☆

جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کرو۔

☆☆☆

وہ گناہ جس میں کوئی انسان بھی گواہ نہ ہو' اکثر معاف ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں کیلئے رحمت بن جاؤ رحمت العالمین ﷺ کی رحمت کا سایہ ملے گا۔

☆☆☆

باخبر آدمی پریشان نہیں ہوتا۔

☆☆☆

نیت کا انتشار مستقبل کیلئے خدشہ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ہم جس انسان کو سچا مان لیں' اس کا فرمایا ہوا ہر لفظ سچا ہے۔

☆☆☆

لوگوں کے عیب چھپاؤ گے تو اللہ تمہارے عیب چھپائے گا۔

☆☆☆

جب عظمت کا زمانہ آتا ہے تو اچھائی میں عظمت آتی ہے اور اس کے مقابل میں برائی میں بھی عظمت آتی ہے مثلاً حضور ﷺ تشریف لائے اور اس وقت ابوجہل بھی آیا۔

☆☆☆

آج کے مسلمان کا المیہ ہے کہ اسے خدا سے زیادہ غریب ہونے کا ڈر ہے۔

☆☆☆

دوسرے کی خامی تیسرے کو بتانا غیبت ہے۔

☆☆☆

انسان انسان ہو کر بھی اللہ کی مرضی پر نہیں چلتا اور چاہتا یہ ہے کہ وہ اللہ ہونے کے باوصف انسان کی مرضی پر چلے۔

☆☆☆

ضرورت کیلئے اللہ کو پکارنے والا دونوں حالتوں میں اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ضرورت پوری ہو جائے تب بھی چھوڑ دے گا' ضرورت پوری نہ ہو تب بھی چھوڑ دے گا۔

☆☆☆

غصہ اعتماد کی کمی کا نام ہے۔

☆☆☆

اعلیٰ ظرف کا غصہ زمانوں کو بدل دیتا ہے۔

☆☆☆

''وہ'' اور ''تم'' اکثر ''میں'' کو متاثر کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

بدنام آدمی نیک تو بن سکتا ہے رہنما نہیں بن سکتا۔

☆☆☆

رمل اور عمل کیلئے قرآن پڑھنا بھی کیا پڑھنا ہے۔

☆☆☆

اللہ سے محبت برائے محبت' اللہ کی عبادت برائے عبادت۔

☆☆☆

صادق کو ماننے والا صدیق ہی تو ہوگا۔

☆☆☆

مخلص وہ ہے جو تم سے زیادہ تمہارا خیال کرے۔

☆☆☆

رزق صالح نہ ہو تو سکون قلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

☆☆☆

بیداری کی حقیقت سمجھ میں نہ آئے تو نیند کی حقیقت کیسے سمجھ میں آ سکتی ہے۔

☆☆☆

شیر ایک طاقتور اور خونخوار درندہ ہے' خوف پیدا کرتا ہے' لیکن شیر کے پاؤں کا کانٹا نکالنے والے انسان کے سامنے شیر بھی سرنگوں ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ننھے چراغ مل کر چراغاں بن جاتے ہیں۔

☆☆☆

خود موجود لمحے کا تو ہوتا ہی نہیں' صرف جانے والے یا آنے والے وقت کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

وہ المیہ جو ابھی رونما نہیں ہوا اور رونما ہو سکتا ہے' اندیشہ کہلاتا ہے۔

☆☆☆

صرف خوفزدہ رہنے سے تو دشمن نہیں مرتے۔

☆☆☆

موسم بدلنے کا وقت آ جائے تو وقت کا موسم بدل جاتا ہے۔

☆☆☆

سقراط کا علم جاننے والا' سقراط نہیں بن سکتا اس لئے کہ سقراط کسی کتاب کو پڑھنے کے بعد سقراط نہیں بنا۔

☆☆☆

جوانی بدصورتوں کو بھی دیدہ زیب بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

جس طرح مکھی شہد بناتی ہے اور جگنو روشنی رکھتا ہے اسی طرح دانا انسان دانائی رکھتا ہے۔ دانائی کسی کوشش علم یا عمل کا نتیجہ نہیں۔

☆☆☆

اگر دنیا کی رونقوں میں میرے ہونے اور نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو مجھے رونقوں سے کیا حاصل۔

☆☆☆

ظالم کا سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ وہ مظلوم کو ظلم سہنے اور ظلم میں رہنے کی تعلیم دے چکا ہوتا ہے۔

☆☆☆

غریب کی بیماری امیر ڈاکٹر کیلئے نوید بہار ہے۔

☆☆☆

آج کل روزگار تعلیم سے نہیں تعلقات سے نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆

مستقبل ایک خواب ہے جو محتاج تعبیر ہے اور ماضی صرف ایک تصویر ہے۔

☆☆☆

کسی شئے سے اس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم ہے۔

☆☆☆

جس نے معاف کیا وہ معاف کر دیا جائے گا۔

☆☆☆

پاکستا کو قائم رکھنے کیلئے اتنا اسلام کافی ہے جتنا قائداعظم کے پاس تھا۔

☆☆☆

ناپاک زندگی پاکیزہ خیال سے محروم رہتی ہے۔

☆☆☆

اگر بیٹا باپ کی فکر باپ کے تخیل اور باپ کے حسن خیال کا شاہد نہ ہو تو دونوں کا مابعد خطرے میں ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

انسان کبھی راضی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہمیشہ خوشی کی تلاش کرتا ہے ور اسے کسی نہ کسی طرح غم سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

☆☆☆

مال کی محبت حریص بناتی ہے اور حریص کی جیب بھر جائے تو بھی دل خالی رہتا ہے۔

☆☆☆

جس طرح قلی کا سامان کسی اور کا سامان ہوتا ہے۔ اس دنیا میں کچھ بھی کسی کی ملکیت نہیں۔

☆☆☆

کسی کی یاد میں جاگنے والا کبھی بدقسمت نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆

کثرت کی آرزو ہمیشہ دکھی کرتی ہے۔

☆☆☆

جھوٹے معاشرے میں شہرت حاصل کرنے والا سچے معاشرے میں بدنام گنا جائے گا۔

☆☆☆

محبت انسان کو محبوب کے سوا ہر شئے سے اندھا کردیتی ہے۔

☆☆☆

محبوب پاس ہو تو یاد پاس نہیں ہوتی' یاد پاس ہو تو محبوب پاس نہیں ہوتا۔

☆☆☆

شہر وہی رہتے ہیں شہری بدل جاتے ہیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر مریض کی جان بچاتے بچاتے خود ہی کسی دن جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

☆☆☆

دانا کی زندگی کا علم دانائی نہیں بلکہ دانا کی زندگی کا عمل دانائی ہے۔

☆☆☆

دولت لوبھ پیدا کرتی ہے اور لوبھ خوف پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

صحت خراب ہو تو کوئی موسم بھی خوشگوار نہیں اور صحت خوشگوار ہو تو کوئی موسم خراب نہیں۔

☆☆☆

جو انسان دوسروں کو خوفزدہ کرتا ہے وہ خود خوف میں مبتلا رہتا ہے۔

☆☆☆

عمل، عمل کے تابع نہ ہو تو علم، علم کے مطابق نہیں رہتا۔

☆☆☆

برے انسان کو ہر وقت برائی کا موقع مل جاتا ہے اچھے کو اچھائی میسر آ ہی جاتی ہے۔

☆☆☆

غریبوں کی حالت بدلنے کا دعویٰ کرنے والے خود غریبی کے ذائقے سے ناآشنا ہوتے ہیں۔

☆☆☆

مقربین حق حاصل کی بجائے ایثار کو اپنا شعار بناتے ہیں۔

☆☆☆

جس پر اللہ مہربان ہو اسے حضور ﷺ کا قرب ملتا ہے۔

☆☆☆

زندگی موت کے تعاقب میں ہے اور موت زندگی کے پیچھے آ رہی ہے۔ جب تک دونوں میں سے ایک ختم نہیں ہوتا یہ کھیل جاری رہتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کی تلاش انسان کو کسی انسان ہی کے پاس تو لے جاتی ہے۔

☆☆☆

ہم جسے برداشت نہیں کرتے اس کو بھی تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

☆☆☆

ابلیس اللہ کے مقابلے میں ایک مساوی اور مخالف طاقت نہیں بلکہ اللہ کی مخلوق میں ایک باغی اور منکر طاقت ہے۔

☆☆☆

محبوب کے ملتے ہی زندگی نثر سے نظم میں داخل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

کوئی دنیاوی طاقت ہمیشہ طاقتور نہیں رہ سکتی۔

☆☆☆

آج کے انسان کو موت سے زیادہ غریبی کا ڈر ہے۔

☆☆☆

چاندنی ہو تو چاند نہیں ملتا' چاند ملے تو چاندنی نہیں ملتی۔

☆☆☆

نئی خواہش نئے اندیشے پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

اللہ کی رضا پر اپنی رضا کو نثار کر دینا قرب حق ہے۔

☆☆☆

زندگی ایسا لطیف منظر ہے جو تبصرے اور تنقید کے بوجھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

اگر صرف عبادت اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہوتی تو انسان پر زندگی کے دیگر فرائض نہ عائد کئے جاتے۔

☆☆☆

اللہ کی مخلوق کو ناپسند کرنا اللہ کی محبت سے محروم ہونے کی دلیل ہے۔

☆☆☆

جس دیس میں ہمارا کوئی محبوب نہ ہو اس دیس سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔

☆☆☆

ابلیس اس لئے بھی مردود ہوا کہ اس کا معبود تو تھا محبوب کوئی نہ تھا۔

☆☆☆

دولت کی محبت غریبی کا ڈر پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

جس بات سے قوم میں وحدت عمل پیدا نہ ہو وہ اسلام تو نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

جس معاشرے میں مظلوم اور محروم نہ ہوں وہی معاشرہ فلاحی ہے۔

☆☆☆

پست خیال انسان آکاش بیل کی طرح خود پھیلتا ہے اور دوسروں کو پھیلنے سے روکتا ہے۔

☆☆☆

لوگ ملازمتوں سے ریٹائر ہو کر انہی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن کے علاج کیلئے ملازمت کی تھی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پھر کسی ملازمت کی تلاش ہوتی ہے۔

☆☆☆

قوموں کی تباہی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان سے نالہ نیم شب چھن جائے۔

☆☆☆

دشمن وہ ہے جو تم سے تمہاری خوبیاں بیان کرے اور لوگوں سے تمہاری خامیاں۔

☆☆☆

جھوٹے کو سچی بات نہ بتانا اور سچے کے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔

☆☆☆

انسان اتنا اشرف ہے کہ اسے اللہ کا ارادہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

☆☆☆

تمہاری جو حالت تنہائی میں ہوتی ہے وہی حالت قبر میں ہو گی۔

☆☆☆

دوست وہ ہے جو تم سے تمہاری خامیاں بیان کرے اور لوگوں سے تمہاری خوبیاں۔

☆☆☆

اگر تمہیں یہ کہا جائے کہ تمہیں دنیا میں کسی اور صورت میں بھیجا جا سکتا ہے تو جس صورت میں آنا پسند کرو وہ تمہارا دوست ہے۔

☆☆☆

فرقہ پرست' حق پرست نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

اسلام کے شجر کو اتنے پیوند لگائے جا چکے ہیں کہ اس کا اصل رنگ دب کر رہ گیا ہے۔

☆☆☆

اگر تمہیں یہ اختیار دیا جائے کہ ساری کائنات ختم ہونے والی ہے اور ایک انسان نے بچنا ہے تو جس انسان کو تم بچانا پسند کرو وہ تمہارا دوست ہوگا۔

☆☆☆

جنت بھی انسان کو تسکین نہیں دے سکتی' اگر اس میں کوئی ساتھی نہ ہو۔

☆☆☆

ہماری خوشیاں شرکت دوست سے دوبالا ہوتی ہیں اور ہمارے غم غمگسار کے تقرب سے کم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

وہ انسان جس نے رفیق سے وفا نہ کی' کسی سے وفا نہیں کر سکتا' نہ دین سے نہ خدا سے' نہ خود اپنے آپ سے۔

☆☆☆

سات رنگوں کے جلوے دراصل سفید رنگ کے دلفریب روپ ہیں۔ کثرت اس وقت تک سمجھ نہیں آتی' جب تک وحدت آشنائی نہ ہو۔

☆☆☆

سب انسانوں میں یکساں آنسو ہیں اور یہی رشتہ انسان کا انسانوں کے ساتھ ہے۔

☆☆☆

دنیا میں کوئی راز ہمیشہ راز نہیں رہا۔

☆☆☆

سامع کا شوق ہی خاموشی کو گویائی عطا کرتا ہے۔

☆☆☆

انتظار وصال کی آرزو میں فراق سے گزرنے کا تجربہ ہے اور یہ تجربہ اشکوں سے تحریر ہوتا ہے۔

☆☆☆

غلام کو غلامی پسند نہ ہو تو کوئی آقا پیدا نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

نیاز مندی ہی بے نیازی کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

سب سے بری آواز گدھے کی ہے اور سب سے پیاری آواز سب سے پیارے انسان ﷺ کی ہے۔

☆☆☆

انسان کا رزق اس کے اپنے وجود کے کسی حصے میں پنہاں ہوتا ہے۔ اس صلاحیت کو دریافت کرنا ہی انسان کا فرض ہے۔

☆☆☆

رشوت کے مال پر پلنے والی اولاد لازمی طور پر باغی ہوگی، بے ادب ہوگی، گستاخ ہوگی۔

☆☆☆

باطل کوئی نئی دنیا نہیں، اسی دنیا کا نیا شعور ہے۔

☆☆☆

پہاڑوں سے نکلنے والے دریا خود سمندر کیلئے پیاسے ہوتے ہیں اور یہ کناروں کی پیاس بجھاتے ہوئے اپنے محبوب ساگر سے واصل ہو کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

☆☆☆

یار جلوہ بن کر دل سے گزرتا ہے اور آنسو بن کر آنکھ سے ٹپکتا ہے۔

☆☆☆

صبر کا خیال ہی اس بات کی دلیل ہے کہ انسان جو چاہتا ہے وہ اسے ملا نہیں۔

☆☆☆

جب کسی قوم یا فرد کا دعا سے اعتماد اٹھ جائے تو آنے والا وقت مصیبت کا زمانہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

کوئی چہرہ بیماری دے جاتا ہے اور کوئی چہرہ شفا عطا فرما جاتا ہے۔

☆☆☆

اختلاف کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور بقائے اختیار کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

خالق مخالف کو تباہ نہیں کرتا' مخلوق مخالف کو تباہ کرنا چاہتی ہے یہی خالق اور مخلوق میں فرق ہے۔

☆☆☆

بخیل اپنے مال سے کسی کو کچھ نہیں دیتا۔ وہ ایسا سورج ہے' جس کی روشنی نہیں' ایسا دریا ہے' جس میں پانی نہیں۔

☆☆☆

گرمئ بازار نیرنگئ اشیاء کے باعث ہے۔

☆☆☆

ناپختہ عقیدہ چھوٹے برتن کی طرح جلد گرم ہو جاتا ہے سب سے قوی عقیدہ اس ذات گرامی ﷺ کا ہے جو کائنات کے ہر انسان کیلئے رحمت کی پیامبر ہے۔

☆☆☆

ہماری آدھی تقدیر ہمارے اعمال میں ہے اور آدھی ان لوگوں کے اعمال میں' جو ہم سے وابستہ ہے۔

☆☆☆

ماضی میرا مقدر ہے' حال فیصلے کا لمحہ ہے' مستقبل امکانات کا خزانہ۔

☆☆☆

چراغ کو آندھی اور طوفان سے تو بچایا جا سکتا' لیکن چراغ کے اندر ہی سے تیل ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جو ٹل جائے' وہ مقدر نہیں' اندیشہ ہے۔

☆☆☆

دریا کو سمندر کی لگن ہے اور سمندر کو دریا بننے کی خواہش مضطرب کر رہی ہے۔

☆☆☆

عرق گلاب یا گلقند کیلئے گلاب کی تلاش کرنے والا ضرورت مند کہلائے گا۔

☆☆☆

کسی جھوٹے انسان نے کبھی کسی صادق کی تلاش نہیں کی۔

☆☆☆

ہم جس شئے کے انتظار میں ہیں' وہی ہماری عاقبت ہے۔

☆☆☆

گلاب کو تلاش کرنے والا خوشبو کا مسافر' بوئے گل کو منزل دل کا مقام سمجھتا ہے۔

☆☆☆

سیاست میں اختلاف رائے بقائے سیاست ہے۔ مخالف رائے کو تباہ کرنے کی آرزو کرنے والا دور

عارضی ہوتا ہے۔

☆☆☆

ایک گھر میں پیدا ہونے والے اور ایک چھت کے نیچے پرورش پانے والے ایک انداز فکر نہیں رکھتے۔

☆☆☆

گدھ کی آنکھ مردار انسان کے علاوہ کچھ اور دیکھنے سے قاصر ہے۔

☆☆☆

کوئی شخص پیدا نہیں ہوتا جب تک اس کے ہمراہ اس کا مقدر نہ پیدا ہو۔

☆☆☆

تقدیر مزاج پیدا کرتی ہے' یہ مزاج خواہش پیدا کرتا ہے خواہش عمل پیدا کرتی ہے اور عمل ایک نتیجہ پیدا کرتا ہے نتیجہ تقدیر ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر اعمال یہودیوں کے سے ہوں اور عبادت مسلمانوں کی سی ہو' تو نتیجہ کیا ہوگا؟

☆☆☆

ہم نے محمود و ایاز کے درجے قائم رکھ کر عبادت ادا کی' اس لئے عبادت کی برکت زندگی میں شامل نہ ہو سکی۔

☆☆☆

یتیم کا مال چھین کر حج کرنے والا ظالم' حج کے ثواب سے محروم رہے گا۔

☆☆☆

تقریباً ہر فرقے کے پاس ہر دوسرے فرقے کیلئے فتویٰ کفر موجود ہے۔

☆☆☆

جس کو زندگی میں کوئی سچا اور سُچا دوست نہ ملا ہو' اس جھوٹے انسان نے اپنی بدبختی کے بارے میں اور کیا کہنا ہے۔

☆☆☆

مسلمانوں کا حج مسلمانوں کیلئے وہ نتیجہ نہیں پیدا کر رہا' اس لئے کہ حج کے موقع پر اکثر خرید و فروخت اس مال کی ہوتی ہے' جو یہودیوں کا بنا ہوا ہے۔

☆☆☆

بداعتماد انسان نہ کسی کا رفیق ہوتا ہے' نہ اس کا کوئی حبیب ہوتا ہے۔

☆☆☆

خوراک کی بجائے دوائی کھانے والا انسان کیا ترقی کرے گا۔

☆☆☆

جس انسان کا ملک میں کوئی دوست نہیں وہ ملک سے دوستی نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

آسمانوں کی راہ ڈھونڈنے والا انسان دل کی دنیا ویران کر چکا ہے۔

☆☆☆

دراصل تقدیر نہیں بدلتی' جو بدل جائے وہ تقدیر نہیں۔

☆☆☆

کوشش بامقصد ہونی چاہئے ایسی کوشش کہ زندگی بھی آسان ہو اور موت بھی آسان ہو۔

☆☆☆

کنجوس اپنی دولت کے استعمال سے محروم ہے' وہ کسی کے مال کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

کچھ چیزوں کے بارے میں بہت کچھ جاننا ممکن ہے۔ بہت سی چیزوں کے بارے میں کچھ کچھ جاننا ممکن ہے۔ سب چیزوں کے بارے میں سب کچھ جاننا ناممکن ہے۔

☆☆☆

علم اور عمل کے فرق سے اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

سکون کی خاطر سفر کرنے والا سکون حاصل نہیں کر سکتا۔ سفر میں سکون کہاں! سکون کی تلاش اپنے حالات' اپنے ماحول اور اپنی زندگی سے بیزاری کا اعلان ہے۔

☆☆☆

نقطہ نظر واضح کرنے کا حق تو ہے۔ دوسروں کو قتل کرنے کا حق نہیں۔

☆☆☆

جو انسان اللہ کے جتنا قریب ہوگا' اتنا ہی انسانوں کے قریب ہوگا۔

☆☆☆

خوشی بیٹی کی طرح گھر میں پلتی ہے اور جب جوان ہو جائے تو رخصت کر دی جاتی ہے۔

☆☆☆

جب آنکھ بند ہوگی تو آنکھ کھلے گی۔

☆☆☆

عمر پردیس میں گزرتی جاتی ہے اور امید یہ کہ دیس میں رہائش باعزت ہو۔

☆☆☆

عقل اور نصیب نہ ہوں' تو عمل جہالت ہے۔

☆☆☆

حکومت کرنے کی خواہش کا غلام بڑی ابتلاء میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

بڑھاپے کے مسائل دراصل ایک ہی مسئلے کے مختلف حصے ہیں اور بوڑھے آدمی کا سب سے بڑا مسئلہ صحت ہے۔

☆☆☆

جس ہیر کو وارث شاہ مل گیا' وہ ہیر گمنامی کے اندھیرے سے ایسی نکلی کہ ادب کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کے طلوع ہوئی۔

☆☆☆

نیند زندگی کے دسترخوان کی سب سے اہم' سب سے لذیذ اور سب سے میٹھی ڈش ہے۔

☆☆☆

ہماری ساٹھ سال کی اوسط زندگی میں بیس سال تو نیند کے حوالے ہو جاتے ہی۔

☆☆☆

یہ وقت کسی اور وقت کیلئے محنت کا زمانہ ہے۔

☆☆☆

اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو' اتنا حاصل کرو کہ چھوڑنا مشکل نہ ہو۔

☆☆☆

سکون قلب آسائشوں کے حصول سے نہیں' اصلاح ایمان سے ہوگا۔

☆☆☆

ہم شکم کو دل پر ترجیح دیتے ہیں' سکون کیسے ملے۔

اللہ کی اطاعت نہ کرنے سے ہمیں بڑی بڑی اطاعتیں کرنی پڑتی ہیں۔

☆☆☆

بے خوف غریب دولت کے طاقتور صنم کدے کا ابراہیم ہے۔

☆☆☆

انسان اللہ کو بہت پیارے ہوتے ہیں۔ ان سے پیار کرنا چاہیے' تاکہ اللہ عزت عطا فرمائے۔

☆☆☆

آج کی بین الاقوامیت نے دیس کے تصور کو ویسے بھی رد کر دیا ہے لہٰذا ہم کسی ایک دیس کے شہری نہیں رہے۔

☆☆☆

دولت کی تمنا دلبروں کو دور کر دیتی ہے۔ انسان غریبی کا لقمہ نہیں کھاتا اور جدائی کا زہر کھا لیتا ہے۔

☆☆☆

ہم سے کوئی ہماری عمر پوچھے تو ہم گزری ہوئی عمر بتاتے ہیں حالانکہ ہماری اصل عمر تو وہ ہے جو باقی ہے۔

☆☆☆

یکساں عبادت یکساں نتیجہ نہیں پیدا کرتی۔ ہر نمازی نیک نہیں ہوتا۔ نیت بدل جائے تو نیک عمل نیک نہیں رہتا۔

☆☆☆

آج کسی کو غریبی اور پیغمبری اکٹھی مل جائے تو وہ پیغمبری سے استعفیٰ دے دے۔

☆☆☆

ساری کائنات بھی اگر مخالف ہو جائے تو اللہ اور اللہ والوں کو فرق نہیں پڑ سکتا۔

☆☆☆

درست عقیدے والا نا درست عقائد کو محبت سے بدل دیتا ہے۔ نفرت اور غصہ عقیدوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

ہماری لب بندی سے گویائی پیدا ہوتی ہے اور گویائی سے لب بندی بلکہ نظری بندی پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

دولت زندگی کیلئے ہے' لیکن آج کے انسان کی زندگی صرف دولت کیلئے ہے۔

☆☆☆

صبر کا مقام اس وقت آتا ہے' جب انسان کو یہ یقین آ جائے کہ اس کی زندگی میں اس کے عمل اور اس کے ارادے کے ساتھ ساتھ کسی اور کا عمل اور کسی اور کا ارادہ بھی شامل ہے۔

☆☆☆

ہم اور ہماری زندگی ایک اور ذات کے ارادے کے تابع ہیں اور وہ ذات مطلق ہے۔

☆☆☆

گناہ اور ظلم انسان سے دعا کا حق چھین لیتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی کے بہتے ہوئے دریا میں انسانی چہرے حباب کی صورت ابھرتے ہیں اور ڈوبتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

کتابوں کا مطالعہ ایک اعلیٰ مصروفیت ہے' لیکن کتاب زندگی نہیں ہے۔ زندگی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہی ہے۔

☆☆☆

نظارہ علم کا نہیں، نظر کا محتاج ہے۔

☆☆☆

ہر عارف عالم ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ ہر عالم عارف بھی ہو۔

☆☆☆

بد علمی سے بے علمی ہی بہتر ہے۔

☆☆☆

مغربی تعلیم اسلامی نتیجہ کیسے پیدا کرے گی۔

☆☆☆

تکلیف کمی سے ہوتی ہے اور اضطراب کوتاہی سے پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

ذکر الٰہی ہر اس عمل کو کہیں گے جس کا مدعا رضائے حق ہو۔

☆☆☆

زندگی میں مختلف نظریات کا ہونا زندگی کا حسن ہے۔

☆☆☆

کمزور عقیدہ الجھتا ہے، لڑتا ہے، جھگڑتا ہے۔ لیکن طاقتور اور صحت مند عقائد دوسرے عقیدوں کو اپ
ساتھ اس طرح ملاتے ہیں، جیسے سمندر دریاؤں کو اپنے اندر سمیٹتا ہے۔

☆☆☆

ہمیں تحمل سے دوسرے کے نقطہ نظر کو سننا چاہئے اور اس کی خامی کی اصلاح کرنی چاہئے۔

☆☆☆

دنیا میں خوشی حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک ہم دوسروں کو خوش نہ کریں۔

☆☆☆

لوگوں کو مرعوب کرنے اور متاثر کرنے کی آرزو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور وہ نہ لوگوں کو مرعوب ک
سکتا ہے نہ متاثر۔

☆☆☆

ہم شاید جانتے نہیں کہ ہمارے فیصلوں کے اوپر ایک اور فیصلہ نافذ ہو جاتا کرتا ہے۔ یہ وقت کا فیص
ہوتا ہے۔

☆☆☆

رات انسان کا لباس ہے۔ انسان پر تیرگی کا لباس ہر لباس کو یکساں کر دیتا ہے۔

☆☆☆

ہم زندگی کا سفر تنہا شروع کرتے ہیں نہ کوئی ہمارے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی ہمارے ساتھ مرتا ہے۔

☆☆☆

رفاقتوں سے محروم انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ہر پرانی تہذیب اپنے زمانے میں نئی تھی اور ہر نئی تہذیب آنے والے دور کی پرانی تہذیب ہے۔

☆☆☆

ہر عمل اپنے نتیجے انتظار میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

کامیاب انجینئر' کامیاب ڈاکٹر اور کامیاب وکیل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔

☆☆☆

ایک ہی دفتر میں تمام لوگ ایک جیسا ہی عمل کرتے ہیں۔ ایک جیسے اوقات میں حاضر ہوتے ہیں اور نتیجے مختلف ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اس عمل کو تلاش کیا جائے جو ہمیں بھی پسند ہو اور ہمارے مالک کو بھی۔

☆☆☆

شہرت ایک مستقل ابتلاء ہے جہاں انسانوں کی خوبیاں مشہور ہوتی ہیں' وہاں ان کی خامیاں بھی مشہور ہونے لگ جاتی ہیں۔

☆☆☆

مہلک مرض وہ ہوتا ہے' جس کا انجام موت ہو اور یہ مرض زندگی کا مرض ہے۔

☆☆☆

اگر جوانی حدود اور حفاظت میں رہے' تو بڑھاپا فاصلے پر ہی رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان جب ظلم کرتا ہے تو اس کی سزا یہ ملتی ہے کہ وہ نیند میں مضطرب رہتا ہے۔

☆☆☆

اگر انسان وقت ہو جائے' تو ہمیشہ رہے گا...... اگر وقت انسان ہو جائے' تو باقی نہ رہے گا۔

☆☆☆

طاقت کا کثرت سے استعمال طاقت کو کمزور کر دیتا ہے۔

☆☆☆

غیر ممالک جانے والوں کے عزیز ان کے انتظار میں یہاں پردیسی ہیں' وہ وہاں پردیسی۔

☆☆☆

ہم انگریزی زبان سے نجات حاصل نہیں کر سکے اور ہم سندھی' بلوچی اور پشتو سے نا آشنا...... بھائی کی زبان سے بے خبر۔ دوسرے ممالک کی زبانیں بولتے ہیں اور بھائی بھائی کی زبان سے آشنا نہ ہو تو بھائی چارہ کیسے پیدا ہو۔

☆☆☆

قرآن بیان کرنے والے اور قرآن سننے والے اگر متقی نہ ہو تو قرآن فہمی سے وہ نتائج کبھی نہیں پیدا ہوں گے' جو قرآن کا منشا ہیں۔

☆☆☆

اچھا امیر بہت اچھا ہوتا ہے' برا غریب بہت برا ہے۔ اچھا امیر وہ ہے جو اپنے مال سے اپنے محروم بھائی کی خدمت کرے۔ برا غریب وہ ہے جو دوسروں کے مال کو باطل طریقے سے حاصل کرنا چاہے۔

☆☆☆

جہاں انسان کا علم' عقل اور عمل ساتھ نہ دیں وہاں مجبوری کا احساس اسے صبر کے دامن کا آسرا تلاش کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

☆☆☆

دعا یہ مانگنی چاہئے کہ اتنا کرم نہ ہو کہ ہم اس کی یاد سے غافل ہو جائیں اور اتنا ستم نہ ہو کہ ہم اس کی رحمت سے مایوس ہو جائیں۔

☆☆☆

ہر چہرے کی ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک چہرہ ہے۔

☆☆☆

انسانی حافظے کا یہ عالم ہے کہ انسان کو پرانے چہرے تو یاد رہتے ہیں' پرانے دوستوں کے نام بھول جاتے ہیں۔

☆☆☆

علم کا مخرج ''نگاہ'' ہے اور اس کا مدفن کتاب۔

☆☆☆

جس زمانے میں انسان کو اپنی ضروریات کے حصول کیلئے دعا کے علاوہ کوئی چارہ میسر نہ ہو' وہ زمانہ اضطراب کا زمانہ ہے۔

☆☆☆

دوستوں کی لاپرواہی دشمن کی اصل قوت ہے۔

☆☆☆

سکون کی تلاش اپنے حالات اپنے ماحول اور اپنی زندگی سے بیزاری کا نام ہے۔

☆☆☆

جسے اپنے دیس میں سکون نہیں ملا' اسے پردیس میں کیا اطمینان حاصل ہوگا۔

☆☆☆

عقائد و نظریات پر اتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ دنیا کا کسی ایک عقیدہ پر متفق ہونا مشکل ہے۔

☆☆☆

ہر خوش کرنے والا اور خوش رہنے والا تنہائیوں میں آنسوؤں سے دل بہلاتا ہے۔

☆☆☆

اپنے مستقبل پر یقین نہ ہو' تو شب بیداری عذاب ہے۔

☆☆☆

انسان اکیلا ہے' محروم ہے اپنی خلافت ارضی سے۔ پہاڑ' دریا' سمندر سب تقسیم ہو چکے ہیں۔ انسان کیلئے صرف اسمان ہی رہ گیا ہے۔

☆☆☆

پرانے مکان اور نئے مکان ایک ہی مکان ہے۔

☆☆☆

انتظار کا دور اذیت کا دور ہے' لیکن صاحب انتظار کو اس دور میں عجیب لذت سے آشنائی ہوتی ہے۔

☆☆☆

ہر کامیاب آدمی دوسرے کو ناکام سمجھتا ہے اور یہی اس کی ناکامی کی دلیل ہے۔

☆☆☆

کہیں ایسا نہ ہو کہ ناعاقبت اندیشی میں ہمارا عمل اس بڑھیا کی طرح ہو' جس نے راتوں کو جاگ جاگ کر سوت کاتا اور انجام کار خود ہی الجھا دیا۔

☆☆☆

لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔

☆☆☆

ایک معمولی انسان کا گناہ بھی معمولی ہے' لیکن ایک مشہور کا گناہ ایک مشہور گناہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

بڑھاپا دراصل شعور کی جوانی کا دور ہے۔

☆☆☆

عالم بیداری ایک خواب کا عالم ہے اور یہ خواب کی طرح ہی گزر جاتا ہے۔

☆☆☆

والدین کی طاقت کا آخری استعمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد سے کہیں کہ "بیٹا! ہم آپ کے والدین ہیں۔"

☆☆☆

انسان گھر سے نکلے تو پردیسی ہو جاتا ہے۔ ساٹھ کلومیٹر کے بعد زبان کا لہجہ' الفاظ' ڈکشن بدل جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر مساجد میں عبادت جاری ہے اور اہل محلہ کی معاشرتی زندگی میں اصلاح کا عمل نہیں پیدا ہوتا' ایسی عبادت قابل غور ہے۔

☆☆☆

غلطی سے کوئی غلط فیصلہ بھی ہو جائے' تو اس کی ذمہ داری سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆

رات کی تنہائی میں انسان کی آنکھ سے ٹپکنے والے آنسو زمانے بدلتے ہیں' طوفانوں کا رخ موڑ دیتے ہیں۔

☆☆☆

قوموں کیلئے ممالک ہیں' لیکن انسان کیلئے کوئی خطہ نہیں۔

☆☆☆

ہم یادیں لے کر چلتے ہیں اور یادیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

☆☆☆

ہم جن کو رخصت کرتے ہیں' وہی تو ہمارا استقبال کریں گے۔

☆☆☆

آرزو' ممکن ہو یا ناممکن' انتظار' آرزو کا مقدر ہے۔

☆☆☆

اچھے مقصد کی محنت اگر ناکام رہے' تو بھی کامیاب ہے۔

☆☆☆

دنیادار جس مقام پر بیزار ہوتا ہے' مومن اس مقام پر صبر کرتا ہے اور مومن جس مقام پر صبر کرتا ہے' مقرب اس مقام پر شکر کرتا ہے' کیونکہ یہی مقام وصال حق کا مقام ہے۔

☆☆☆

جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆☆☆

جاگنے والے نہ رہیں تو سونے والے بھی نہ رہیں گے۔

☆☆☆

گڈریا سو جائے تو بھیڑیئے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔

☆☆☆

نیند کو غفلت نہ بننے دیا جائے تو یہ راحت جاں ہے' قرار جسم اور سکون دل ہے۔

☆☆☆

نیند اپنی حد سے نکل جائے تو عذاب ہے بیماری ہے۔ نیند غائب ہو جائے تو بھی مصیبت ہے۔

☆☆☆

جو جس کا خیال ہے وہی اس کا حال ہے۔

☆☆☆

پچاس سال میں بھرا ہوا شہر اپنے موجود آدمیوں سے بالکل خالی ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس کی بات جتنے ابلاغ میں جائے گی اس کا گناہ وثواب اتنا ہی زیادہ ہو جائے گا۔

☆☆☆

بادشاہ کو صرف نیک نہیں ہونا چاہیے بلکہ اہل بھی ہونا چاہیے۔

☆☆☆

انسان زندہ ہونے کے باوجود زندگی کو نہیں سمجھ سکتا' وہ مرے بغیر موت کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔

☆☆☆

جس کا خدا پر یقین نہ ہو اس کا دعا پر کیوں یقین ہوگا۔

☆☆☆

ماں کا چہرہ بچے کیلئے اس اجنبی دیس میں انسیت' مانوسیت اور اپنائیت کا واحد ذریعہ ہے۔

☆☆☆

ہم معلوم کو علم کہتے ہیں' حالانکہ نامعلوم اور لامعلوم بھی علم ہے۔

☆☆☆

بے حرکت زندگی نباتات کی زندگی ہے۔

☆☆☆

کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش یا کسی شئے سے نجات کی خواہش ہی باعث بے قراری ہے۔

☆☆☆

مستقبل کو ماضی بنانے والے زمانے کو حال کہتے ہیں۔

☆☆☆

کل کا غم آج کی مسرت ہے اور آج کی خوشی نہ جانے کب آنسو بن کر بہہ جائے۔

☆☆☆

آئینے میں ایک اصل ہے دوسرا عکس ہے اور اصل عکس کا عکس ہے۔

☆☆☆

انسان فیصلہ ایک لمحے میں کرتا اور پھر اس فیصلے کا نتیجہ ساری عمر ساتھ رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی زندگی میں جتنے دن ہوتے ہیں' اتنی ہی راتیں ہوتی ہیں۔ یوں انسان کی نصف زندگی روشنی میں گزرتی ہے اور نصف اندھیرے میں۔

☆☆☆

آج کا انسان وقت کے وسیع ولامحدود سمندر میں ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

☆☆☆

جس طرح سانس سفر ہے اسی طرح رگوں اور شریانوں میں خون مسافر ہے۔

☆☆☆

کوئی وجود ہمیشہ ایک جگہ موجود نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

خواہش اور حصول کے درمیانی فاصلے کو انتظار کہتے ہیں۔

☆☆☆

کامیابی ایک خوبصورت تتلی ہے' جس کے تعاقب میں انسان بہت دور نکل جاتا ہے۔

☆☆☆

انسان پلاننگ کرتا ہے مستقبل کی' روشن مستقبل کی' لیکن جب وہ مستقبل حال بنتا ہے تو شاید اتنا روشن نہیں ہوتا۔

☆☆☆

انسان زندگی کے سکون کی خاطر شادی کرتا ہے اور شادی اس کیلئے مسائل پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

جوانی اور بڑھاپا عمر کے کسی حصے کا نام نہیں' یہ صرف اندازِ فکر کے نام ہیں۔

☆☆☆

دریا اپنا راستہ خود ہی بناتے ہیں' لیکن اس کنارے کی طرف جس پر بند نہ باندھ گیا ہو۔

☆☆☆

جب جسم جسمانی طور پر عمل کر رہا ہوتا ہے تو خیال خیال کے طور پر بند ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس طرح غم دل کو کھاتا ہے اور دل غم کو کھاتا ہے' اسی طرح ہم وقت کو برباد کرتے رہتے ہیں اور وقت ہمیں برباد کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

ماضی کی یاد انسان کے وجود کو جلد کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بھولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

☆☆☆

جو حادثہ ایک دفعہ گزر جائے' وہ یاد بن کے بار بار گزرتا ہے۔

☆☆☆

موسم گزر جاتے ہیں لیکن یاد نہیں گزرتی۔

☆☆☆

آئینہ گرد آلود ہو جائے تو گرد کے ذرات میں کئی آئینے نمودار ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

جو کبھی تھا' اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

☆☆☆

انسان کے علم نے اسے ان یادوں میں بھی شریک کیا ہے' جو اس کی اپنی ذاتی نہیں۔

☆☆☆

ہر کربلا' ایک ہی کربلا ہے۔ صداقت کا قافلہ جس مرحلے سے گزرا' ہمیشہ اسی مرحلے سے گزرتا رہا ہے۔

☆☆☆

میں اور میرے ساجدین اور منکر سجدہ سب فانی ہیں۔

☆☆☆

بعض اوقات نخلستان کے ٹھنڈے سائے مسافرت کی اذیت کی یاد سے نہیں بچا سکتے۔

☆☆☆

میرے اللہ! ایک ایسی چیخ لگانے کی قوت دے کہ بے حسی کی قبر سے غافل مردے نیند کا کفن پھاڑ کر نکل آئیں اور اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھیں جو دیدہ بینا کو نظر آتا ہے۔

☆☆☆

یہ عجب بات ہے کہ اسلام بہت پہلے مکمل ہو چکا' لیکن وضاحت ابھی جاری ہے۔

☆☆☆

باتیں اور صرف باتیں عمل کے پاؤں میں بھاری زنجیر ہیں۔

☆☆☆

اگر آرزو گھوڑے بن جائیں تو ہر احمق شہسوار کہلائے گا۔

☆☆☆

انسان مسرت کدوں میں خوش نظر آتا ہے اور غمکدوں میں تنہا ہے۔ اس کا اپنا گھر دعوتوں میں جگمگاتا

ہے اور تنہائیوں میں ٹمٹماتا ہے۔

☆☆☆

ہم آرام کی آرزو میں ہی بے آرام ہو رہے ہیں۔

☆☆☆

جو انسان اپنی ہی نگاہ میں معتبر نہ ہو' اس پر کون اعتبار کرے گا۔

☆☆☆

مقابلہ انسان میں نفرت کا بیج بوتا ہے اور مقابلے کی انتہائی شکل جنگ ہے۔

☆☆☆

انسانی خون کے دریا بہانے والے آخر اسی دریا میں غلطاں نظر آئے۔

☆☆☆

صحت بیماری کی زد میں ہے اور بیماری ڈاکٹر کے عذاب میں ہے۔

☆☆☆

ہم پر غریبی نازل ہوتی ہے تو اتنی کہ ہم اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں......اور دولت نازل ہوتی ہے تو اتنی کہ ہم دوسروں کو زندگی سے مایوس کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

احمق کا علاج نہیں کیونکہ یہ بیماری نہیں عذاب ہے۔

☆☆☆

ہم جو کچھ زبان سے کہتے ہیں دل سے اس کی نفی کر دیتے ہیں اور پھر وہی حال......یعنی برا حال ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر خوف زدہ انسان بے خوف ہو جائے تو خوفزدہ کرنے والے کی طاقت کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

انسانوں کا قتل عام کر کے ان کے خون سے اپنے چہروں کو سرخرو سمجھتے رہے ہیں۔

☆☆☆

جس شخص کا سرمایہ وطن سے باہر ہو وہ خود کو وطن میں غریب الوطن محسوس کرے گا۔

☆☆☆

شہر بھرے کے بھرے رہتے ہیں لیکن ہر دل سال بعد چہرے تبدیل ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

زمین کا انتقال کراتے کراتے ہمارا اپنا انتقال ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

صبح صادق ہو یا کاذب، نور کا پرتو ہے۔

☆☆☆

مسلمانوں کو عبادات کے مفہوم سے کماحقہ آگاہ کرنے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں عملی کردار ادا فرمایا۔ عبادت کے اس مفہوم میں نہ اضافے کی گنجائش ہے نہ تخفیف کی۔

☆☆☆

دنیا میں اگر کوئی شئے ناممکن ہے تو وہ ہم رنگی و یک رنگی عقیدہ ہے۔

☆☆☆

گنج مخفی آشکار نہ ہو تو گنج کیسے کہلائے۔

☆☆☆

اللہ ایسا رازق ہے کہ بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے رزق کا انتظام کر چکا ہوتا ہے۔

☆☆☆

اہل باطن دراصل ظاہر کی اصل کو پہچانتے ہیں۔

☆☆☆

جہاں ہمارے پسند کی چیز ہمیں میسر نہ آئے وہاں صبر کام آتا ہے۔ جہاں ہمیں ناپسندیدہ واقعات اور افراد کے ساتھ گزارنا پڑے وہاں بھی صبر کام آتا ہے۔

☆☆☆

جہاز خطرے میں ہو تو مسافروں کو دعا سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

☆☆☆

لوگ اللہ سے اس کے تقرب کے علاوہ سب کچھ مانگتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

کسی کے احسان کو اپنا حق نہیں سمجھ لینا چاہئے۔

☆☆☆

گناہوں کی وادیوں میں سے گزرنے والے انسان کو ماں باپ کے چہرے محفوظ کرتے ہیں۔

☆☆☆

اپنی لاعلمی کے احساس کا نام علم ہے۔

☆☆☆

انسان موت دیکھے تو زندگی بھول جاتی ہے۔ زندگی دیکھے تو موت یاد نہیں رہتی۔

☆☆☆

قوت فیصلہ کی کمزوری انسان کو تذبذب میں ڈال دیتی ہے۔

☆☆☆

سکون خواہش سے نہیں، نصیب سے ملتا ہے۔

☆☆☆

ہر مقام بیک وقت مشرق بھی ہے اور مغرب بھی اور کوئی مقام نہ مشرق ہے نہ مغرب۔

☆☆☆

بغاوت کامیاب ہو جائے تو انقلاب کہلاتی ہے اور انقلاب ناکام ہو جائے تو بغاوت کہلاتا ہے۔

☆☆☆

غم آخر خوشی کے چھن جانے کا ہی تو نام ہے۔

☆☆☆

مشرق سے نکل کر مغرب میں ڈوبنے والا سورج دراصل نہ کہیں سے نکلتا ہے نہ ڈوبتا ہے۔

☆☆☆

کسی درخت کا کوئی پتا کسی پتے سے نہیں ملتا۔

☆☆☆

لامکاں میں رہنے والا ہر مکان میں موجود ہے، اگر موجود ہے تو لامکاں کیا ہے؟

☆☆☆

میں یہ دعا نہیں کرتا کہ دشمن مر جائے، میں یہ دعا کرتا ہوں کہ دوست زندہ ہو جائیں۔

☆☆☆

خواب اس وقت تک حقیقت نظر آتا ہے جب تک ختم نہ ہو۔

☆☆☆

ہر بیماری اپنے قریب ہی اپنا علاج رکھتی ہے۔

☆☆☆

جس بہشت میں ضرورت شجر ممنوعہ ہو اس بہشت سے انسان جلد ہی نکل جانا پسند کرتا ہے۔

☆☆☆

خوش نصیب ہیں وہ لوگ، جن کو صرف ایک راستے کا سفر ملا ہے۔ ان کو کسی موڑ پر کسی دوراہے پر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

☆☆☆

شادی کے فیصلے کے وقت لوگ ماضی کے علم سے مستقبل کا سفر شروع کرتے ہیں، یہیں پر فیصلہ غلطی کا شکار ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

کسی کا کہا ہوا کسی اور کا علم ہے، ایک کا چہرے دوسرے کی تمنا ہے۔ دل اپنا ہوتا ہے اور اس میں درد

دوسروں کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان کی کائنات تو یہ ہے کہ اس کی کمائی بھی اس کی اپنی نہیں۔

☆☆☆

جس کی رات بیدار ہو جائے' اس کا نصیب جاگ اٹھتا ہے۔

☆☆☆

دل بجھ جائے تو شہر تمنا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

☆☆☆

مقابلہ کرنے کی خواہش معاون سے محروم کر دیتی ہے۔

☆☆☆

ہماری زمین خطوں' علاقوں اور ملکوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے۔

☆☆☆

آج کے انسان کا شعور بین الاقوامی اور مفادات قومی ہیں' نتیجہ یہ کہ انسان وہ نہیں' جو وہ ہے۔

☆☆☆

تنہائی بیماری بھی ہے اور عذاب بھی۔

☆☆☆

دیوتا بننے کی خواہش میں آج کا انسان انسان ہی نہیں رہا۔

☆☆☆

انتظار اس فاصلے کا نام ہے جس کے کٹ جانے کی امید ہو۔

☆☆☆

انسان اپنے نصیب پر راضی رہے تو اطمینان حاصل کرے گا' نصیب میں تقابلی جائزہ ناجائز ہے۔

☆☆☆

دل اور غم ایک دوسرے کو مل جل کر کھا رہے ہیں۔

☆☆☆

برے مقاصد کیلئے محنت اگر کامیاب بھی ہو جائے تو بھی ناکام ہے۔

☆☆☆

کوشش اور مجاہدہ بہت کچھ دے سکتا ہے' لیکن ایک گدھے کو کوئی مجاہدہ گھوڑا نہیں بنا سکتا۔

☆☆☆

شادی اور محبت اگر الگ الگ انسان سے ہو تو ایک طرفہ عذاب ہے۔

☆☆☆

جب انسان کو اس حقیقت کا علم ہو جائے کہ وہ جن لوگوں میں مشہور ہے' وہ لوگ جھوٹے ہیں تو یہ ناموری ایک تہمت سے کم نہیں۔

☆☆☆

جب وقت تھا مال نہیں تھا۔ اب مال ہے وقت نہیں ہے۔

☆☆☆

جب تک انسان آنے والے زمانوں کیلئے پلاننگ کرتا ہے جوان رہتا ہے۔

☆☆☆

مجبور انسان اپنے جائز حقوق سے دست بردار ہونا ہی اپنے حق میں بہتر سمجھتا ہے۔

☆☆☆

نیند دو مصروف اوقات کے درمیان وقفہ ہے۔

☆☆☆

وقت کے لامحدود خزانوں سے ہمیں چند محدود ایام ملتے ہیں' ہم اس وقت کو زندگی کہتے ہیں۔

☆☆☆

چراغ صداقت آندھیوں اور اندھیروں کی یلغار میں ہمیشہ جلتا ہے۔

☆☆☆

کربلا کسی واقعہ کا نام ہی نہیں' بلکہ کربلا ایک دائمی استعارہ ہے۔

☆☆☆

میرے اللہ! میری دعا ہے کہ اقبال کے کلام سے مسجد قرطبہ کی نظم غائب ہو جائے تا کہ میری یادیں احساس کی شدت و کرب سے آزاد ہو جائیں۔

☆☆☆

غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس' ایک پرامید۔ مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پرامید غریب غربت کی بدولت اللہ کے حبیب ﷺ کے قریب ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی کھوپڑیوں پر بیٹھ کر شاہی فرمان جاری کرنے والے ہلاکو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قابل نفرت رہے۔

☆☆☆

طاقتور شئے جس شئے کو خوفزدہ کرتی ہے' دراصل خود اس سے خائف ہوتی ہے۔

☆☆☆

غور سے دیکھا جائے تو کرائے کے مکان میں رہنے والا ساری عمر خود کو پردیسی سمجھتا ہے۔

☆☆☆

اگر سانس لینا فرض ہے تو سانس کی حفاظت عبادت ہے۔

☆☆☆

اختلاف کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور اختیار کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

ہم خلاؤں میں نہیں رہتے اور اگر خلاؤں میں بھی رہنے لگیں' تو بھی رابطہ کنٹرول ٹاور ہی سے رہے گا۔

☆☆☆

گلاب گلاب ہے' عمل کرے یا نہ کرے۔ کانٹا' کانٹا رہے گا' چاہے کتنی ہی محنت کرے۔

☆☆☆

نیکی کے سفر میں جہاں بھی آخری سانس آئے وہی منزل ہے۔

☆☆☆

جھوٹے معاشرے میں عزت دراصل بدنامی ہے۔

☆☆☆

ہر نامور انسان کسی نہ کسی طبقے میں بدنام کہلایا جاتا ہے۔ درویش دنیاداروں میں پسندیدہ نہیں ہوتا اور دنیادار درویشوں میں ناپسندیدہ رہتا ہے۔ سورج کی روشنی کو چمگادڑ' الو اور ڈاکو ناپسند کرتے ہیں۔

☆☆☆

مرتبہ' مقام اور دولت کی خواہش انسانی زندگی کو گھن کی طرف کھائے جارہی ہے۔

☆☆☆

انسان تو خدا کی عزت بھی نہیں کرتے' حاکم کی کیا پرواہ کریں گے۔

☆☆☆

آج کے سکالر کی اذیت یہی ہے کہ وہ فطرت سے کٹ کر علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆☆☆

وارث شاہ نے پنجابی زبان کا ایم۔اے نہیں کیا' لیکن اس کے بغیر پنجابی کا ایم۔اے نہیں ہوگا۔

☆☆☆

کوئی زندگی ایسی نہیں جو اپنی آرزو اور اپنے حاصل میں مکمل ہو' کبھی آرزو بڑھ جاتی ہے' کبھی حاصل کم رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

جہاں دعا مانگنے والا ہے' وہیں دعا منظور کرنے والا ہے۔

☆☆☆

انسان اکثر ان چیزوں کو پسند کرتا ہے جو اس کیلئے نقصان دہ ہیں اور اکثر ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے

جو اس کیلئے مفید ہیں۔

☆☆☆

کوئی چہرہ بیماری دے جاتا ہے اور کوئی چہرہ شفا عطا فرما جاتا ہے۔

☆☆☆

جتنا معلوم زیادہ ہوگا اتنا ہی احساس لاعلمی زیادہ ہوگا۔

☆☆☆

جن لوگوں کی کتابیں یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہیں' وہ خود کس یونیورسٹی کے طالب علم تھے؟

☆☆☆

انسان خوش ہوتا ہے کہ اس کی دولت بڑھتی جای رہی ہے اور وہ بھول جاتا ہے کہ اس کی عمر گھٹتی جا رہی ہے۔

☆☆☆

اضطراب کو مایوس نہ بننے دیا جائے' تو انسان بدلے ہوئے حالات سے گھبراتا نہیں۔

☆☆☆

آج کے انسان کی ضروریات کے پاؤں اس کے وسائل کی چادر سے باہر ہیں۔

☆☆☆

دشمنان اسلام متحد ہیں اور مسلمان متحد نہیں۔

☆☆☆

صرف بزرگوں کی یاد منانے سے بزرگوں کا فیض نہیں ملتا' بزرگوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے بات بنتی ہے۔

☆☆☆

ذکر بہار تو فصل بہار نہیں۔

☆☆☆

دریا کا مقصد اگر وصال بحر ہے تو یہ منزل صرف سمندر کے نام کا وظیفہ پڑھنے سے نہیں حاصل ہوتی۔

☆☆☆

میر کارواں وہی ہے جو افراد کارواں میں یکجہتی' یک سمتی' یک نظری پیدا کرے۔

☆☆☆

آج کے دور میں سکون قلب اس لئے مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ زندگی کے تقاضوں اور مذہب کے تقاضوں میں فرق آ گیا ہے۔

☆☆☆

بادشاہوں نے بادشاہی چھوڑ کر درویشی تو قبول کی لیکن کسی درویش نے درویشی چھوڑ کر بادشاہی قبول نہیں کی۔

☆☆☆

اگر چڑیا مالک کے گھر میں پنجرے کے اندر بھوک سے مر جائے تو چڑیا کا بنانے والا آسمانوں سے قہر نازل کرتا ہے۔

☆☆☆

ہمارا نظریہ اپنی جگہ درست' لیکن دوسرے کے نظریات ان کیلئے اتنے ہی مقدس اور بامعنی ہیں۔

☆☆☆

جو انسان اللہ کے جتنا قریب ہوگا' اتنا ہی انسانوں کے قریب ہوگا۔

☆☆☆

پستیوں کی خدمت سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو شے زندگی میں خوشی بن کے داخل ہوتی ہے وہ غم بن کے رخصت ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

دن اور رات ایک ہی سورج کے دو روپ ہیں۔

☆☆☆

ہم جس کو یاد کر رہے ہیں وہی تو ہمارے پاس ہے۔

☆☆☆

ایک غریب آدمی بھی سخی ہو سکتا ہے اگر دوسروں کے مال کی تمنا چھوڑ دے۔

☆☆☆

منزل نصیب ہو جائے تو سفر کی صعوبتیں کامیابی کا حصہ کہلاتی ہے۔

☆☆☆

غم کمزور فطرتوں کا راکب ہے اور طاقتور انسان کا مرکب......

☆☆☆

حسرت ناتمام آرزو کا نام ہے۔

☆☆☆

اندیشہ آنے والے زمانے سے ہوتا ہے' اگر حال پر نگاہ رکھی جائے تو مستقبل کے اندیشے کم ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

دن کو لٹنے والا اگر رات کو آرام سے سو جائے تو راہزن کیلئے دعا کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

خوشی اور غم موسموں کی طرح آتے اور جاتے ہیں۔

☆☆☆

بہار دو خزاؤں کے درمیانی وقفے کا نام ہے اور خزاں دو بہاروں کے درمیانی زمانے کا نام ہے۔

☆☆☆

ہر انسان ایک طویل ماضی کی انتہا اور ایک طویل مستقبل کی ابتداء ہے۔

☆☆☆

خواب میں خواب کو خواب سمجھنا اتنا مشکل ہے' جتنا اپنے آپ میں ڈوب جانا۔

☆☆☆

کوئی کسی کی خوراک کی ضرورت پوری کیئے بغیر اس سے خوراک کی آرزو چھین نہیں سکتا۔

☆☆☆

انسان وطن میں خوبصورت آستانہ بنانے کیلیئے بے وطن ہونا بھی گوارہ کر لیتا ہے۔

☆☆☆

ایک بہتر مستقبل کی آرزو حال کو بدحال کر دیتی ہے اور پھر مستقبل اسی حال کا حصہ بن کے رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

عزت سماج پر رعب کا نام نہیں' سماج کی خدمت کا نام ہے۔

☆☆☆

گرمیٔ بازار دکاندار کے دم سے نہیں' خریدار کی مرہون منت ہے۔

☆☆☆

آرزو کا سفر مرگ آرزو تک ہے۔ جو حاصل ہو گیا' اس کی تمنا ختم ہو جاتی ہے اور جو نہ حاصل ہو سکے وہ ایک حسرت ناتمام بن کر دم توڑتی ہے۔

☆☆☆

نیکی کی آرزو ناکام ہو تب بھی نیکی ہی ہے۔

☆☆☆

وہ مسافر جسے گاڑی میں سیٹ نہ ملی' اپنے آپ کو بدنصیب سمجھتا ہے اور جب گاڑی حادثے کا شکار ہوتی ہے' تو وہی انسان اپنی خوش نصیبی پر فخر کرتا ہے۔

☆☆☆

صحیح وقت پر مناسب فیصلہ ہی کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

رات کا اعجاز یہ ہے کہ آج بھی پکارنے والوں کو جواب ملتا ہے۔

☆☆☆

جب تک وفا نہ ملے' تنہائی ختم نہیں ہوتی۔

☆☆☆

سانس کا سفر ختم ہو جاتا ہے' آس کا سفر باقی رہتا ہے۔

☆☆☆

دماغ بتا سکتا ہے کہ یہ سب کیا ہے' لیکن دل بتاتا ہے کہ یہ سب کیوں ہے اور ایمان بتاتا ہے کہ یہ سب کس نے بتایا۔

☆☆☆

انتظار تاریکی میں روشنی کا سفر طے کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

چیونٹی صبح سے شام تک محنت کرتی ہے اور اس کی کامیابی یہ ہے کہ خاک راہ سے رزق مل جائے۔

☆☆☆

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ محبت کامیاب ہو تو شادی کامیاب نہیں ہوتی۔

☆☆☆

قیادتوں کی کثرت قیادت کی عدم موجودگی کی دلیل ہے۔

☆☆☆

اگر عذاب آنے والا ہو اور آیا نہ ہو تو وہی وقت ہے دعا کا۔

☆☆☆

آرام کی تمنا میں انسان بے آرام ہے' سکون کی آرزو ہی اضطراب کا باعث ہے۔

☆☆☆

وطن میں رہیں تو پیسہ نہیں ملتا' پیسہ ملے تو وطن نہیں ملتا۔

☆☆☆

جوانی ہاتھ سے یوں اڑ جاتی ہے جیسے مہندی کا رنگ' بڑھاپا آتا ہے تو بس ٹھہرنے کیلئے' ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔

☆☆☆

زندگی میں جن ادیبوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا' مرنے کے بعد ان کے دن منائے جاتے ہیں۔

☆☆☆

نیند انسان کو اس کی محنت کے بعد آرام پہنچاتی ہے اور اسے نئی محنت کیلئے تیار کرتی ہے۔

☆☆☆

قرآن پاک کی تفسیروں میں فرق ہے۔ نازل ہونے والی کتاب کی تفسیر بھی نازل ہونے والی ہو سکتی ہے۔ الہامی کتاب کی ذہنی تفسیر از خود غیر معتبر ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں نے اپنے وقت کو خوشگوار مستقبل کیلئے گزارا' وہ نہ سمجھے کہ وہ خوشگوار مستقبل کب آئے گا۔

☆☆☆

گھڑیاں بڑھ گئی ہیں اور عمر گھٹ گئی ہے۔

☆☆☆

آرزو حاصل سے بڑھ جائے تو انسان غریب' حاصل آرزو سے بڑھ جائے تو امیر' حاصل اور آرزو برابر ہوں تو متوکل۔

☆☆☆

انسان پستول کو اپنی جان کا محافظ سمجھتا ہے اور خود پستول کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان دولت اکٹھی کرتا ہے تاکہ غریبی سے بچ سکے اور پھر اس دولت کو خرچ نہیں کرتا کہ غریب نہ ہو جائے۔

☆☆☆

ترقی خوبصورت اثاثوں کا نام نہیں' بلکہ خوبصورت احساس کا نام ہے۔

☆☆☆

اشیاء کا تقرب ہمیں افراد سے دور لے جا رہا ہے۔

☆☆☆

اللہ کا حکم نہ مان کر ہمیں بڑے حکم ماننے پڑتے ہیں۔

☆☆☆

انسان دلیل کی طاقت استعمال کرتا ہے اور اگر یہ طاقت کام نہ کرے تو وہ طاقت کی دلیل استعمال کرتا ہے۔

☆☆☆

کسی طاقت کا منکر اس کا ابلیس کہلاتا ہے۔

☆☆☆

استاد کا خوف طالب علم کو علم کی لگن دے سکتا ہے اور اگر یہ خوف حد سے بڑھ جائے تو طالب علم میدان چھوڑ کر بھاگ نکلتا ہے۔

☆☆☆

غلامی خوف کا دوسرا نام ہے۔

☆☆☆

ہم جتنے قلوب خوش کرتے ہیں' اتنی نیکی ہے اور جتنے دل زخمی کرتے ہیں' اتنی خامی ہے۔

☆☆☆

ملازم پیشہ انسان کا کوئی دیس نہیں' آج یہاں کل وہاں۔ ان لوگوں کی زندگی کا اندازہ لگائیں کہ بیوی

کہیں، خود کہیں۔

☆☆☆

غریبی کے اندیشے سے نکل کر تم اور بڑے اندیشوں میں مبتلا ہو چکے ہو۔

☆☆☆

جب تک خیال اپنے مقام پر نہ ٹھہرے، ہم کسی مقام پر نہیں ٹھہر سکتے۔

☆☆☆

ہم لوگ عجیب حال میں ہیں، گھر میں مادری زبان بولتے ہیں، محلفوں میں اردو، دفتروں میں انگریزی اور عبادت عربی میں کرتے ہیں۔

☆☆☆

وجود مٹی سے آتا ہے، مٹی کے دیس میں لوٹ جائے گا۔ روح آسمان یا لامکاں سے آتی ہے، وہ وہاں پرواز کر جائے گی اور پھر قرار آئے گا۔

☆☆☆

زندگی سماجی قباحتوں میں بدستور گرفتار ہے اور نماز بدستور ادا کی جارہی ہے۔

☆☆☆

اندیشہ اضطراب کا ہمسفر ہے۔

☆☆☆

جب ہماری تمنا کے پاؤں حاصل کی چادر سے باہر نکل جاتے ہیں تو ہمیں سکوں نہیں ملتا۔

☆☆☆

ڈوبنے والے سے اس کی مدد سے پہلے عقیدہ پوچھنا ظلم ہے۔

☆☆☆

انسان اپنی پسند کو حاصل کرلے یا اپنے حاصل کو پسند کرلے، تو حسرت نہیں رہتی۔

☆☆☆

نوکری پیشہ لوگ تنخواہ کے دن کا انتظار کرتے ہیں اور اس انتظار میں مہینہ گزارنے کے عذاب کو انتظار کہتے ہیں۔

☆☆☆

کامیابی کے دامن میں مسرتیں نہیں، حسرتیں ہوتی ہیں۔

☆☆☆

مال جمع کرنے میں انسان زندگی خرچ کر دیتا ہے اور آخر کار وہ دیکھتا ہے کہ اس کا دامن مال سے بھر گیا ہے، لیکن زندگی کی متاع ختم ہوگئی ہے۔

☆☆☆

انسان کب پیری میں داخل ہوتا ہے...... کب جوانی کو الوداع کہتا ہے...... جب اس کو بیٹا کہنے والا کوئی نہ ہو۔

☆☆☆

نیند برے انسان کیلئے اچھی ہے اور اچھے کیلئے بری۔

☆☆☆

ترقی یافتہ ممالک اپنی طاقت اس حد تک بڑھا چکے ہیں کہ ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کی آزادی کا مفہوم ختم ہو گیا ہے۔

☆☆☆

اگر ایک عابد ڈاکٹر مریضوں کے حق میں صحیح نہیں' تو اس کیلئے اس کی عبادت منفعت نہ لائے گی۔

☆☆☆

اپنی زندگی کو کسی کا احسان سمجھنے والا' پرسکون رہتا ہے۔

☆☆☆

بڑھاپا جوانی کے انتظار میں ہے اور جوانی بڑھاپے کے انتظار کا نام ہے۔

☆☆☆

مؤدب اولاد اپنی پیری میں اپنی اولاد کو مؤدب پائے گی۔

☆☆☆

فنا اور بقا کے درمیان نیند کا علاقہ ہے' جہاں انسان نہیں ہوتا لیکن ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان ظالم کو معاف کر سکتا ہے' لیکن اس کے ظلم کو بھول نہیں سکتا۔

☆☆☆

مستقبل کا خیال رہے تو انسان جوان ہے اور اگر صرف ماضی کی یاد ہی باقی ہو تو انسان بوڑھا ہے۔

☆☆☆

موسم بدلتے بدلتے آخری موسم آ جاتا ہے' جس کے بعد کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ' یہ آخری باب ہے زندگی کا۔

☆☆☆

اپنے استعمال میں آنے والے رزق کو مناسب استعمال کرنا بھی عبادت ہے۔

☆☆☆

اگر آج کے انسان کو دولت اور خدا میں سے ایک کو چننا پڑے' تو وہ دولت قبول کر لے گا۔

☆☆☆

اپنی زندگی کو بے ضرر بنانا عبادت کی ابتداء اور زندگی کو منفعت بخش بنانا اس کی انتہا۔

☆☆☆

سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ انسان طاقت حاصل کرنے کی خواہش سے بھی آزاد ہو جائے۔

☆☆☆

فطرت کے عطیات میں سب سے بڑا عطیہ پر سکون نیند ہے۔

☆☆☆

مسلمانوں کے پاس سب سے زیادہ دولت ہے اور مسلمان ہی سب سے زیادہ غریب ہیں۔

☆☆☆

ایک کافر اگر قرآن پڑھ لے تو مومن نہیں ہو جاتا' تقویٰ شرط ہے ہدایت کیلئے۔

☆☆☆

جاہل کے سامنے خاموش نہ رہنا اور علم والے کے سامنے مت بولنا۔

☆☆☆

ماں کی دعا دشت ہستی میں سایہ ابر ہے۔

☆☆☆

غریب کو امیر ہو جانے کی امید نے سہارا دیا ہوا ہے' لیکن امیر کو غریب ہونے کے ڈر نے مضطرب رکھا ہوا ہے۔

☆☆☆

اگر خواہش اور حاصل کا فرق مٹ جائے تو سکون مل جاتا ہے۔

☆☆☆

اصل عقیدہ ہمارا عمل ہے۔ دوسرے کا عمل اس کا عقیدہ ہے۔

☆☆☆

اللہ سے محبت کرنے والے ہر انسان سے محبت کرتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کے قریب کر دینے والا غم دور کر دینے والی خوشیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

☆☆☆

طاقت کا استعمال حد سے بڑھ جائے تو اطاعت کی بجائے بغاوت پیدا کر سکتا ہے۔

☆☆☆

زبان اور لباس کی یکسانیت خیال میں یکسانیت پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

ہمارا اصل دیس ہمارے پاؤں کے نیچے مٹی ہے یا سر کے اوپر آسمان میں ہے۔

☆☆☆

نماز کا مدعا صرف نماز ادا کرنا ہی نہیں' بلکہ نماز کے انداز اور مفہوم کو زندگی میں رائج کرنا ہے۔

☆☆☆

صبر والوں کی شان نرالی ہے۔ ان کا ایمان قوی ہے۔ ان کے درجات بلند ہیں۔ انؐ کے جسم پر پیوند کے لباس ہیں اور ان کے در پر جبریلؑ جیسے غلام ہیں۔

☆☆☆

ہم کسی کی دعا کی تاثیر ہیں۔ ہماری دعائیں کسی اور زمانے کو اثر دیں گی۔

☆☆☆

زلزلے سے پہلے جانور اور پرندے مضطرب ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

انسان کو جو چیز پسند ہے حاصل کر لے یا پھر جو حاصل ہے اسے پسند کر لے تو سکون مل جاتا ہے۔

☆☆☆

آرزو جب استعداد سے بڑھ جائے تو حسرت شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

انتظار ایک طاقتور' منہ زور گھوڑے کی طرح کی ہے۔ اگر سوار کمزور ہو تو گر کر مر جائے گا اور اگر سوار شہسوار ہو تو آسودہ منزل ہوگا۔

☆☆☆

کامیاب فاتح آخر ایک قاتل ہی ہوتا ہے۔ ہلاکو یا سکندر اعظم' کام ایک ہی ہے اور غالباً انجام بھی ایک ہی ہے۔

☆☆☆

انسان کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ اس کے اپنے ہی اسے بیگانے دیس میں بھیج دیتے ہیں اور پھر اس کی جدائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

بڑھاپا دراصل جوانی اور جواں فطری سے علیحدگی کا نام ہے۔

☆☆☆

درحقیقت ہر حقیقت حجاب حقیقت ہے۔

☆☆☆

نیند عابد کو عبادت سے محروم کرتی ہے' گناہگار کو گناہ سے بچاتی ہے۔

☆☆☆

خوراک جسمانی بالیدگی کیلئے ضروری ہے لیکن اگر خوراک کا استعمال حد سے بڑھ جائے تو صحت کی تباہی کی علامت ہے۔

☆☆☆

ہر طاقتور کے اوپر ایک طاقت مسلط ہے' جو شاید محسوس نہ ہو لیکن یہ اپنا کام کر رہی ہے۔

☆☆☆

آج کا انسان سکون کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولنے چلا گیا ہے' لیکن اس سے دل کا دروازہ نہیں کھلتا۔

☆☆☆

جب عذاب آنے کا وقت ہو تو توبہ چھن جاتی ہے۔

☆☆☆

کسی انسان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جو تم اپنے ساتھ نہیں چاہتے۔

☆☆☆

سائنس کی ترقی کے باوجود رزق کا نظام معیشت و معاشیات' تقسیم دولت کا سارا نظام بارش کے ختم ہونے سے ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆

نیند زندگی کا ایک ایسا آئینہ ہے' جس میں موت کا عکس دکھائی دیتا ہے۔

☆☆☆

اللہ والے خیال کے جرم یا خیال کے گناہ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ عمل کا گناہ تو وقت کے ساتھ ویسے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خیال کا گناہ غفلت سے شروع ہوتا ہے اور اس کی انتہا کفر تک ہے۔

☆☆☆

اگر دو آدمی ایک دوسرے کیلئے کچھ نہیں کر سکتے یا نہیں کرنا چاہئے تو انہیں ایک دوسرے کیلئے اضافی آشنائی کا بوجھ نہیں بننا چاہئے۔

☆☆☆

وہ پرندے جو سرد علاقوں سے گرم علاقوں کی طرف ہجرت کرتے ہیں اپنے دل اور اپنی نگاہ کی گرمی سے انڈوں کو گرم رکھتے ہیں' انہیں سیتے ہیں۔

☆☆☆

خیال عادل نہ ہو تو عمل عادل نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

مخبر کا انتظار کرو آپ میں سے ہی آپ کے آس پاس آپ جیسا انسان' کوئی انسان' نہ جانے کب

کہاں بولنا شروع کر دے یہ ساعت کو متوجہ کر رکھو۔

☆☆☆

تاریخ کو یاد رکھنے کی بجائے تاریخ بنانے کی فکر کرنا چاہیے۔

☆☆☆

طاقت خوف پیدا کر لیتی ہے، خوف نفرت پیدا کرتا ہے، نفرت حد سے بڑھ جائے تو بغاوت پیدا کر لیتی ہے اور بغاوت طاقت سے ٹکرا کر اسے ختم کر دیتی ہے۔

☆☆☆

اگر ہم تمام شعبہ ہائے حیات میں زندگی کے فرائض ادا نہ کریں اور معبود کی عبادت جاری رکھیں تو یہ منشائے عبادت نہیں۔

☆☆☆

یتیم کا مال کھانے والا ہزار یتیم خانے بنائے، سکون نہیں پائے گا۔

☆☆☆

سب سے زیادہ بدقسمت وہ بوڑھا ہے، جس کو بڑھاپے میں گناہوں کی تمنا ہو۔

☆☆☆

نیند کے عالم میں یہ جاننا کہ انسان نیند کے عالم میں ہے بہت مشکل ہے۔

☆☆☆

بڑی قومیں جب طاقت کے استعمال کی دھمکی دیتی ہیں تو اس کا مفہوم مہذب دنیا کی مکمل تباہی کے قریب ہوتا ہے۔

☆☆☆

خالق نے انسان تخلیق فرمائے ان کا احترام تخلیق کے حوالے سے فرض ہے اور دین کے حوالے سے ان کی اصلاح عبادت ہے۔

☆☆☆

پیٹ میں آگ ہو تو دل میں سکون کہاں۔

☆☆☆

اندیشہ امید سے ٹلتا ہے۔ امید، رحمت پر ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆

آرزو اور استعداد کے فرق سے حیرت پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

انسان، انسان کا مطالعہ چھوڑ کر کائنات دریافت کرنے چلا ہے اور کائنات کی عظیم و لامحدود وسعتوں

میں تنہائیوں کے سوا کیا ملے گا۔

☆☆☆

اگر تمنا ہوس پرستی بن جائے، تو انتظار عذاب ہے۔

☆☆☆

نیند تو محنت کا حق ہے، لیکن آج یہ حق دوائی کے بغیر نہیں ملتا۔

☆☆☆

کامیاب مسکراہٹ میں بڑے آنسو پنہاں ہوتے ہیں۔

☆☆☆

موت سے بچنے کی کوششوں نے ہی انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔

☆☆☆

اگر جوانی میں انسان اپنے مستقبل کا خیال رکھے، تو بڑھاپے میں حسرتوں کا شمار بہت کم ہوتا ہے۔

☆☆☆

خواب کو حقیقت مان لیا جائے تو تعبیر کی حقیقت ایک اور خواب بن کر رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

وحدت کے جلوے کثرت میں پنہاں ہیں لیکن اس کے سمجھنے کیلئے احتیاط اور استاد کامل کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

اگر غریب فاقے سے مر رہا ہو تو امیر یقیناً بدہضمی سے مرے گا۔

☆☆☆

گزرا ہوا واقعہ گزرتا ہی نہیں ہے۔ آج بھی ہم دن مناتے ہیں اور اس دن کو آج کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ کل کا دن تھا۔

☆☆☆

بڑے بڑوں کی بڑی بڑی خدمت کرنے کی بجائے چھوٹے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورت پوری کر دی جائے۔

☆☆☆

دراصل سورج نہ کہیں سے نکلتا ہے اور نہ کہیں ڈوبتا ہے۔

☆☆☆

اس زمین پر ہونے والا یہ سفر، ہمارا پہلا سفر ہی درحقیقت ہمارا آخری سفر ہے۔

☆☆☆

اسلام صرف روایت کا نام نہیں صرف احکام اور ارشادات کا نام نہیں، مسلمانوں کے متفقہ عمل کا نام

بھی اسلام ہے۔

☆☆☆

یہ نہ پوچھو کہ وہ حق سے کیوں محروم ہوا۔ تم یہ دیکھو کہ تم نے حق سے زیادہ کیوں حاصل کر لیا۔ تیرا حاصل ہی اس کی محرومی بن گیا۔

☆☆☆

اگر کہیں شک بھی ہو جائے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ۔

☆☆☆

اگر حال محفوظ ہو جائے تو سارا مستقبل محفوظ۔

☆☆☆

بد آدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

☆☆☆

ہم بڑے فخر کے ساتھ اسلام کا پرچار کرتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا بھی خوف رہتا ہے کہ ہم پر بنیاد پرستی کا الزام نہ آئے۔

☆☆☆

ہر انسان ہر دوسرے انسان کی ضرورت کا خیال رکھے تو عقائد کا تضاد ختم ہو۔

☆☆☆

دنیا کے عظیم رہنما وقت کے دیئے ہوئے معیار سے بلند ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جوانی کے فیصلے جوانی میں ہی بھلے لگتے ہیں۔

☆☆☆

تصانیف جناب واصف علی واصفؔ

- ☆ شب چراغ (شاعری)
- ☆ کرن کرن سورج (نثر پارے)
- ☆ دل دریا سمندر (مضامین)
- ☆ قطرہ قطرہ قلزم (مضامین)
- ☆ The Beanming Soul (کرن کرن سورج کا انگریزی ترجمہ)
- ☆ حرف حرف حقیقت (مضامین)
- ☆ بھرے بھڑولے (پنجابی کلام)
- ☆ شب راز (شاعری)

واصف علی واصف

ناشر

کاشف پبلی کیشنز

A-301 محمد علی جوہر ٹاؤن، لاہور

فون: 0300-4003726

واحد تقسیم کار

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40۔ اُردو بازار، لاہور

فون: 37352332-37232336

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	....	دریچے
مصنف	....	واصف علی واصف
ناشر	....	کاشف پبلی کیشنز' لاہور A - 301 جوہر ٹاؤن' لاہور
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز' لاہور
کمپوزنگ	....	راجا محمد طاہر
سن اشاعت	....	نومبر 2014ء
قیمت	....	-/250 روپے

علم وعرفان پبلشرز

40۔ الحمد مارکیٹ' لاہور

فون: 0423-7352332---0423-7232336

.... ملنے کے پتے ....

ضیاء القرآن پبلی کیشنز دربار مارکیٹ ، لاہور	مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور
اشرف بک ایجنسی اقبال روڈ کمیٹی چوک ،راولپنڈی	کتاب گھر اقبال روڈ کمیٹی چوک ،راولپنڈی
کتاب نگر حسن آرکیڈ، ملتان کینٹ	رشید نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی
کشمیر بک ڈپو تلہ گنگ روڈ، چکوال	مختار برادرز بھوانہ بازارو، فیصل آباد
ویلکم بک پورٹ اردو بازار ، کراچی	چلڈرن پبلی کیشنز اردو بازار ، کراچی

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرماویں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

رخ بدل جاتا ہے ہر طوفان کا
بات کیا ہے نالۂ شب گیر کی

(واصف علی واصفؒ)

عرض ناشر

قبلہ واصف صاحبؒ کا خیال اور کلام اس دور میں خیال اور کلام کا امام ہے۔ چھوٹے چھوٹے، سادہ، آسان اور بغیر کسی دقت کے سمجھ آ جانے والے فقرے فوری طور پر سمجھ آ جانے کے ساتھ ساتھ اپنی مکمل تاثیر قاری کے ذہن اور پر مرتکب کرتے ہیں۔ یوں پڑھنے والا سوچنے پر مجبور بلکہ مائل ہو جاتا ہے کہ یہ بات تو بالکل صحیح فرمائی گئی ہے۔ پھر بات آگے چل نکلتی ہے تو وہ شخص یہ سوچتا ہے کہ اس پر عمل کرنا تو بہت آسان بھی ہے اور فائدہ مند بھی کیونکہ ان فرمودات سے نہ صرف ذہن اور دل کو لذت و سرور ملتا ہے بلکہ عمل کی راہ آسان نظر آتی ہے۔ یوں یہ تحریر جب اپنا جادو دکھاتی ہے تو فرد کی ذات میں خوش گوار تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے تو اس کی زندگی دوسروں کے لیے بے ضرر ہو جاتی ہے اور بعد میں وہ لوگوں کو فائدہ دینا شروع کر دیتا ہے۔ خیال اور عمل کے سفر کی اس کامیابی کے نتیجے میں قبلہ واصف صاحبؒ کا پیغام تیزی سے مقبول اور عزیز ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی ہر نئی تحریر کا بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے اور پھر وہ شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ پھیل جاتی ہے۔ انہی تحریروں کے منتظر اصحاب کے لیے ان فرمودات کا انتخاب کر کے اور انہیں مختصر صورت میں جمع کر کے پیش کیا جا رہا ہے جس سے ہر کوئی اپنا اپنا فیض تو ضرور لے گا مگر وہ اصحاب جن کی مصروف ترین زندگی میں وقت بہت کم ہوتا ہے اس مجموعہ سے سب سے زیادہ مستفید ہوں گے۔ آخر میں آپ سے استدعا ہے کہ ہمیں اپنی رائے اور تجاویز سے ضرور آگاہ رکھیے گا تا کہ ان کی روشنی میں کام کو آگے بڑھایا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق ہر مخلوق کے ساتھ
ہمیشہ سے ہے اور مخلوق
صرف اپنے دور تک ہے

(واصف علی واصفؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر اللہ سے مانگنا پڑے تو اللہ کے محبوب ﷺ کی محبت مانگو اور اللہ کے حبیب ﷺ سے کچھ مانگنا پڑے تو اللہ کی یاد مانگو۔

☆☆☆

مومن ہمہ وقت نماز پڑھتا ہے' وہ اگر مسجد سے باہر ہو تو مسجد میں آنے کی تمنا رکھتا ہے۔

☆☆☆

اگر بیماری میں بیماری دینے والے کا خیال رہے اور اللہ سے رجوع رہے تو یہ بیماری انعام ہو گی۔

☆☆☆

آپ صرف اپنی نیت ''اللہ'' بنا لو تو آپ کا سارا سفر عین اللہ ہے۔

☆☆☆

آپ اپنے اللہ کے ساتھ جیسے ہیں ویسے ہی اللہ آپ کے ساتھ کرتا ہے۔

☆☆☆

اگر لوگوں کے ظاہری حالات برابر نہ ہوں تب بھی ان پر اللہ کا فضل ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

جو جس کا خیال ہے وہی اس کا حال ہے۔

☆☆☆

جو مل گیا ہے اس پہ شکر کرو اور جو نہیں ملا اس کیلئے دعا کرو۔

☆☆☆

کسی بزرگ کی پسند کے مطابق چلنا اس سے فیض لینے کے برابر ہے۔

☆☆☆

اس زندگی کے ساتھ آپ کا جو رویہ ہے وہی آپ کا دین ہے' اگر آپ نے اس کو اللہ کی رحمت سمجھا تو یہ آپ کیلئے دین ہے اور اگر اس میں الجھنیں تلاش کیں تو دین نہیں ملے گا۔

☆☆☆

اگر آپ سے نیک عمل نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غلط عمل نے اس کا راستہ روکا ہوا ہے' اس لئے آپ غلط عمل کو نکال دو۔

☆☆☆

درد زبان سے نہیں بلکہ آنسوؤں سے بیان ہوتا ہے۔

☆☆☆

کامیابی کسی ایک شعبے کا نام نہیں بلکہ کامیابی انسان کا اپنا نام ہے۔

☆☆☆

جو باقی رہنے والے اسماء ہیں ان کے ساتھ اگر آپ وابستہ ہو جائیں گے تو عقیدہ باقی رہے گا اور فانی چیزوں سے تعلق ہوا تو عقیدہ فنا ہو جائے گا۔

☆☆☆

جن لوگوں نے مشکلات کا بیان لوگوں کے سامنے کیا' دراصل انہوں نے اپنی مشکلات میں اضافہ کیا۔

☆☆☆

اپنے غم کو غصہ نہ بناؤ کیونکہ غم کو غصہ وہ بناتا ہے جو کسی تقدیر کو نہیں مانتا اور جو کسی خدا کو نہیں مانتا۔

☆☆☆

جب اللہ سے بات کرو تو کسی کو اس کا گواہ نہ بناؤ۔

☆☆☆

ایسے شخص سے ساتھ رابطہ رکھو جو آپ کو عمل کی فقیری بتائے' علم سے بچو!

☆☆☆

کچھ لوگ پیسے کیلئے شہرت قربان کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ شہرت کیلئے پیسہ قربان کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

ایک طرف تیل کے خزانے ہیں اور ادھر ہمارے ہاں چراغوں میں تیل نہیں۔

☆☆☆

بد آدمی بد عمل نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے کیونکہ نیکی نیت کا نام ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کی نیت خراب ہو گئی تو آپ کا سفر خراب ہو جائے گا۔

☆☆☆

ایمان کی پختگی حالات کی پختگی سے بالکل بے نیاز ہے۔

☆☆☆

یا اللہ! جو والدین ہیں ان کو اولاد کی طرف سے سکھ نصیب ہو اور جو اولاد ہیں ان کو والدین کا فیض نصیب ہو۔

☆☆☆

آپ کا سارا علم یادداشت کا نام ہے اور یادداشت ہوتی کتنی ہے؟

☆☆☆

دین تو ایک تھا مگر اس دین کے اندر اتنے فرقے کتابوں نے بنائے' لہٰذا آپ کتابوں سے گریز کرو۔

☆☆☆

اگر ماں باپ کے پاس علم کم ہو پھر بھی ماں باپ کا مرتبہ بڑا ہے۔

☆☆☆

کبھی کسی مجبور کو اللہ تعالیٰ نے سزا نہیں دی ہے۔

☆☆☆

یہ زندگی جس میں لوگ کسی کو نہیں مانتے اور اس میں آپ ماننے والے پیدا ہو گئے ہیں تو یہ بھی فیض کی دلیل ہے۔

☆☆☆

آپ ماں کو اس کے علم کی وجہ سے قبول نہ کرو بلکہ اس کے مرتبے کے ساتھ قبول کرو۔

☆☆☆

سب سے زیادہ بدقسمت وہ انسان ہے جو غریب بھی ہے اور سنگدل بھی ہے۔

☆☆☆

تسلیم یہ ہے کہ جو بات سمجھ نہ آئے وہ بھی آپ مانیں۔

☆☆☆

نیت صحیح ہو تو شوق اور فرض میں فرق نہیں ہوتا اور وہ ایک ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

ہر نئی بستی سے پہلے وہاں ویرانی تھی اور ہر بستی کے بعد وہاں ویرانی ہو گی۔

☆☆☆

جھوٹ کو بدبو کہتے ہیں اور سچ کو خوشبو کہتے ہیں۔

☆☆☆

شوق' خوف سے مبرا ہوتا ہے۔

☆☆☆

شکر کا طریقہ یہ ہے کہ گلہ نہ ہو' بندوں کا گلہ نہ ہو' خالق کا گلہ نہ ہو' زندگی کا گلہ نہ ہو' شب و روز کا گلہ

نہ ہو۔ زندگی کو حاصل اور محرومیوں کی شکل میں نہ تولو بلکہ زندگی میں اپنی عافیت کو' عطا کرنے والے محسنوں کو تلاش کرو اور محسن کے احسان کا شکریہ ادا کرو۔

☆☆☆

جس شخص کو حضور پاک ﷺ کی محبت عطا ہوگئی تو یہی جنت ہے۔

☆☆☆

مغفرت کمائی نہیں جاتی مغفرت مانگی جاتی ہے۔

☆☆☆

اصل حاصل کیا ہے؟ استقامت' یقین اور یکسوئی یعنی ایک رخ ہو جانا۔

☆☆☆

ہر شعبے کا آدمی اللہ کے راستے میں کامیاب ہوسکتا ہے اور ہوا ہے۔

☆☆☆

آپ وہ عمل نہ کرنا جو دوسروں کے کہنے پر ہو' ورنہ آپ پریشان ہو جائیں گے۔

☆☆☆

خاموشی سے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا نام ہی صبر ہے۔

☆☆☆

ہر وہ چیز جس کے جدا ہونے کا افسوس ہو' نعمت کہلاتی ہے۔

☆☆☆

بدی دعا پر سے اعتماد اٹھا دیتی ہے اور جو دعا کے قریب نہیں جا سکتا وہ خدا کے قریب نہیں جا سکتا۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کسی دور کی شے کا نام نہیں ہے بلکہ قریب کے احساس کا نام ہے' اس لئے آپ اپنا قریب کا احساس ٹھیک کریں۔

☆☆☆

راستہ صرف وہی صحیح ہے جو اللہ کا ہو اور اللہ کے حبیب ﷺ کے ذریعے امت کو ملا ہو۔

☆☆☆

جو شخص اشیاء کی ماہیت جان چکا ہو اسے ملال اور حزن نہیں ہوتا۔

☆☆☆

اصل عمل یہ ہے کہ اللہ جو بات کہہ رہا ہے اگر وہ سمجھ نہ آئے تب بھی آپ مانیں۔

☆☆☆

اچھے آدمی کیلئے یہ کائنات جلوہ ہے اور برے آدمی کیلئے جلوے کی رکاوٹ ہے۔

☆☆☆

عرس پر اپنے مرشد کا نام صرف متولی یا مجاور مناتے ہیں اور جو محبوب ہوتے ہیں ان کا مرشد کے ساتھ روز ہی یوم وصال ہوتا ہے۔

☆☆☆

جہاں خاموشی واجب ہو وہاں بولنا گستاخی ہے۔ جہاں چلنے کا حکم ہو وہاں ٹھہرنا منع ہے اور جہاں ٹھہرنے کا حکم آ جائے وہاں چلنا منع ہے۔

☆☆☆

صبر کے معنی یہ ہے کہ مشکل تو ہو لیکن بیان نہ ہو۔

☆☆☆

غم والوں کیلئے ہر دن غم کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کے راستے پر چلنے والوں کا تقرب انسان کو راستے کی بہت ساری پیچیدگیوں سے بچا دیتا ہے۔

☆☆☆

اپنی مصروفیت کا جائزہ لو کیونکہ آپ کی مصروفیت گمراہی بھی ہو سکتی ہے اور آپ کی مصروفیت عبادت بھی ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

اگر آپ اپنے یقین کو حالات کی زد سے بچا لیں گے تو پھر آپ قائم ہو جائیں گے۔

☆☆☆

ایک خیال میں گم ہو جاؤ تو آتش حرام ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

سچ کی راہ میں کہیں کوئی مشکل آ جائے تو وہاں صبر سے گزر جاؤ۔

☆☆☆

جب ماں باپ کے دل سے اولاد کی محبت نکل جاتی ہے تو سمجھو اولاد بدقسمت ہو گئی۔

☆☆☆

نیکی کا خیال ذہن میں آئے تو اسے فوراً ہی عمل میں لاؤ اور بدی ذہن میں آ رہی ہے تو آخری دم تک سوچتے جاؤ حتیٰ کہ وہ نہ کرنی پڑے۔

☆☆☆

تکلیف میں سجدہ کرنا اور پھر تکلیف کو دنیا کی نگاہ سے چھپانا ''اللہ والا'' مقام ہے۔

☆☆☆

اس دنیا میں جہاں گمراہی ہو رہی ہے، گمراہ نہ ہونا نیکی ہے۔

☆☆☆

کوشش کرنے کا آپ کو حق ہے مگر گلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔

☆☆☆

اگر آپ نے اللہ کے علاوہ اللہ سے سب کچھ مانگا تو آپ نے اللہ سے کیا مانگا؟

☆☆☆

خدا کی رحمت کا انتظار ہی ابتدائے رحمت ہے۔

☆☆☆

جس بزرگ نے اپنا سارا سرمایہ اللہ پر نثار کر دیا ہو اسے جا کر لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں مال دے دو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ غلط جگہ سے صحیح چیز مانگتے ہیں اور صحیح جگہ سے غلط چیز مانگتے ہیں۔

☆☆☆

اگر انسان اپنے حاصل اور محرومی دونوں کو برابر سمجھے تو خوف سے بچ سکتا ہے۔

☆☆☆

لوگوں کے اعمال کبھی نہ دیکھو بلکہ اپنا عمل کرتے جاؤ۔

☆☆☆

اللہ کریم جب چاہے، جو چاہے، جس وقت چاہے اور جہاں چاہے، اس کا فضل نمودار ہو جائے۔ آپ اللہ کے فضل کا انتظار کرتے کرتے ہزار دفعہ مر جائیں اور کروڑ دفعہ زندہ ہو جائیں پھر بھی اس کا فضل اپنا ایک ٹائم رکھتا ہے۔

☆☆☆

کامیابی وحدت مقصد ہے اور کثرت مقاصد ہو جائے تو ناکامی لازم ہے۔

☆☆☆

جس شخص کی آرزو جتنی مخلص ہوتی جائے گی اتنا ہی وہ اللہ کے قریب ہوتا جائے گا۔

☆☆☆

جس شخص کو پانچ نمازوں کی پابندی مل گئی ہو اسے چاہئے کہ چھٹی نماز شکرانے کی ادا کرے کہ یا اللہ تو نے مجھے اس زمانے میں نمازوں کی پابندی عطا کی ہے جب کہ لوگوں کو نماز کے ہجے بھی بھول گئے ہیں۔

☆☆☆

ذوق سفر ہی آپ کا رہنما ہے ورنہ ذوق سفر نہ ہو تو رہنمائی کوئی نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

اگر تتلی پکڑنے کی تمنا ہو جائے تو انسان اسے پکڑنے کیلئے اپنے قافلے سے بچھڑ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اللہ کی تمنا ہو جائے تو آنکھ بند رکھنا بہتر ہے۔

☆☆☆

عقیدہ تحقیق سے نہیں ملتا بلکہ عقیدہ تسلیم سے ملتا ہے۔

☆☆☆

مجبوری میں کی گئی نیکی آپ کی انا ہے۔

☆☆☆

عبادت کی تمنا عطا ہے اور عبادت کا اظہار جو ہے یہ نفس ہے۔

☆☆☆

خوشی دینے سے ملتی ہے اور محبت بھی دینے سے ملتی ہے اور یہ مانگنے سے نہیں ملتی۔

☆☆☆

اگر آپ نے کسی مرنے والے سے ملنا ہے تو مر کے ملو گے اور جو گزر گئے ہیں ان کو اگر کسی زندہ انسان سے ملاقات کی ضرورت ہے تو وہ زندہ ہو کر ملیں گے۔

☆☆☆

ان لوگوں کی پیروی کرو جن کی زندگی اور جن کی عاقبت آپ کو صحیح لگے' ان کی پیروی کرو جو آپ کی زندگی میں اصلاح پیدا کر سکیں' جو آپ کو عافیت کا راستہ بتائیں اور جو آپ سے خواہشات کا بوجھ ہٹا سکیں۔

☆☆☆

وہ عظمت جس کے ساتھ محبت کا عنصر شامل ہے ہم اس کو عظمت کہتے ہیں' وہ قائم رہتی ہے اور دائم رہتی ہے۔

☆☆☆

وہ فاقہ بہتر ہے جو دل کو بیدار کر دے بجائے اس کے فاقہ ٹالتے ٹالتے دل ہی ٹل جائے۔

☆☆☆

اللہ کا احسان کب ہوتا ہے؟ جب نہ گزرے ہوئے پر افسوس ہو اور نہ آنے والے کا اندیشہ ہو۔

☆☆☆

سوالات میں گھرا ہوا بندہ تو غافل ہے چاہے کتنا ہی عاقل ہو۔

☆☆☆

کوشش جس مقصد کیلئے کی جاتی ہے اس مقصد کا حصول ضرور ہونا چاہئے۔

☆☆☆

نیک راستے پر چلتے ہوئے اگر آپ کا سانس ختم ہو گیا تو آپ کو اسی راستے کی منزل کا ثواب ملے گا جس منزل کی آپ جا رہے تھے۔

☆☆☆

خود کو نمایاں کرنے کی تمنا حجاب ہے اور اگر اللہ نمایاں کرے تو پھر بات ہی اور ہے۔

☆☆☆

رات کوسونے سے پہلے سوچو اور کہو کہ یااللہ آج کے دن کی غلطیاں آج ہی معاف کر......اور پھر کل کے نیک عزائم آج ہی طے کرلو۔

☆☆☆

جب کمائی نہ ہو اور رزق موجود ہو اور حرام بھی نہ ہو تو اس کو رزق کریم کہتے ہیں۔

☆☆☆

دوسروں کو حقوق سے زیادہ دینا احسان ہے۔

☆☆☆

جوشخص جس دائرے میں مشہور ہوگا وہی دائرہ اس کی عبرت ہوگا اور وہی دائرہ اس کی عاقبت ہوگا۔ لہٰذا کسی کی عاقبت دیکھنی ہو تو اس آدمی کا دائرہ تاثیر دیکھو۔

☆☆☆

اسلام کے اندر حضور پاک ﷺ کی محبت جو ہے وہ آپ کو خود آشنا کرائے گی۔

☆☆☆

جس دن آپ کی زندگی ایک راستے کا سفر ہوگئی' اس دن آپ رضا میں چلے گئے۔

☆☆☆

خوشی تعاقب کا نام نہیں بلکہ خوشی ٹھہرنے کا نام ہے۔

☆☆☆

کھلی آنکھ کے ساتھ اگر توجہ بند ہونے لگ جائے تو آنکھ بند رہنا بہتر ہے۔

☆☆☆

اللہ نے جو نعمتیں دی ہیں ان کا یہی شکر ہے کہ تکلیف برداشت کرو۔

☆☆☆

احسان' معافی کا اگلا درجہ ہے۔

☆☆☆

بیٹھنے کیلئے سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور بیٹھنے کیلئے سب سے بری جگہ بازار ہے۔

☆☆☆

خوشی کی تلاش' خوشی کا حصول' خوشی کے پیچھے پاگل پن' Mania اور خوشی ہی خوشی کی تمنا جو ہے یہ بے سکونی کی ابتداء ہے۔

☆☆☆

اچھے عمل کی یاد کو ایک برا لفظ ہمیشہ کیلئے تباہ کرسکتا ہے۔

☆☆☆

خواہشات کو ضد کی حد تک نہ پھیلاؤ تو سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

بری بات کا ارادہ چاہے کامیاب ہو جائے وہ تب بھی برا ہے اور اچھی بات کا ارادہ چاہے ناکام ہو جائے، تب بھی وہ کامیاب ہے۔

☆☆☆

ذات کی دنیا میں پہنچنے والا شخص جو ہے وہ مقام نور سے متعارف ہوتا ہے۔ نور جو ہے نفس اور روح دونوں سے بلند ہے۔

☆☆☆

مرنے سے پہلے مرنے کا راز ایسا ہے کہ جس نے سمجھ لیا وہ مر گیا اور جس نے نہ سمجھا وہ مارا گیا۔

☆☆☆

برے کے ساتھ محبت سے پیش آؤ تو اس کا عمل خود بخود بدلنا شروع ہو جائے گا اور پھر اللہ کی رحمت ہو جائے گی۔

☆☆☆

اللہ نے کچھ لوگوں کو پیسہ دے کر آزمایا اور کچھ کو غریبی دے کے آزمایا، جس طرح ایک کیلئے پیسہ الجھن ہے اسی طرح دوسرے کیلئے غریبی الجھن ہے، بات صرف پیسے کی نہیں بلکہ ایمان کی ہے۔

☆☆☆

اگر موجود لمحے میں، تکلیف دہ لمحے میں، موجود زندگی میں اور تلخی والے واقعات میں آپ کو اللہ کے احسان کا لطف نہیں آ رہا تو سمجھو کہ ابھی تک آپ نے اللہ کو قبول نہیں کیا۔

☆☆☆

لفظ ''اللہ'' ذات بھی ہے، صفت بھی ہے، اسم بھی ہے اور یہ واحد لفظ ہے جو اپنی ذات کی طرح مقدس ہے۔

☆☆☆

جنت مقام کا نام ہے، خیال کا نام ہے، عمل کا نام ہے اور حاصل کا نام ہے۔

☆☆☆

ایک سجدہ قبول ہو جائے تو پوری عبادت قبول ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

نیت اگر Express ہو جائے، بیان ہو جائے تو ارادہ کہلاتی ہے اور ارادہ اگر Dormant ہو، اندر رہ جائے تو وہ نیت کہلاتا ہے۔

☆☆☆

آپ اپنی طاقت اور اچھے لباس کے باوجود دشمن کیلئے ناقابل ذکر ہیں اور اپنی کمزوری کے باوجود

دوست کیلئے قابل ذکر ہیں۔

☆☆☆

بہت سے آدمیوں کی دعاؤں کے باوجود اگر کوئی شخص مر گیا تو آپ یہ نہ کہنا کہ اللہ نے کیا کر دیا۔

☆☆☆

باطن جو ہے اللہ کی مہربانی سے ملتا ہے۔

☆☆☆

جس ذات سے تم نعمتیں مانگ رہے ہو اس سے تم اسی کو مانگو۔

☆☆☆

اللہ سمجھ آ جائے تو غیر اللہ سمجھ آ سکتا ہے' اللہ سمجھ نہ آئے تو غیر اللہ سمجھ نہیں آ سکتا۔ یہ سب صرف اللہ کی مہربانیوں سے سمجھ آ سکتا ہے۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ سے محبت کرنا اللہ سے محبت کرنا ہے اور یہ فرق یاد رکھنا کہ حضور پاک ﷺ اللہ نہیں ہیں۔

☆☆☆

اسلام عمل ہے' بس عمل کرتے جاؤ' کسی کو معاف کر دو' کسی سے معافی مانگ لو' کسی کی خدمت کر دو' یہ سب عمل ہے۔

☆☆☆

سب سے خطرناک دشمن وہ ہے جو دوست بن کے آئے۔

☆☆☆

جب تک آپ خود سچے نہیں ہوتے آپ کیلئے سچ کی تلاش بے معنی سفر ہے۔

☆☆☆

جب ڈر پیدا ہونا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ اعمال غلط ہو گئے' اس وقت استغفار ضروری ہے کہ یا اللہ میری توبہ!

☆☆☆

جو آدمی اللہ کی محبت میں گرفتار ہونا چاہتا ہے' حضور پاک کی محبت کے بغیر' تو ایسا آدمی گمراہ ہو جائے گا۔

☆☆☆

مشکلات اچھے آدمی کیلئے اچھی ہوتی ہیں اور برے آدمی کیلئے بری ہوتی ہے۔

☆☆☆

رشوت اپنے معصوم بچوں کو نہ کھلانا ورنہ وہ برباد ہو جائیں گے۔

☆☆☆

اگر اللہ آپ کو اپنا تعلق دے دے اور پیسہ نہ دے تو پھر آپ کیا کہیں گے؟

☆☆☆

دوست کو دوست کہنے سے پہلے تحقیق کر لو' ایک بار پھر تحقیق کر لو اور اگر دوست بن چکے ہو تو اس کی حفاظت کرو۔

☆☆☆

آپ تقاضہ چھوڑ دیں' شکایت کرنا بند کر دیں اور گلہ بند کر دیں تو زندگی آسان ہو جائے گی۔

☆☆☆

بری تعلیم سے بہتر ہے کہ انسان بغیر تعلیم کے رہے کیوں کہ بد تعلیم کی اصلاح کرنا بڑا مشکل ہے اور بے تعلیم کی اصلاح ہو جائے گی۔

☆☆☆

خوشامد جھوٹے انسان کی سزا ہے اور یہ جھوٹے آدمی کا عمل ہے۔

☆☆☆

یاد کا نام زندگی اور بھول جانے کا نام موت ہے۔

☆☆☆

اگر معاشرہ غرق نہیں ہو رہا تو سمجھو کہ تمہاری مدد ہو رہی ہے' کافر نیکی کرے تو یہ اس کی مہربانی ہے اور اگر مومن نیکی نہ کرے تو سمجھو وہ برباد ہو گیا۔

☆☆☆

تکلیف کیا ہوتی ہے؟ تکلیف یہ ہوتی ہے کہ محبوب ناراض ہو جائے' اگر کوئی محبوب ہو تو!

☆☆☆

اللہ کے ساتھ وابستہ ہونا زندگی ہے اور اللہ سے غافل ہونا موت۔

☆☆☆

اگر خدا کو نہ چھوڑو تو مشکلات ترقی دیتی ہیں' سختی کو موم بناتی ہیں اور حساس طبیعت بناتی ہے۔

☆☆☆

دنیا دار کیلئے تکلیف سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دین دار بن جائے۔

☆☆☆

جن کا محبوب فانی ہے' اس کیلئے موت افسوس کی بات ہے اور جن کا محبوب باقی ہے ان کو افسوس نہیں ہوتا۔

☆☆☆

نیکی کا سفر یہ ہے کہ ارادہ ہو' نیت ہو اور آپ کا دل بھی سفر کرے اور آپ کا وجود بھی سفر کرے۔

☆☆☆

تعلق کو کسی کام کیلئے استعمال نہ کرو اور مشائخ کرام کے ساتھ تعلق دراصل خدا کے ساتھ تعلق کا ذریعہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆

کتاب کی عزت مصنف کے حوالے سے ہوتی ہے۔

☆☆☆

منافق وہ ہوتا ہے جس کے عمل اور ارادہ میں فرق ہو۔

☆☆☆

وہ شخص جس نے اپنے سے زیادہ کسی کو ایسا دانا نہیں مانا کہ اس کی ہر بات کو بغیر تحقیق کئے ہوئے تسلیم کرلے تو اس آدمی پر دانائی نازل نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

تزکیہ کا مطلب ہے لالچ اور خوف سے آزادی ہو جائے یعنی دنیاوی لالچ اور خوف سے۔ پھر نہ امیر ہونے کا شوق ہوتا ہے اور نہ غریب ہونے کا ڈر۔

☆☆☆

جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو سکون دو اور ان کے ساتھ نیکی اور خیر خواہی کرو۔ اس طرح تمہارا اپنا کام بن جائے گا۔

☆☆☆

تقرب، محبوب کے نزدیک آنے کا نام ہے یا تمہارا اس کے قریب جانے کا۔

☆☆☆

آپ جس کو غائب کہہ رہے ہو وہ حاضر ہے اور جسے حاضر سمجھ رہے ہیں وہ غائب ہے، باقی ہمیشہ حاضر ہے اور فانی ہمیشہ ہی غیر حاضر ہے۔

☆☆☆

اسلام کے اندر حضور پاک ﷺ کی محبت جو ہے وہ آپ کو خود آشنا کرائے گی۔

☆☆☆

اگر ہم لوگ اپنی زندگی کے فیصلوں کو اللہ کا حکم مان لیں تو پھر کوئی گلہ نہیں رہے گا۔

☆☆☆

اپنی ذاتی پسند اور ناپسند کو نکال دیا جائے تو نتیجہ اللہ کا قرب ہی رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

دکھ کا سجدہ، سکھ کے سجدوں سے بہت قیمتی ہے۔

☆☆☆

آپ صبر کے ساتھ چلتے جائیں اور آپ کا جوہر جو آپ کی خاک میں ہے وہ ظاہر ہو کے ہی رہے گا۔

☆☆☆

اپنے ایمان کو تقویت دینے کیلئے اطاعت کا راستہ اختیار کرو۔

☆☆☆

جب تک اندر سے صفات نہ بدلیں اس وقت تک ذکر آپ کو کچھ نہیں دے گا۔

☆☆☆

تکلیف یا مشکل اس وقت آتی ہے جب انسان اپنے آپ کو بیان شدہ راستے سے ہٹا کے کسی اور راستے پر گامزن کر دے۔

☆☆☆

انسان اپنی دنیا کو آباد کرنے کی دعا کرتا ہے اور جب اسے دانائی ملتی ہے یا رضا ملتی ہے تو ہر شے بھول جاتا ہے۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ واحد ذات ہیں جن کے لفظ کی صداقت کبھی کمزور نہیں ہوئی۔

☆☆☆

ایمان والوں میں عام طور پر تذبذب ہوتا ہے اور عشق والوں میں تذبذب نہیں ہوتا۔

☆☆☆

اگر آپ کا ارادہ اللہ ہے' آپ کا سفر اللہ ہے تو آپ کا نتیجہ بھی اللہ ہی ہے۔

☆☆☆

اچھا غریب وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ تمہیں جس نے امیری دی ہے اسی نے ہمیں غریبی دی ہے' تم امیری کا شکر ادا کرو اور ہم غریبی کا شکر ادا کریں گے۔

☆☆☆

کوئی پیر تو جھوٹا ہو سکتا ہے لیکن پیری جھوٹی نہیں ہے۔

☆☆☆

یا اللہ! میں ان دعاؤں سے توبہ کرتا ہوں جو دعائیں تجھے پسند نہ ہوں اور مجھے ایسی دعا کرنے کی توفیق عطا فرما جس سے تیرا تقرب عطا ہو۔

☆☆☆

اگر تفسیر اتنی لازمی ہوتی تو کتاب کی تفسیر پیغمبر ﷺ خود ہی بیان فرما دیتے۔

☆☆☆

مومن کا دل عرش اللہ ہے اور اگر آپ دل کی دنیا میں داخل ہوئے تو پھر آپ باہر کے مسافر تو نہ رہ

گئے بلکہ آپ تو اندر کے مسافر ہو گئے۔

☆☆☆

ماں باپ دعا کریں تو قبر کی تنگی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ماں باپ کی دعا سے قبر کا عذاب ٹل جاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ ذات ہے اور رب اس کی ایک صفت ہے۔

☆☆☆

خواہش کے اندر یہ بڑی راز کی بات ہے کہ خواہش چلتے چلتے ایک قسم کا معبود بن جاتی ہے۔

☆☆☆

جلوہ نگاہ کا رزق ہے۔

☆☆☆

بیماری عام طور پر دل کے اندر پیدا ہوتی ہے' پہلے روح بیمار ہوتی ہے پھر جسم بیمار ہوتا ہے۔

☆☆☆

اللہ پر راضی وہ انسان ہے جس نے اللہ سے کچھ اور نہیں لینا' اللہ جس پر راضی ہوتا ہے اس کو اپنے پر راضی کر لیتا ہے اور راضی انسان وہ ہے جو اللہ کے کام میں دخل نہ دے۔

☆☆☆

مال جہالت ہے اور آگہی اللہ کا قرب ہے۔

☆☆☆

خدا کا خوف کیا جائے تو غریبی کا ڈر نکل جاتا ہے۔

☆☆☆

دعا پر ایمان آپ کو مقربین میں شامل کر دے گا۔

☆☆☆

وہ لوگ جو بے مقصد زندہ رہتے ہیں ان کو موت ستاتی ہے اور جو بامقصد رہتے ہیں ان کا موت کچھ نہیں کر سکتی۔

☆☆☆

مرنے سے پہلے مرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک کام میں ایسے لگ جانا کہ باقی کے سارے کام اللہ کے سپرد کر دینا اور عارضی طور پر گم ہو جانا مرنے سے پہلے مرنا نہیں ہے۔

☆☆☆

نفس کی دنیا کا اور پیمانہ ہے اور روح کی دنیا کا اور پیمانہ ہے۔

☆☆☆

دانائی یہ ہے کہ آپ کا عمل آپ کے علم کے تابع ہو۔

☆☆☆

خوف ان کو ہوتا ہے جن کے پاس مال ہو۔

☆☆☆

آدھی دنیا مجبوریوں کی دنیا ہے یعنی نفس کی دنیا۔

☆☆☆

سکون کی تلاش اللہ کے فضل کی تلاش ہے اور اللہ ہی کی تلاش ہے۔

☆☆☆

ایسی جنت کا کیا کرنا جس میں آپ کا بھائی ساتھ نہ ہو۔

☆☆☆

وہ مبلغ جو ذاتی طور پر برا بھلا سننے کیلئے تیار ہے اور صرف اللہ کا پیغام سنانے کیلئے سفر کر رہا ہے' اصل میں وہ ہے مبلغ۔

☆☆☆

دل ایک قسم کا خانہ کعبہ ہے یعنی اسلام سے پہلے والا' اس میں خواہشات کے بت پڑے ہوئے ہیں' وہ بت نکال دو تو یہ صاف ہو جائے گا۔

☆☆☆

بے نیاز اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جس سے کچھ نکالا جائے یا اس میں کچھ ڈالا جائے تو نہ کمی ہو اور نہ اس میں بیشی ہو۔

☆☆☆

اہل تکوین وہ لوگ ہوتے ہیں جو خالق کی منشا کو اپنی منشا بنا کے پیش کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے آدمی فنا سے نکل جاتا ہے،

☆☆☆

اللہ کو ثابت کرنے والا بھی اتنا ہی جھوٹا ہے جتنا اللہ کو نہ ثابت کرنے والا کیونکہ اللہ ثابت کرنے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ماننے سے ثابت ہوتا ہے۔

☆☆☆

ولی علیہ السلام کے ساتھ ہے اور تصوف حضور پاک ﷺ کی غلامی کا نام ہے۔

☆☆☆

کچھ لوگ دور سے سنتے ہیں اور کچھ کان پاس ہونے کے باوجود نہیں سنتے۔

☆☆☆

جس نے ماں باپ کا ادب کیا اور ماں باپ کا حکم مانا' وہ مکمل طور پر دین دار ہے۔

☆☆☆

اللہ کو ماننے والا اور انسانوں کو نظر انداز کرنے والا جھوٹا ہے۔

☆☆☆

مسلمان کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ وہ زندگی سے پیار کرتا ہے اور موت سے ڈرتا نہیں۔

☆☆☆

آپ کی دعا پوری ہو یا نہ ہو' آپ پر اسلام نافذ رہنا چاہئے۔

☆☆☆

ایک شخص اگر بازار گیا اور نظر صاف لے کر واپس آ گیا تو اس کا راستہ نیک ہو گیا۔

☆☆☆

اللہ کریم بعض اوقات کسی کی صرف ایک ادا کو پسند فرما کر سرفراز کر دیتا ہے۔

☆☆☆

تکلیف مقام صبر سے متعارف کروانے کیلئے آتی ہے۔

☆☆☆

علم کے لگاؤ کا نشہ عمل سے دور کر دیتا ہے۔

☆☆☆

جس کا یوم پیدائش ہے اس کا یوم وصال ضرور آئے گا۔

☆☆☆

اہل ظاہر کی اگر اصلاح نفس ہو جائے تو سارے اہل باطن ہی ہیں۔

☆☆☆

زندگی کو اللہ کا فضل ماننے والا سکون دریافت کر جاتا ہے۔

☆☆☆

سچا کافر بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ شکست کھا جائے تو کلمہ ضرور پڑھتا ہے۔

☆☆☆

عبادت کرنا شریعت بن جاتی ہے اور شوق میں عبادت کرنا طریقت ہے۔

☆☆☆

تبلیغ کو حکم نہ بناؤ' تبلیغ کو مشورہ نہ بناؤ' بلکہ تبلیغ کو محبت بناؤ۔

☆☆☆

اس دنیا کے قفس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تو اس دنیا سے مر جا' پھر فانی الذات اور بقا باللہ

ہو جائے گا کیونکہ جب تیری نسبت باقی کے ساتھ ہو جائے گی تو تو باقی ہو جائے گا' اب تو تیری نسبت فانی کے ساتھ ہے اس لئے تو فانی ہے۔

☆☆☆

جب تک آپ کو اپنی عاقبت کا یقین نہ ہو کسی کی عاقبت کو غلط نہ کہنا۔

☆☆☆

یہاں دنیا میں ٹھہرنے کی بجائے نکلنے کی خواہش پیدا ہو جائے تو سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

محبت کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے کے عمل سے بے نیاز ہو جاؤ اور محبت کرتے جاؤ۔

☆☆☆

اتنا علم حاصل کرو جس سے آپ کا کوئی عمل ٹھیک ہو جائے۔

☆☆☆

اللہ سے وہ بات مانگنی چاہئے جو آخر تک رہے اور انجام بھی بخیر ہو۔

☆☆☆

پیغمبری یا نبوت یا رسالت' یہ عمل نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی مرضی سے ملنے والا مرتبہ ہے۔

☆☆☆

یہ اللہ کا غضب ہوگا اگر وہ آپ سے انصاف کرے' اس لئے دعا یہ کرو کہ یا اللہ ہمارے ساتھ انصاف نہ کرنا بلکہ مہربانی کرنا۔

☆☆☆

دور جانے والے قریب کے اور راستے کے جھگڑے نہیں کرتے۔

☆☆☆

مخلص بندہ کبھی ظاہر نہیں کرتا کہ میں مخلص ہو گیا ہوں۔

☆☆☆

جن لوگوں کو آپ نے اپنے مرنے کا غم دینا ہے ان کو زندگی میں کوئی خوشی دے جاؤ۔

☆☆☆

اگر کوئی آپ کو ناراض کرے تو آپ کہیں کہ ہم تو حضور پاک ﷺ کے غلام ہیں ہم ناراض کیسے ہو سکتے ہیں' جاؤ ہم نے تمہیں معاف کیا۔

☆☆☆

آپ خوشبو بند نہ کرو' خوشبو جاری رہے کیونکہ آپ کا کام خوشبو دینا ہے۔

☆☆☆

انسان کو انسان بنانا ہی اللہ کا کام ہے۔

☆☆☆

علم کی تعریف یہ ہے کہ علم وہ ہے جو عمل میں آجائے' علاوہ ازیں سارا ہی بوجھ ہے۔ اگر کسی کا علم' عمل میں نہیں آیا تو اس کا حشر اس گدھے جیسا ہوگا جس پر کتابیں لدی ہوں۔

☆☆☆

آپ اللہ کو اتنا قریب سمجھو کہ وہ آپ کے خاموش الفاظ بھی سنتا ہے۔

☆☆☆

بھائی کے دل سے آپ کے حق میں جو دعا نکلے گی وہ آپ کی بخشش کا ذریعہ بنے گی۔

☆☆☆

اگر آپ نے اپنے بھائی پر رحم نہ کیا اور اللہ کا یہ حکم بھی نہ مانا تو آپ دنیادار ہو گئے اور عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

☆☆☆

دانائی کیا ہے؟ دانا کی تابعداری یعنی حکمت والے کی تابعداری۔

☆☆☆

خوف کے مقام پر صاحب مقام کا مقام پہچانا جاتا ہے۔

☆☆☆

نور علم بھی ہے اور نور مشاہدہ بھی ہے اور نور حضور پاک ﷺ بھی ہیں بلکہ آپ ﷺ ہی اللہ کے نور ہیں۔

☆☆☆

کسی برے آدمی کو اس طرح ڈھال دینا کہ وہ آدمی زندگی میں اچھا نظر آئے' یہ بھی احسان ہے۔

☆☆☆

جس دل میں محبت پیدا ہو جائے' اس دل میں نفرت پیدا نہیں ہو سکتی اور جس دل میں عاجزی پیدا ہو جائے اس میں غرور پیدا نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

احسان کا معنی یہ ہے کہ کسی شخص کے عمل اور نیت کے برعکس آپ کا عمل ہو یعنی جو آپ کی طرف بری نیت کے ساتھ آیا تھا وہ آپ کی طرف سے اچھا عمل لے کے جائے۔

☆☆☆

ایک آدمی جو باطنی طور پر اسلام کے خلاف ہے مگر مسلمانوں کی صف میں شامل ہے' ان جیسا عمل کرتا ہے' ان جیسی وابستگی رکھتا ہے مگر نیت کا ویسا نہیں تو اس کا نام ہے منافق۔

☆☆☆

اگر دل میں اللہ کی محبت نہ آئی تو آپ کے دل کے اندر دنیا کی محبت جلوہ گر ہوگئی کیونکہ دل خالی نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

اگر کسی کی اصلاح ہو جائے اور توبہ قبول ہو جائے تو لوگ اس کی غلطیاں بھول جاتے ہیں۔

☆☆☆

اگر انسان کو یہاں سے رخصت ہونا یاد رہے تو وہ بہت ساری تکلیفوں سے بچ جائے گا۔

☆☆☆

شریعت کب آسان ہوتی ہے؟ جب محبوب شخصیت کا ساتھ ہو اور اس کی اتباع ہو۔

☆☆☆

روح اور جسم کے درمیان جو رشتہ ہے صرف اس کو موت آتی ہے۔

☆☆☆

ایمان پر دو چیزیں حملہ کرتی ہے تسکین وجود یا لذت وجود اور پیسے کی محبت اگر یہ دو چیزیں نکل جائیں تو ایمان محفوظ ہو جائے گا۔

☆☆☆

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں زندگی میں عافیت میں رہو اور یہاں سے رخصت ہونا بھی آسان ہو جائے۔

☆☆☆

فقراء تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر شادی لذت کی خاطر کی ہے تو یہ حرام ہے اور اگر اللہ کا حکم سمجھ کے کی ہے تو یہ صحیح ہے۔

☆☆☆

سخی وہ ہوتا ہے جس کے پاس پیسہ ہوتا ہے لیکن پیسے سے محبت نہیں ہوتی۔

☆☆☆

قرآن کا مطلب اگر اللہ آشکار کرے تو آشکار ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔

☆☆☆

اگر آپ کسی صاحب یقین کے ساتھ چل رہے تو اس سے یقین کی دولت ملتی رہے گی۔

☆☆☆

جو چیز مرنے کے بعد تمہارے بغیر چل جائے وہ چیز زندگی میں اپنے بغیر چلنے دو۔

☆☆☆

خوشامد جھوٹے انسان کی سزا ہے اور یہ جھوٹے آدمی کا عمل ہے۔

☆☆☆

خیال کی رفتار ہزار ہا کمپیوٹرز سے زیادہ ہے۔

☆☆☆

سچا پیر سچے مرید کی تلاش میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

تصوف وہ علم ہے جو ہمیں حقیقت سے آشنا کراتا ہے۔

☆☆☆

فطرت کا ارادہ کون ہوتا ہے؟ جس کا اپنا کوئی ارادہ نہ ہو۔

☆☆☆

سرکار دو عالم ﷺ ہمارا عقیدہ ہی نہیں' حقیقت بھی ہیں کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ ظاہری آمد سے پہلے بھی سرکار ﷺ ہی تھے۔

☆☆☆

معلوم پر فخر کرنا جہالت ہے اور نامعلوم کا احساس کرنا علم ہے۔

☆☆☆

باطن کے شعور کا مطلب یہ ہے کہ وجود اور وجود کی اہمیت کو دریافت کیا جائے۔

☆☆☆

آپ کی زندگی میں آپ کا اتنا ہی کچھ ہے جس سے آپ کا تعلق ہے ورنہ باقی سارا جو ہے وہ نظر نہ آنے والا نظارہ ہے۔

☆☆☆

جہاں سے رضائے الٰہی شروع ہوتی ہے وہاں سے Wisdom' دانائی شروع ہوتی ہے۔

☆☆☆

کرامت اور توجہ' حال کے ساتھ' انسانوں کے ساتھ' آنے والے کے ساتھ اور جانے والے کے ساتھ متوجہ کرتی ہے اور فقر متعلق کرتا ہے اللہ کے ساتھ۔

☆☆☆

اگر ارادہ مسلمان ہو جائے تو پھر آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور باطن یہ ہے کہ آپ کا عمل آپ کے ارادے کے ساتھ ہو جائے۔

☆☆☆

گروہ دو ہی ہوتے ہیں' ایک خیر کا اور دوسرا شر کا۔ درمیان میں صرف منافقت ہوتی ہے۔ منافقت دونوں طرف مقبول ہونا چاہتی ہے۔

☆☆☆

نفس کی دنیا میں کھانا کھاؤ گے تو صحت قائم رہے گی اور روح کی دنیا میں کھانا نہ کھاؤ تو صحت قائم رہے گی۔ نفس کی دنیا میں جو سوئے گا وہ صحت مند ہوگا اور روح کی دنیا میں جو سوئے گا وہ بیمار ہو جائے گا۔

☆☆☆

آپ کو چاہنے والے اور آپ کو بیماری سے نجات دلانے والے کسی اور شخص کے دل میں اگر دعا پیدا ہوگئی تو اللہ آپ کو ضرور شفا دے گا۔

☆☆☆

جو اہل باطن ہوتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کی مرضی کے مطابق ہو رہی ہے۔

☆☆☆

تزکیہ یہ بھی ہے انسان کسی کو نقصان پہنچانے کی اپنی صلاحیت ختم کر دے۔

☆☆☆

جب فیصلہ اللہ کی منظوری پر ہے تو نامنظور بھی منظور ہے۔

☆☆☆

پیسے یا غریبی نیکی کے راستے میں نہ معاون ہیں اور نہ رکاوٹ ہیں، نیکی مالی حالت سے آزاد ہے۔

☆☆☆

جہاں نفس نہیں ہوگا وہاں اشتعال نہیں ہوگا، آپ کی روح کو اشتعال نہیں آتا بلکہ نفس کو اشتعال آتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کی پہچان اللہ کی اطاعت ہی سے ہوتی ہیں۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ کی ذات گرامی سے تعلق، ماتحتی کا تعلق ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی احمق راستے میں نظر آ جائے تو وہاں سے بھاگ جاؤ کیونکہ احمق عذاب میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے آپ ٹھیک نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

اپنی اولاد کو اپنے زمانے کا علم نہ دینا کیوں کہ آپ کی اولاد نے اپنے زمانے کا علم لینا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر آپ کے یقین کو محفوظ کرے اور آپ کی ذات پر آپ کے یقین کو محفوظ کرے۔

☆☆☆

جو جتنی بات سن سکتا ہے اس سے اتنی بات کرو۔

☆☆☆

حاصل کرنے کی تمنا دنیا ہے اور دینے کی تمنا دین ہے۔

☆☆☆

اگر کیڑے انسانوں کو اذیت دینے لگ جائیں تو پھر انسان کا تحفظ ضروری ہے۔

☆☆☆

جو حاصل کی جانے والی چیزیں ہیں اگر انہیں کسی پر قربان کرنے کی خواہش ہو جائے تو سمجھو کہ اس سے دوستی ہو گئی' محبت ہو گئی۔

☆☆☆

دنیا دار مرید ہوتا ہے جو پیر صاحب کے مریدوں سے بھی دنیا وصول کرے۔

☆☆☆

ایمان یہ ہے کہ انسان موت سے اداس نہ ہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔

☆☆☆

یہ میرے اللہ کی شان ہے کہ کمزور کو طاقت دے تو وہ بڑے بڑے جابر کو اڑا سکتا ہے۔

☆☆☆

زندگی کی مجبوریوں کو پہچاننا نفس کی پہچان ہے' لہٰذا نفس کی پہچان یہ ہے کہ کون سا انسان کسی مقام پر جسم کے تقاضوں سے کیسے بے بس ہو گیا۔

☆☆☆

آپ اللہ کے راستے کی طرف محنت کریں ورنہ محنت آپ کو ہمیشہ غلط راستے کی طرف لے جائے گی۔

☆☆☆

انسان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ ان کے حق سے زیادہ ان پر مہربانی کرو۔

☆☆☆

نفس جو ہے یہ مجبوریوں کا نام ہے۔

☆☆☆

امیر آدمی دو نمازیں زیادہ پڑھنے سے نہیں بخشا جائے گا بلکہ وہ مال جو اس نے قید کر رکھا ہے اس کے خرچ کرنے سے اس کی فلاح ہو گی۔

☆☆☆

ایمان دراصل اعتماد شخصیت کا نام ہے اور وہ شخصیت آپ کے علاوہ کسی ہستی کی ہونی چاہئے۔

☆☆☆

یہاں اللہ اور اللہ کے محبوب ﷺ کی یادیں ہیں' وہاں آخرت میں ان کا دیدار ہے۔

☆☆☆

تیری صفت ہی خدمت کرنا ہے ورنہ تیری عزت کوئی نہیں۔

☆☆☆

ہر وہ چیز جو آپ کو اللہ کے راستے میں جھکا دے اس کا شکریہ ادا کرو۔

☆☆☆

محبت قابل تعریف بات ہے' اس کی تعریف ہونی چاہئے لیکن تعریف نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

غرور' مزاج کا نام ہے' عاجزی' مزاج کا نام ہے اور جس مزاج میں عاجزی اتر آئے اس مزاج میں غرور نہیں رہتا۔

☆☆☆

آپ کا ہونا آپ کی اولاد کیلئے باعث رحمت ہونا چاہئے اور آپ کا ہونا آپ کے والدین کیلئے ندامت نہ ہو۔

☆☆☆

سانپ کو اگر راحت دو گے تو وہ بھی ڈسنا بند کر دے گا اور شیر کا کانٹا نکالو گے تو تمہیں کھانے سے انکار کر دے گا۔

☆☆☆

اگر آپ کے اندر شوق پیدا ہو گیا تو آپ ضرور اپنی منزل سے واصل ہوں گے۔

☆☆☆

تحقیق کرنے والا تقدیس سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس شخصیت نے آپ کو دین کا شعور دیا اگر اس کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی محبت نہ ہو تو شعور ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

اگر بیمار آدمی صرف اللہ کی طرف رجوع کرے تو بیماری دور ہو جائے گی۔

☆☆☆

اگر تسلیم نہ ملے اور طاقت مل جائے تو انسان فرعون بن کر مرتا ہے۔

☆☆☆

فضل کی تلاش بھی فضل ہے اور فضل کا انتظار بھی فضل ہے۔

☆☆☆

محویت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطا ہے۔

☆☆☆

دیدارِ حق جو ہے دراصل دیدارِ ذاتِ محبوبِ حق ﷺ ہے۔

☆☆☆

جو اللہ والا ہو جاتا ہے اس کے پاس ویسا ہی علم آنا شروع ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جاہل زمانوں میں ہمیشہ عالم پیدا ہوئے، جو لوگ آنے والے زمانے کیلئے تھے وہ بھی اسی زمانے میں پیدا ہوئے۔

☆☆☆

محبت صرف دینے والی ذات کی طرف سے ملے گی، محبت کتاب سے نہیں ملے گی۔

☆☆☆

اپنی زندگی کو اپنے بچوں کے اچھے مستقبل کی خاطر آج ہی ڈھال لو، بدل ڈالو۔

☆☆☆

اگر ہم لوگ اپنی زندگی کے فیصلوں کو حکم مان لیں تو پھر کوئی گلہ نہیں رہے گا۔

☆☆☆

اگر نیک لوگ غریبوں کو اپنے مال میں شریک کریں تو آدھی سے زیادہ نیکی پیدا ہو جائے گی۔

☆☆☆

ماں باپ کی اتنی خدمت کرلو کہ وہ آپ سے بے ساختہ خوش ہو جائیں۔

☆☆☆

جس چیز پہ آپ کو غرور ہے یا کم از کم فخر ہے وہ آپ اللہ کی راہ میں لگا دیں تو پھر آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

☆☆☆

خواہش کا رخ اگر من اللہ ہے تو خواہش بھی من اللہ ہے۔

☆☆☆

جس آدمی کو باطن کی کوئی تنگی آ جائے اور کوئی بات سمجھ نہ آئے تو اسے چاہئے کہ دستر خوان کو وسیع کر دے، تو دل کھل جائے گا۔

☆☆☆

کاش کوئی جماعت ایسی آ جائے، جو یہ کہے کہ وہ شخص مجھے ووٹ نہ دے جو جھوٹ بولنے والا ہو۔

☆☆☆

محبت ایک لفظ ہے اور جب آپ اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی اس لفظ سے آشنائی ہے۔

☆☆☆

آپ زمین پر سجدہ کریں تو سمجھیں کہ آسمان قریب ہے بلکہ سجدہ آسمان پر ہو گیا۔

☆☆☆

جب موت سے پہلے موت کا مقام سمجھ آ جائے تو موت کے بعد ملنے والے انعام موت سے پہلے ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

غیر اللہ وہ ہے جو اللہ کے نام پر اللہ کے علاوہ عمل شروع کر دے۔

☆☆☆

چور تو ضرورت کا نام ہے' اندر سے بندہ برا نہیں ہوتا' ضرورت برا بناتی ہے اور ضرورت ہی نیک کرتی ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کو ماننے والی بات تو ٹھیک ہے مگر جاننے والی بات نہیں' اس لئے اللہ کا ثبوت نہ دو۔

☆☆☆

''تصور شیخ'' ایک فارمولا بھی ہے' کوشش بھی ہے اور عطا بھی ہے۔

☆☆☆

سچوں کا امیر جھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

کسی تلاش' کسی سفر یا کسی چیز کی جب تک اندر سے طلب پیدا نہ ہو' سب کچھ بے معنی ہے اور گمراہی ہے۔

☆☆☆

اگر آپ دل کو اللہ کیلئے رکھ دیں تو اس میں اللہ کے علاوہ کوئی خواہش نہیں آئے گی۔

☆☆☆

اگر آپ اپنے وجود سے نکل جائیں تو یہ نفس ہے اور محبت میں داخل ہو جائیں تو یہ روح ہے اور اس کی مشیت میں چلے جائیں تو یہ نور ہے۔

☆☆☆

جس ذات سے تم نعمتیں مانگ رہے ہو اس سے تم اسی کو مانگو۔

☆☆☆

آدھی دنیا مجبوریوں کی دنیا ہے یعنی نفس کی دنیا۔

☆☆☆

جو لوگ اللہ کے فیصلوں پر راضی ہو گئے' اللہ ان پر راضی ہو گیا' اس لئے اگر آپ اللہ کی رضا چاہتے

ہیں تو اللہ پر راضی رہنا شروع کر دیں۔

☆☆☆

جنت اس مقام کو کہیں گے کہ جس کے چھن جانے کے بعد اس کی تلاش شروع ہو جائے۔

☆☆☆

پہلے عمل کو واضح کر لیا جائے' پھر عمل کیا جائے' ایسا نہ ہو کہ عمل کے راستے میں چلتے چلتے ایک اور عمل پیدا ہو جائے۔

☆☆☆

اگر آپ کے ماں باپ نے آپ کی خواہش کو روند ڈالا ہے تو بھی ان کا کہنا مانو۔

☆☆☆

کوئی بھی کتاب جن کو لکھائی جاتی ہے یا جو لکھتے ہیں اس کا فائدہ ایک تو یہ ہے کہ لکھنے والے کا نام یہاں رہ جائے اور کتاب سے لوگوں کو بھی منفعت ہو۔

☆☆☆

اللہ کے محبوب ﷺ کی تعریف کرو تو تم پر اللہ مہربان ہو جائے گا۔

☆☆☆

تصوف دراصل اپنی زندگی میں اللہ کے عمل کو دریافت کرتا ہے۔

☆☆☆

تبلیغ وہ آدمی کرے جس کو اپنا خطرہ ٹل گیا ہو' جس کو اپنی نماز منظور ہونے کی اطلاع آ گئی ہو' وہ دوسروں کو کہے کہ آپ بھی اس طرح نماز پڑھو۔

☆☆☆

مذہب ایسی چیز ہے جس سے موت کا ڈر ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

دعا یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی منزلوں کا مسافر کرے' اپنے بندوں سے محبت کرا دے اور ان بندوں کا قرب عطا کرے۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ کی جو زندگی تحریر میں آئی ہے' جس کو آپ سیرت النبی ﷺ کہتے ہو' پڑھنے سے محبت نہیں ملے گی' وہ عطا فرمائیں گے تو محبت ملے گی۔

☆☆☆

قافلے کے اندر جو شریک ہوا اگر اسے قافلے جیسا عرفان نہ ہو تب بھی قافلے جیسا نتیجہ مل جاتا ہے۔

☆☆☆

رحیم اللہ بھی ہے اور رحیم اللہ کے محبوب ﷺ بھی ہیں، مقصد یہ کہ یہ صفات جو ہیں یہ انسانوں میں بھی مشترک ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆

منافقت کا نتیجہ منافقت ہی نکلے گا۔

☆☆☆

جو مرنے سے پہلے مر گئے تو ان کو ایک اور شعور عطا ہوا اور وہ شعور عرفان نفس کہلاتا ہے۔

☆☆☆

جائز کمائی ہو تو لنگر پکانے سے بہتر کوئی شے نہیں ہے۔

☆☆☆

اگر آپ ہر وقت اللہ کے خیال میں رہیں تو آپ اللہ والے بن جائیں گے، ایک مقام پر قائم رہنے والا اپنے مقصد کو حاصل کر جاتا ہے۔

☆☆☆

شکر کرو کہ آپ کو ہر چیز بغیر تقاضے کے ملی، تقاضے کے بغیر آپ کو اسلام عطا فرمایا گیا، اللہ نے آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں بلکہ آپ کے مانگے بغیر آپ کا رابطہ رحمۃ اللعالمین ﷺ سے کرایا۔

☆☆☆

اپنی بلندی کو ضرور تلاش کرو۔

☆☆☆

کچھ لوگ خوف کی نماز پڑھتے ہیں جس میں اللہ کا خوف، دوزخ کا خوف اور دنیا کا خوف شامل ہے، کچھ لوگ شریعت کی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ شریعت کا حکم ہے، بہت کم لوگ ایسے ہیں جو صرف اللہ کی خوشنودی کیلئے نماز پڑھتے ہیں۔

☆☆☆

جو شخص زندگی پر راضی ہے وہ اللہ پر راضی ہے اور اللہ اس پر راضی ہے۔

☆☆☆

دعا یہ کرو کہ آپ لوگوں کو دین کا وہ حصہ سمجھ آ جائے جس کے مطابق آپ کو اپنے سے زیادہ اپنے بھائی کا حق سمجھ آ جائے۔

☆☆☆

کسی کی غلطی نکالنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ شخص خود غلطی میں نہ ہو۔

☆☆☆

کلمہ دل سے پڑھنا جنت ہے، کلمے پر یقین ہی جنت ہے اور حضور پاک ﷺ سے محبت ہی جنت ہے۔

☆☆☆

راضی ہونے سے اگر حالات نہیں بھی بدلتے تو بھی آپ کی حالت مکمل طور پر بدل جاتی ہے۔

☆☆☆

اللہ کی یاد جو ہے یہ بیماری اور تکلیف کو کم کر دے گی۔

☆☆☆

آپ کا ایک ایسا استاد ضرور ہونا چاہئے جس کی بات اگر ظاہری طور پر آپ کو سمجھ نہ آئے تب بھی آپ اسے مان لیں۔

☆☆☆

اہل ظاہر اور اہل باطن دراصل اسی ظاہر دنیا کا باطنی شعور ہے۔

☆☆☆

توحید یہ ہوتی ہے کہ منزل کا ایسا خیال ہو کہ راہ سے بے خبر ہو جاؤ۔

☆☆☆

جس نے اپنی پہچان کو مالک کی پہچان کا ذریعہ بنایا' وہ پھر آدھے راستے میں گم ہو گیا۔

☆☆☆

جب تک انسان کے باطن کی اصلاح نہ ہو جائے اس کو عبادت کی سمجھ نہیں آ سکتی۔

☆☆☆

اگر اپ کے اندر خشیت اللہ یعنی خوف الٰہی موجود ہے تو آپ کا عمل خود بخود نیک ہو جائے گا۔

☆☆☆

علم وہ اچھا ہے جس کا انجام اچھا ہو۔

☆☆☆

زیادہ مانوس ہونے کی وجہ سے ادب والا گستاخ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

جس کے پاس کیفیت نہ ہو اور علم کی تمنا ہو' وہ شخص محنت کر کے برباد ہو جائے گا۔

☆☆☆

بیانات اس وقت تک ہوتے ہیں جب تک انسان راستے میں ہو اور جب جلوہ نظر آ جائے تو بیان بند ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ نے پہلے آپ کو دعا کا شعور دیا' پھر دعا کی ضرورت پیدا کی اور دعا منظور بھی اسی نے کرنی ہے۔

☆☆☆

اکڑا ہوا سر محبوب سے محرومی کا نام ہے' جھکا ہوا سر محبوب کے قریب ہے اور دار پر چڑھا ہوا محبوب

کے اور قریب ہے۔

☆☆☆

جھوٹا آدمی سچ بھی بولے تو وہ سچ بے اثر ہو جائے گا۔

☆☆☆

جس ذات ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے وہ ذات ﷺ کتاب سے کم مقدس نہیں ہے۔

☆☆☆

اگر ظرف نہ ہو تو عطا انسان کو مغرور بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

ایمان کی سلامتی شریعت ہے' شوق کی سلامتی فقر ہے۔

☆☆☆

یہ اللہ تعالیٰ نے خاص مہربانی فرمائی ہے کہ بدی جو ہے وہ بدی کرنے سے ہوتی ہے اور نیکی صرف سوچنے سے ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

آپ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں' کسی انسان کو اپنے سامنے جواب دہ نہ کرنا جب تک آپ اپنے آپ کو اللہ کے آگے پوری طرح جواب دہ نہ پائیں۔

☆☆☆

اولیاء اللہ نے اللہ کے حکم کے ساتھ اس دور میں ولایت کی جس دور میں لوگ اس قسم کے بزرگوں کو ماننے والے نہیں تھے۔

☆☆☆

اللہ سے غیب میں ڈرنے والا شخص صرف وہی ہوتا ہے جس کو شوق ہو۔

☆☆☆

اگر دوست مل جائے' مجبوری بے شک قائم رہے' پھر بھی چین آ جاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کریم کی موجودگی کا احساس ایک ایسا خوف پیدا کرتی ہے' اس قسم کا میٹھا خوف کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ سے یہ تعلق میری غلطی سے منقطع نہ ہو جائے۔

☆☆☆

بات صرف تعلق کی ہے' جس کا تعلق اللہ سے ہو وہ ہر حال میں اس سے جڑا رہتا ہے۔

☆☆☆

جو بات آپ کے بس میں نہیں ہے اس میں دخل نہ دو اور جو بات بس میں ہے وہاں جواب دہی پوری

کرو تو سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

آخرت کے طلب گار کا مطلب ہے دین کا طلب گار ہونا' یہ طلب گاری سرسری نہیں ہونی چاہئے بلکہ جس توجہ سے دنیادار اپنی دنیا بنانے میں محو اور مصروف ہے اسی طرح دین دار اپنے دین کو بنانے میں محو اور مصروف ہونا چاہئے۔

☆☆☆

کسی صحابیؓ نے کوئی کتاب نہیں پڑھی بلکہ کلمہ پڑھا ہے اور حضور پاک ﷺ سے محبت کی ہے اور ان کا مقام بہت بلند ہے۔

☆☆☆

سکون جو ہے وہ اپنے اندر پھیلاؤ کی خواہش کو سمٹانے کا نام ہے۔

☆☆☆

دعا یہ کرنی چاہئے کہ یا اللہ ہمیں ایک راستے کا مسافر بنا۔

☆☆☆

اللہ کا فضل کسی ہستی کی اطاعت سے ہوتا ہے ورنہ تو نفس کی اطاعت ہو گی اور ذہن کی اطاعت ہو گی اور یہ ہرگز فضل نہیں۔

☆☆☆

جو آپ کی بات نہیں سنتا اس کیلئے دعا کرو کہ یا رب العالمین! اس کو نیکی کا جذبہ عطا فرما۔

☆☆☆

اچھا مرید وہ ہے جو پیر کی بتائی ہوئی بات خود پر لاگو کرے اور اچھا مرید وہ ہے جو صرف اللہ کی خاطر پیر صاحب کے پاس جائے۔

☆☆☆

پچاس سال کے بعد سارے شہر کی مکمل آبادی ساری کی ساری بدل جاتی ہے۔

☆☆☆

اپنی ذات کے ساتھ جھگڑا نہ کرو' اپنی ذات کو آسان رکھو اور یوں اپنی نیند کو پریشان نہ کرو۔

☆☆☆

اگر روزمرہ حالات میں انسان گم رہے تو وہ پہچان کے سفر میں کمزور ہو جائے گا' اپنی پہچان کا سفر ہر آدمی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ سنجیدہ ہو جائے۔

☆☆☆

جب صلح ہو جائے تو پرانے جھگڑے نہ بیان کرو۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ کے دین کو ماننا' حضور پاک ﷺ کی ذات کو ماننا اور حضور پاک ﷺ کے خیال کو ماننا' کم لوگوں کے نصیب میں آیا ہے۔

☆☆☆

ولی کی شان ہی یہ ہے کہ اپنی ساری صداقت کے باوجود آگے سے دھیما رہتا ہے۔

☆☆☆

توجہ سے' پکار سے فریاد سے اور خلوص سے اللہ کے ساتھ رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کے حکم کے علاوہ آپ کو توجہ نہیں مل سکتی' اللہ کا حکم توجہ ہے اور توجہ کا باعث ہے۔

☆☆☆

اگر مقدار بڑھ جائے تو معیار کی تاثیر گھٹ جاتی ہے۔

☆☆☆

اللہ جس پر راضی ہے آپ اس کی ادا اختیار کر لو' اس طرح اللہ آپ پر بھی راضی ہو جائے گا۔

☆☆☆

اگر آپ غم کو اللہ کا حکم سمجھ کے خاموش ہو گئے تو پھر آپ کی زندگی محفوظ ہو گئی۔

☆☆☆

جلوے کے سامنے مقام عقل بے ہوش ہو جاتا ہے' صرف مقام دل جلوہ برداشت کر سکتا ہے۔

☆☆☆

سکون قلب کسی اور چیز کا نام نہیں بلکہ اللہ کے فضل کا نام ہے اور اللہ کا فضل جب نازل ہوتا ہے تو آپ کو سکون قلب محسوس ہوتا ہے۔

☆☆☆

جب امیر ہو جاؤ تو مغرور نہ ہونا اور اگر غریب ہو جاؤ تو مایوس نہ ہونا۔

☆☆☆

منافق کی بخشش کا موقعہ کم ہی ہے اگرچہ کافر کی بخشش ہو سکتی ہے کیونکہ وہ توبہ کر کے مسلمان بن سکتا ہے۔

☆☆☆

اگر ندامت کا خیال ہو تو پھر توبہ کا سفر اختیار کرو اور خود کو اللہ کے روبرو کر کے سرخرو ہو جاؤ۔

☆☆☆

جس نے ظاہر اور باطن کا فرق مٹا دیا وہ سیدھے راستے پر چل پڑا اور وہی راستہ سکون کا ہے۔

☆☆☆

آپ لوگ ہر رات کو اپنے آپ کو توبہ کرنے کے بعد معصوم کر کے سویا کرو۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے آئینے اور روشنی سے پہچانو۔

☆☆☆

اگر آپ زندگی میں موت کا مقام حاصل کر لیں تو جنت حاصل ہو جائے گی۔

☆☆☆

روحانیت یہ ہے کہ پہلے بے ضرر ہو جاؤ اور پھر مفید ہو جاؤ' کسی کو مارنا نہیں اور نقصان نہ پہچانا بلکہ فائدہ ہی فائدہ پہچانا۔

☆☆☆

پولیس کا کام احتیاط کے ساتھ طاقت کا استعمال کرنا ہے تاکہ مجرموں کی زد سے معاشرہ بچ جائے لیکن پریشانی کا وقت تب آتا ہے جب طاقت استعمال کرتے وقت سمجھ نہیں آتی کہ مجرم کون ہے اور غیر مجرم کون ہے۔

☆☆☆

ذہن کی پرواز اور ذہن کا سفر لامحدود ہے۔

☆☆☆

دوست مل گیا تو ایسا لگا کہ غریبی دور ہو گئی حالانکہ دوست بھی غریب ہی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غریبی ختم ہو گئی۔

☆☆☆

رحمت اللعالمین ﷺ کی تاثیر بھی رحمت ہے' آپ ﷺ کی ذات واحد ذات ہے جنہوں نے نہ ماننے والوں کی سزا تجویز نہیں کی۔

☆☆☆

اعتمادِ ذات جو ہے وہ تحقیق سے بچنے کا نام ہے۔

☆☆☆

اللہ کا سفر ایسا سفر ہے جس کا انجام بھی سفر ہے' آغاز بھی سفر ہے اور حاصل بھی سفر ہے۔

☆☆☆

غافل کیلئے ساری کائنات حجاب ہے اور جاگنے والے کیلئے ساری کائنات انکشاف ہے۔

☆☆☆

موت آپ کی اس وقت تک حفاظت کرے گی جب تک وہ خود نہیں آتی۔

☆☆☆

بڑی سے بڑی اور آسان فقیری یہی ہے کہ انسان یہ ہے کہے کہ مجھے اللہ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔

☆☆☆

بچے نے جب باپ کہنا شروع کر دیا تو سمجھو آپ بڑے ہو گئے اور بوڑھے ہو گئے۔

☆☆☆

اگر آپ بیٹا ہو کے رعایت مانگتے ہیں تو باپ کو رعایت کیوں نہیں دیتے۔

☆☆☆

تھوڑا علم اور تھوڑا عمل رکھنے والے اکثر مغرور ہو جاتے ہیں اور پھر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ موت سے زندگی اور زندگی سے موت پیدا کرتا ہے جیسے انڈے سے زندگی اور زندگی سے انڈا۔

☆☆☆

جب انسان خدا کی کائنات میں خدا بن کے مداخلت کرنے لگ جائے تو سمجھو کہ تباہی آ گئی۔

☆☆☆

اگر آپ کے دل میں بدی کی خواہش نہیں ہے تو اپنے دل میں نیکی کی خواہش ضرور رکھو۔

☆☆☆

اپنی ذات کے ساتھ جھگڑا نہ کرو' اپنی ذات کو آسان رکھو اور یوں اپنی نیند کو پریشان نہ کرو۔

☆☆☆

جب تک عمل علم کے تابع نہ ہو تو علم' علم نہیں رہتا۔

☆☆☆

اگر آپ کا عمل آپ کے علم کا شاہد نہ ہو تو وہ علم آپ کیلئے حجاب اکبر ہے۔

☆☆☆

بدی وہ نہیں ہے جو آپ کو ناپسند ہو بلکہ بدی وہ ہے جو اللہ کو ناپسند ہو اور نیکی وہ نہیں جو آپ کو پسند ہو بلکہ نیکی وہ ہے جو اللہ کو پسند ہو۔

☆☆☆

تنہائی میں اللہ سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرو' گلہ نہ کرو' پھر عبادت کرو تو پوری زندگی عبادت بن جائے گی۔

☆☆☆

محبت میں داخل ہونے والا محبت پر بیان اور محبت پر مضمون بھول جاتا ہے کیونکہ اس کا بیان خموش ہو جاتا ہے اور کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

اگر آپ انصاف کی سیٹ پر بیٹھے ہیں تو اپنے بیگانے کا فرق ذہن سے نکال دیں۔

☆☆☆

ماں اپنے بچے کے ساتھ انصاف نہیں کرتی بلکہ رعایت کرتی ہے۔

☆☆☆

ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نے صرف محبوب کا ذکر سنا اور اسے محبت پیدا ہو گئی' یہ بڑے نصیب کی بات ہے اور جن کو محبوب نہیں ملتا ان کو دیکھنے کے بعد بھی نہیں۔

☆☆☆

اچھے لوگوں کو متاثر کرنا اچھی بات ہے اور برے لوگوں کو متاثر کرنا بری بات ہے۔ جب تک یہ تمیز نہ ہو کہ اچھا کون ہے اور برا کون ہے تو متاثر کرنے کا عمل جہالت ہے۔

☆☆☆

جلوہ غور کرنے والے کا نام ہے' دیکھنے والے کا نام ہے اور محسوس کرنے والے کا نام ہے۔

☆☆☆

طالب کو صادق ہونا چاہئے اور اگر وہ صادق ہو گیا تو طلب تو ویسے ہی پوری ہو گئی۔

☆☆☆

ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کو ایمان کے راستوں میں بے دینی مل جاتی ہے اور کسی کو لادین راستوں میں ایمان مل جاتا ہے۔

☆☆☆

ناشکری کب ہوتی ہے؟ جب اللہ کے کئے ہوئے احسان سے غلط فائدہ اٹھایا جائے۔

☆☆☆

اپنے آپ کو دنیا سے دور کر دو تو جلد اللہ کے قریب ہو جاؤ گے۔

☆☆☆

دانا آدمی دھوکہ دیتا بھی نہیں اور دھوکہ کھاتا بھی نہیں۔

☆☆☆

جس شخص کے بارے میں آپ کی زبان سے اچھے کلمات نکل چکے ہوں اس کے بارے میں کبھی آپ کی زبان سے غلط لفظ نہ نکلے۔

☆☆☆

آپ اللہ کی بات کرو تو اللہ کے حبیب ﷺ کے حوالے سے کرو اور اللہ کے حبیب ﷺ کی بات کرو تو اللہ کے حوالے سے کرو۔

☆☆☆

اللہ جب کبھی کسی پر مہربان ہوتا ہے' تو اس پر سکون نازل کر دیتا ہے۔

☆☆☆

اگر تمہارا دوست اللہ ہے تو تم اللہ کے دوست ہو۔

☆☆☆

نامنظور خواہش کا بھی اتنا احترام کرو جتنا منظور خواہش کا۔

☆☆☆

ماں کیلئے بیٹا ایک جلوہ ہی تو ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر شوق والے پیدا ہو جائیں تو ساز کے اندر سے نغمہ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

قطب دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک قطب تو خاموش ہوتا ہے اور اس کے پاس کرامتیں ہی کرامتیں ہوتی ہیں وہ ہر کام خاموشی سے کرتا ہے اور سارے کام اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق کرتا جاتا ہے۔ دوسری قسم قطب ارشاد کہلاتی ہے جو ہر چیز کی وضاحت پیش کرتا ہے تاکہ لوگوں کے خیال میں گھٹن پیدا نہ ہو اور خیال کو دھواں یا گرد نہ لگ جائے۔

☆☆☆

آپ لوگ شکر کرو کہ آپ کو دین ملا اور باقی لوگوں کو دنیا ملی۔

☆☆☆

زندگی سے پہلے نیند ہے اور موت کے بعد بھی نیند ہے۔ نیند کے دوران عمل کا احساس خواب کہلاتا ہے۔

☆☆☆

جس ذات ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا اس کے ساتھ رابطہ آپ کو کبھی گمراہ نہیں ہونے دے گا۔

☆☆☆

کائنات کے جو سب کام ہو رہے ہیں وہ اللہ ہی کرنے والا ہے اور جو کام نہیں ہو رہے وہ بھی وہی کرنے والا ہے۔

☆☆☆

آپ جس کیلئے اپنی جان نثار کرنے کو خوشی سے تیار ہو جائیں تو وہ آپ کیلئے جلوہ ہے اور سب سے بڑا جلوہ' سب سے بڑی ذات کا ہو گا اور وہ جلوہ اللہ کے حبیب ﷺ کا ہو گا۔

☆☆☆

جہالت کے زمانوں میں اکثر ایسا ہوا کہ صداقت ایک آدمی میں نمایاں ہو گئی اور اگر وہ زیادہ نمایاں ہو کے پاورفل ہونے لگ گیا تو ساری جہالت نے اکٹھے ہو کے اس کو پھانسی لگا دیا۔

☆☆☆

سکون قلب ایک ایسی واحد خواہش کو دریافت کرنا ہے جس پر باقی تمام خواہشات قربان ہو جائیں۔

☆☆☆

روح جو ہے خدا نہیں لیکن ابتداء ہے اور اللہ اور روح میں فرق یہ ہے کہ اللہ ہر ابتداء سے پہلے ہے اور ہر انتہا کے بعد ہے لیکن روح جو ہے پیدا کی گئی ہے لیکن فانی نہیں۔ روح مخلوق ہے لیکن ہمیشہ رہنے والی ہے۔

☆☆☆

بغیر تسلیم کے تفکر شیطان ہو سکتا ہے اور تسلیم کبھی شیطان نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

جو لوگ آپ کے اختیار میں ہیں آپ ان پر کبھی ظلم نہ کرنا۔

☆☆☆

محبوب جس پر آشکار نہیں ہوگا اسے محبت نہیں ہوگی۔

☆☆☆

جس کے پاس مرتبہ تھا اس کے پاس علم نہیں تھا اور جس کے پاس علم تھا اس نے مرتبے سے گریز کیا۔

☆☆☆

اللہ کی طرف وہی جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے ورنہ کوئی انسان اللہ کی طرف نہیں جا سکتا۔

☆☆☆

جس نے غم کی حالت میں اطاعت کا سجدہ کیا تو یہ اس کی بہت بڑی عبادت ہے۔

☆☆☆

جہاں جہاں آپ کے گلے ہیں وہیں پہ تو مقام شکر ہوتا ہے۔

☆☆☆

اپنی نظروں کا خیال رکھو' آپ کی نظر سے نہ کوئی انسان گر جائے اور نہ آپ کسی انسان کی نظر سے گر جاؤ۔

☆☆☆

دو آقاؤں کو سوائے منافق کے کوئی راضی نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

اس سے پہلے کہ سائل آواز لگا کے چلا جائے اس کو کچھ دو ورنہ ڈھونڈو گے تو بھی نہیں ملے گا۔

☆☆☆

جڑی بوٹیوں میں ایک بوٹی رات کے وقت روشن ہوتی ہے' اس کا نام ''شب چراغ'' ہے۔

☆☆☆

رحم کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کی زد سے بچایا جائے۔

☆☆☆

انسان اگر اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

شریعت ایک نظام ہے اور اللہ ایک ذات ہے' نظام تو کسی وقت خاموش ہو سکتا ہے لیکن ذات خاموش نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

علم اور عمل کے درمیان فاصلہ کم کرتے جانا ہی ولایت کی طرف سفر ہے۔

☆☆☆

رعایت کسے کہتے ہیں؟ یعنی غلطی کے باوجود اس کو غلط نہ کہنا۔

☆☆☆

جس شخص کو ماحول سے تنگی ہو' وہ کسی اور جگہ سکون نہیں پائے گا۔

☆☆☆

کلمہ پڑھنے اور کلمہ ماننے میں بہت فرق ہے۔

☆☆☆

اپنے شوق کی حفاظت کرو' اس کی قدر کرو' اسی کے اندر علم ہے' فیض ہے۔

☆☆☆

صاف نیت کے ساتھ جو عبادت ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بہت منظور ہوتی ہے۔

☆☆☆

مومن ہمیشہ ہمہ وقت نماز پڑھتا ہے' وہ اگر مسجد سے باہر ہو تو مسجد میں آنے کی تمنا رکھتا ہے۔

☆☆☆

اپنے غم کو غصہ نہ بناؤ کیونکہ غم کو غصہ وہ بناتا ہے جو کسی تقدیر کو نہیں مانتا اور جو کسی خدا کو نہیں مانتا۔

☆☆☆

اپنے محسن کو یاد رکھنا اس طرح ہے جس طرح خدا کو یاد رکھنا ہے۔

☆☆☆

نالائق بچوں کو پسند کرو تاکہ آپ کی لیاقت ظاہر ہو۔

☆☆☆

کسی معاملے میں اگر دو خیال آ جائیں تو جو پہلا خیال ہے اسے پورا کر دو اور دوسرا خیال چھوڑ دو۔ اس طرح تذبذب سے نجات مل جائے گی۔

☆☆☆

یہ کوئی مختلف معاشرہ نہیں ہے' آج کا معاشرہ اس صورت میں مختلف ہوتا کہ آج کے Developed

شہر میں قبرستان نہ ہوتے۔

☆☆☆

اگر آمدن نہیں بڑھا سکتے تو خرچ کو کم کر دو' آسانی ہو جائے گی۔

☆☆☆

دوسروں کو حق دے دو' اپنا حق معاف کر دو' سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

سماج نہ نیک ہے نہ بد بلکہ یہ آپ کے اپنے فیصلے کا نام ہے۔

☆☆☆

تقدیر' نصیب یا حاصل اور خواہش کے درمیان فاصلے کا نام ڈپریشن ہے۔

☆☆☆

یہ جو بزرگوں کے آستانے ہیں' یہ خیال بھیجنے کے ''ٹیلی گراف آفس'' ہیں۔

☆☆☆

اگر آپ پر زیادہ ڈپریشن آ جائے تو معصوم بچوں کو ساتھ رکھنا شروع کر دو کیونکہ بچے فرشتوں کی طرح ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اگر خیال تنگ ہو جائے تو ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

سکون آپ کے علاوہ جگہ کا نام نہیں ہے اسی جگہ کے اندر خوش ہونے کا نام ہے۔

☆☆☆

جس شخص نے اس زندگی میں کسی زندگی کو رخصت ہوتے دیکھ لیا' وہ کبھی یہاں کی چیزوں کا تقاضا نہیں کرے گا۔

☆☆☆

وہ خواہش جس کا تعلق دنیا سے ہو تو سکون نہیں ہوگا مگر وہ خواہش جس کا تعلق عاقبت سے ہو اور وہ پوری ہو یا نہ' تو وہی باعث سکون ہے۔

☆☆☆

ٹوٹے ہوئے خاندانوں کو جوڑنا شروع کر دو' سکون آنا شروع ہو جائے گا۔

☆☆☆

آپ کا سارا علم یادداشت کا نام ہے اور یادداشت ہوتی کتنی ہے؟

☆☆☆

مہربانی میں مزید مہربانی کے اضافے کی خواہش جو ہے یہ بے سکونی ہے۔

☆☆☆

اللہ کی اطاعت کرنے والا ڈپریشن میں نہیں آئے گا۔

☆☆☆

خواہش اور حاصل جب دونوں برابر ہو جاتے ہیں تو سکون مل جاتا ہے۔

☆☆☆

جو مل گیا ہے اس پہ شکر کرو اور جو نہیں ملا اس کیلئے دعا کرو۔

☆☆☆

نیکی کی راہ اس طرح ہے جیسے دریا کی راہ ہے' دریا کے راستے میں اگر پہاڑ آ جائے تو دامن بچاتا ہوا چل پڑتا ہے' میدان آ جائے تو چوڑا ہو کے چل پڑتا ہے۔

☆☆☆

اللہ آپ کی پہچان اور دریافت' آپ کے اپنے علم کا نام نہیں بلکہ عمل کا نام ہے۔

☆☆☆

اللہ کے فضل کی خواہش دراصل سکون کی تلاش ہے اور اس کی تلاش اصل میں اللہ کے فضل کی تلاش ہے۔

☆☆☆

اصلاح کرو' دعا دو اور مال دو' پھر دوسرے کو اتنی بات بتاؤ جتنا اس سے آپ کا تعلق ہے۔ بغیر تعلق کے تبلیغ نہ ہی کرو تو بہتر ہے۔

☆☆☆

نیا نبی جب آتا ہے تو پچھلی نبوت کا دور خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور اب نیا نبی اس لئے نہیں آ سکتا کہ پچھلی نبوت کا' حضور پاک ﷺ کی نبوت کا دور ختم نہیں ہونا۔

☆☆☆

جو خواہش اللہ کی رضا پر ہو وہ پوری ہو جائے تب سکون ہے اور پوری نہ ہو تب سکون ہے۔

☆☆☆

ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں اور اگر روزہ رکھنے سے بیماری دور نہ ہوئی تو کیا آپ روزہ چھوڑ دیں گے؟

☆☆☆

اللہ تعالیٰ سے آپ کا کوئی حال مخفی نہیں ہے اور آپ کی کوئی حالت ایسی نہیں ہے جب آپ اللہ تعالیٰ سے مخفی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کا کنکشن ہر حال میں بحال رہتا ہے اور رہنا بھی چاہیے۔

☆☆☆

اچھے مقامات کو دیکھا کرو کیونکہ صرف دیکھنے سے آپ کے اندر اچھائی پیدا ہو جائے گی اور اگر برے مقام سے گزرو، عمل نہ بھی کرو تو بھی برائی پیدا ہو جائے گی۔

☆☆☆

یہ دعا کرو کہ یا اللہ تیری نعمتیں ہمیں تیری یاد سے غافل نہ کریں اور تیری آزمائش ہمیں تیری رحمت سے مایوس نہ کرے۔

☆☆☆

نسبت صرف اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ سے ہونی چاہئے اور اس راستے کا ایک رہنما ہونا چاہئے۔

☆☆☆

اللہ پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فقیر کو اگر کائنات دے دی جائے تو وہ اس میں تبدیلی کئے بغیر کائنات جیسی ہے ویسی کی ویسی اللہ کے حوالے کر دے۔

☆☆☆

یہ آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہوگا اگر آپ کی محنتیں آپ کو گمراہ نہ کریں۔

☆☆☆

سکون قلب جو ہے یہ اللہ کی رحمت ہے۔

☆☆☆

عشق کی کم از کم ایک بات ضرور ہے کہ عشق اپنے دین کو بڑے ادب سے قبول کرتا ہے اور ادب سے قبول کرنے سے عبادت شوق میں داخل ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

موت کا ڈر نہ رکھو، غریب ہونے کا ڈر نہ رکھو، سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

جس کو پکارا جائے وہ ضرورت کے مطابق اس کا جواب دیتا ہے یا جواب بن جاتا ہے۔

☆☆☆

خوف، دو طرح کی کیفیات پیدا کرتا ہے ایک تو یہ بگاڑ پیدا کرتا ہے اور دوسرا یہ اطاعت پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

کوشش کا مطلب کیا ہے؟ صرف کوشش نہیں بلکہ نتیجہ! کیونکہ اگر کوئی پڑھتا جا رہا ہے اور امتحان نہیں دیتا تو نتیجہ کیا نکلے گا۔

☆☆☆

چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرتے جاؤ تو بڑا نتیجہ نکلے گا۔

☆☆☆

اگر مرتبہ اپنی انا کیلئے ہے تو پھر یہ نہ دین کے کام آئے گا اور نہ دنیا کے۔

☆☆☆

آپ نے جب عمل کیا تو نیکی کو انعام مل جائے گا اور بدی کی سزا مل جائے گی' انعام کا معنی کامیابی اور سزا کا معنی ناکامی ہے۔

☆☆☆

اللہ سے اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ نہ مانگو' اس کے محبوب ﷺ کی محبت مانگو پھر سکون ہی سکون ہے۔

☆☆☆

مکان کیا ہوتا ہے؟ مٹی تھوڑی سی اوپر چلی جائے تو مکان ہو جاتی ہے اور جب مٹی نیچے بیٹھ جائے تو پھر واپس آ جاتی ہے۔

☆☆☆

خواہش نکل جائے تو اضطراب ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

عبادت کی داد پانے والا ریاکار ہے۔

☆☆☆

ہر روز کسی کو معاف کر دو' ہر روز کسی سے معافی مانگتے چلے جاؤ' سکون ہی سکون ہے۔

☆☆☆

نیکی کی خواہش پوری ہو یا نہ ہو بذاتِ خود نیکی ہے' کیونکہ نیکی خواہش میں آ جائے تو بدی نہیں کہلاتی بلکہ جب بدی ہو جائے تو بدی کہلاتی ہے۔

☆☆☆

آرزوؤں کی بہتات بہت بڑی بیماری ہے۔

☆☆☆

بھائی اگر کمزور ہے تو اس کو بھائی سمجھنا شروع کر دو' پھر انشاء اللہ تعالیٰ سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

زندگی کو اللہ کا فضل ماننے والا' سکون دریافت کر جاتا ہے۔

☆☆☆

آپ اللہ کو ذات مانیں' اس ذات کا اسم "اللہ" ہے' یہ ذات کہیں بھی ہو' اسم اس کی پکار ہے۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ سے آپ کا فاصلہ جتنا کم ہوگا اتنا آپ کیلئے بہتر ہوگا' اس لئے اس فاصلے کو کم کرو جو تمہارا حضور پاک ﷺ سے ہے۔

☆☆☆

سکون‘ اللہ کے قرب میں‘ اس کی یاد میں‘ اس کے فضل سے‘ اس کے بندوں پر رحم اور خدمت کرنے سے اور اپنی خواہشات کے پھیلاؤ کو روکنے سے ملے گا۔

☆☆☆

اللہ کی مرضی اس کا فضل ہے۔ اپنے آپ کو اس کی مرضی پہ چھوڑ دو۔

☆☆☆

سکون کی تمنا ہے تو ضد‘ غصہ اور خواہش کی پرستش نکال دو۔

☆☆☆

زندگی موت سے ملاقات سے قبل کا لمحہ ہے۔

☆☆☆

وہ چیز جو اللہ کی محبت کے علاوہ محبت ہو‘ وہ غیر اللہ ہے‘ انسان کی انسان سے محبت غیر اللہ ہو سکتی ہے لیکن انسان کی انسان سے محبت عین اللہ بھی ہے۔ غیر اللہ وہ مقام ہے جو اللہ کے راستے سے دور کر دے چاہے وہ عبادت ہی ہو۔

☆☆☆

جن کو اصلاح باطن کسی طریقے سے میسر آ جائے تو پھر وہ اصلاح باطن کے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں‘ ان کو صوفی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆

یہ دعا ضرور کرو کیا کرو کہ یا اللہ ہمیں ایسی زندگی دے جس پر ہم بھی راضی رہیں اور تو بھی راضی رہے۔

☆☆☆

عبادت کا شوق اور عبادت کی محبت‘ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اطاعت بھی ہے اور محبت بھی ہے۔

☆☆☆

آپ اللہ تعالیٰ سے وہ بات مانگیں جو آپ کو اللہ کی راہ پر گامزن کرے اور اللہ کے قریب کرے۔

☆☆☆

وہ خواہشیں جو پیغمبروں اور ولیوں کی اطاعت میں پیدا ہوئی ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہیں اور جس خواہش کا مرکز فرعونیت کی اطاعت میں آئے تو وہ آپ کے نفس کی بات ہے اور سزا کی بات ہے۔

☆☆☆

اللہ کی ذات سے جب تعلق ہو جائے تو اس تعلق میں محویت ہونی چاہئے‘ آپ کی محویت ہی آپ کے اس سفر کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

تصوف جو ہے یہ علم نہیں ہے بلکہ یہ عمل ہے۔ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے کہنے پر خوشی سے اپنی

زندگی کو اللہ کیلئے ڈھالنے کیلئے تیار ہو جائے تو یہ تصوف ہے۔

☆☆☆

اللہ نے ذہن دیا اور اللہ کی نعمت کو آپ نے برائی میں لگا دیا' اللہ نے مرتبہ دیا اور آپ نے نا انصافی میں لگا دیا تو یہ ناشکری ہے۔

☆☆☆

غیر اللہ وہ ہے جو اللہ کے نام پر اللہ کے علاوہ عمل شروع کر دے۔

☆☆☆

زیادہ آرزوؤں کو کبھی زندگی نہیں ملتی اور ایک آرزو کو کبھی موت نہیں آتی۔

☆☆☆

اچھا انسان اگر پریشان ہے تو یہ برا وقت ہے اور اچھا انسان کون ہوتا ہے؟ جو لوگوں کیلئے بے ضرر ہو اور اگر اس کے پاس مال یا طاقت ہو تو وہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

☆☆☆

مستقبل کا خیال ماضی کی زد میں آئے تو یہ توبہ کا مقام ہے۔

☆☆☆

شریعت کیا ہے؟ عمل ہے' حکم ہے' صرف علم نہیں ہے۔ حکم کو خوشی بنانے والا شخص درویش بن جاتا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ اپنا عمل کسی ذات کے عمل کے تابع کر دیں تو آپ کا علم اس کے علم کے تابع ہو جائے گا اور جس کے عمل کے آپ تابع ہوں گے اس کا علم آپ کو مل جائے گا۔

☆☆☆

چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی کبھی چھوٹا نہ سمجھنا' چھوٹی نیکی کو کبھی چھوٹی نیکی نہ سمجھنا' چھوٹے گناہ کو بھی کبھی چھوٹا گناہ نہ سمجھنا اور چھوٹی لغزش کو کبھی چھوٹی لغزش نہ سمجھنا۔

☆☆☆

جو ریکارڈ موجود ہے اور جس ذات کا وہ ریکارڈ ہے تو اس ذات کا مکمل شعور ریکارڈ سے نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

ایسا مقام جہاں پر انسان کی دعا منظور ہو جاتی ہے تو وہاں خواہش بھی دعا بن جاتی ہے۔

☆☆☆

کسی کیلئے برائی کا سوچنا بھی بددعا ہے۔

☆☆☆

بہشت سے وہ ٹوٹی پھوٹی مسجد بہتر ہے جو اللہ کے حکم کے مطابق بنائی جائے۔

☆☆☆

اگر کوئی حضور پاک ﷺ کی شان میں ایک کلمہ بھی احتیاط کے بغیر کہہ گیا تو مارا گیا۔

☆☆☆

جو سونے والا ہے وہ جاگنے والے کو کیسے بیان کر سکتا ہے اور جو ہمیشہ رہنے والا ہے اسے فنا کیسے بیان کرے گی۔

☆☆☆

اگر ہم حضور پاک ﷺ کی امت کے فرد کے طور پر ہی قبول ہو جائیں تو یہ بہت بڑا مقام ہے۔

☆☆☆

اگر استعداد نہ ہو تو مرتبے سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں۔

☆☆☆

اصلاح لینے والے کو ضرور کسی دانا کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

آپ اپنا عمل کسی ذات کے عمل کے برابر نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ علم' اس کے علم کے برابر ہو جائے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اگر عمل' عمل کے برابر ہو جائے تو بھی مرتبہ برابر نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

اللہ راضی پہلے ہوتا ہے سفر کا شوق بعد میں ملتا ہے۔

☆☆☆

جو جاننے والے ہیں وہ اختیار و اقتدار سے باہر ہیں اور جو اختیار والے ہیں وہ جانتے نہیں۔

☆☆☆

اگر تنہائی میں آپ کے دل میں کوئی بدی آ رہی ہے تو یہاں شریعت کی پکڑ نہیں لیکن یہاں اللہ کی گرفت آئے گی کیونکہ اس نے اعمال کو نیت پر مقرر کر رکھا ہے۔

☆☆☆

سائل کا آنا بخل کو سخاوت میں بدلتا ہے اور سخی اللہ کا حبیب ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے سائل کی قدر کرنی چاہئے جو بخیل کو سخی بناتا ہے۔

☆☆☆

آپ انتشار سے بچ جائیں تو وحدت فکر پیدا ہو جائے گی' وحدت فکر پیدا ہو گئی تو وحدت عمل کا پیدا ہونا آسان ہے اور وحدت عمل پیدا ہو گئی تو آپ دس دفعہ کامیاب ہیں۔

☆☆☆

جب بھائی کے ساتھ آپ کا حساب اور لین دین شروع ہو جائے تو سمجھو کہ آپ لوگ ہلاک ہو گئے۔

☆☆☆

غم میں اگر اللہ کی یاد آئے اور درود شریف ہو تو سمجھو کہ غم سرفراز کر گیا۔

☆☆☆

یادِ حق یا دینِ حق ہو نہیں سکتا جب تک کہ آپ کی محبت محبوب ﷺ حق سے نہ ہو۔

☆☆☆

انسان خوش رہنے کیلئے کماتا ہے اور کمانے کیلئے افسردہ رہتا ہے۔

☆☆☆

اصل طریقت یہ ہے کہ معرفت کے علم کی تمنا والا علم والے کے پاس جائے' لہٰذا علم کی تمنا کے بغیر اور کسی بڑی دلیل کے بغیر کبھی فقیری کا سفر نہ کرو اور نہ ہی فقراء کے پاس جاؤ۔

☆☆☆

کائنات میں ایک منظر جو خوش نصیب کو تسلیم سکھاتا ہے وہی منظر دوسرے آدمی کو بغاوت سکھاتا ہے کیونکہ تسلیم کرنے والے مزاج ہی اور ہیں' بغاوت والا اور مزاج ہے۔

☆☆☆

اللہ کی پہچان اور دریافت' آپ کے اپنے علم کا نام نہیں بلکہ عمل کا نام ہے۔

☆☆☆

اسلام یہ ہے کہ صرف اسلام سے تعلق نہیں رکھنا بلکہ اسلام دینے والے سے' اسلام نافذ کرنے والے کے ساتھ' جس کے نام سے اور جس کی ذات ﷺ کیلئے اسلام آیا' اس سے تعلق ہی اسلام ہے۔

☆☆☆

وہ نیکی جو اللہ کراتا ہے' وہ اس کا احسان ہے اور جو نیکی آپ کرتے ہیں وہ آپ کی اپنی فطرت ہے۔

☆☆☆

وہ بڑا آدمی کیسے ہو سکتا ہے جو ماحول کو چھوٹا سمجھے یا اپنے آپ کو بڑا سمجھے' اگر وہ ماحول کو چھوٹا سمجھتا ہے تو گر جائے گا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے' تب بھی گر جائے گا۔

☆☆☆

اس پوری کائنات میں اللہ کو جاننے والی سوائے ایک ہستی کے کوئی اور ہستی نہیں ہے یعنی حضور پاک ﷺ کی ہستی' جاننا انہی کو مبارک ہو اور ہمیں ماننا مبارک ہو۔

☆☆☆

اپنی زندگی میں اللہ کے پروگرام میں اپنے پروگرام کے حوالے سے مداخلت نہ کرنا۔

☆☆☆

اصل موت تو یہ ہے کہ یاد کرنے والے آپ کو یاد کرنا چھوڑ دیں کیوں کہ یاد رہ جانا ہی زندگی ہے اور

بھول جانا موت ہے۔

☆☆☆

انا جو ہے یہ حجاب ہے اگر اس حجاب سے نکل جاؤ گے تو آگے دین ہی دین ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر مہربانی کرتا ہے تو اس کو اپنے راستے کا مسافر بنا دیتا ہے۔

☆☆☆

منافق وہ ہوتا ہے جو نیکوں میں میں بھی نظر آئے اور بدوں میں بھی نظر آئے، مومنوں میں بھی پایا جائے، کافروں میں بھی پایا جائے اور جس کا رابطہ دونوں سے ہو اور جو دونوں میں مشہور ہونا چاہیے۔

☆☆☆

اگر آپ کسی کو گناہ کرتے دیکھیں اور پردہ ڈال کے رکھیں تو آپ کے گناہ قیامت کے دن نشر نہیں کئے جائیں گے۔ پردہ رکھنے والوں کا پردہ رکھا جائے گا۔

☆☆☆

اگر نماز سرور پیدا نہ کرے تب بھی نماز فرض ہے۔

☆☆☆

اگر اللہ مہربان ہو جائے تو حضور پاک ﷺ کی محبت مل جاتی ہے اور حضور پاک ﷺ کی مہربانی مل جائے تو عبادت ملنا شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

گمراہ وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس سوچ ہو اور ذہن کے پاس سوچنے کی گنجائش ہو، جب انسان یہ فیصلہ کر لے کہ اللہ کی تلاش میں کسی کا کہنا ماننا ہے تو اس کے پاس کوئی سوچ نہیں رہتی۔

☆☆☆

وہ چیز جو کافروں کے پاس کفر کی موجودگی میں ہے اس کو اگر آپ دعا سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

☆☆☆

حضور اکرم ﷺ نے آج تک کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا اور آپ بڑے رحیم اور بڑے شفیق تھے لیکن آج کا مسلمان کسی کی چھوٹی غلطی بھی معاف نہیں کرتا۔

☆☆☆

اصل بادشاہی یہ ہے کہ آپ کے پاس سب سے بڑا علم ہو اور آپ اپنی زندگی سب سے کمزور آدمی کے برابر رکھیں۔

☆☆☆

جس نے اپنے آپ کو بدقسمت بنانا ہے تو وہ اپنے بھائی سے برا سلوک کرے یا انتقام لے۔

☆☆☆

انسان اللہ کے قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ اشکبار ہوتا ہے' اس لئے دعا کیا کرو کہ اللہ یہ فضل ضرور کرے۔

☆☆☆

اللہ حقیقت ہے' حضور پاک ﷺ شریعت ہیں اور پیر' طریقت ہے۔

☆☆☆

اچھی تنہائی وہ ہے جب آپ کا ضمیر آپ کو ملامت نہ کرے۔

☆☆☆

کتاب العلم جو کتاب اللہ ہے اس کا علم جو ہے' وہ حضور پاک ﷺ کی اپنی ذات گرامی ہے۔

☆☆☆

اگر آپ اپنے آپ کو سنبھال کے رکھیں تو دنیا میں جہاں سے مرضی گزر جائیں اور چلتے جائیں' دنیا آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

☆☆☆

سب سے پہلے آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے یادداشت عطا کی ہے' پھر آپ یہ شکریہ کریں کہ اس نے بھول جانے کی صفت دی ورنہ ایک غم ہمیشہ کیلئے غم بن جاتا۔

☆☆☆

ماننے والے کیلئے یہی دنیا ایمان کی دنیا ہے اور نہ ماننے والے کیلئے یہی کفر کی دنیا ہے۔ جاننے والے کیلئے یہاں ہر چیز میں جلوہ گری ہو رہی ہے اور نہ ماننے والے کیلئے ہر چیز حجاب ہے۔

☆☆☆

اگر کسی پر اللہ کا فضل ہے تو فضل دلانے والا وسیلہ قائم رہے گا اور اگر وہ وسیلہ فضل ختم ہو جائے تو یہ آزمائش ہے۔

☆☆☆

جو چیز آپ اپنے بزرگ کے سامنے کر سکتے ہیں وہ دین ہے اور جو عمل اپنے بزرگ سے چھپائیں گے وہ دنیا ہے۔

☆☆☆

سائنس مستقبل کی طرف لے جاتی ہے جب کہ مذہب ماضی کی طرف لے جاتا ہے' سائنس آپ کو چمک دیتی ہے اور مذہب آپ کو حقیقت آشنا کراتا ہے۔

☆☆☆

ٹیچر اس لئے غصہ نہ کرے کہ نالائق شاگرد اس کی اپنی نااہلی ہے اور سٹوڈنٹ اس لئے غصہ نہ کرے کہ اس کے ساتھ استاد کا سیکھانے کا تعلق ہے۔

☆☆☆

آپ کو تو معلوم ہے کہ حضور پاک ﷺ کے لباس پر پیوند لگا ہوتا تھا' کوئی ایسا صاحب علم دکھا دو جو اپنے لباس میں پیوند لگا لے اور کوئی ایک بیٹی تو ایسی ہو جو قربان ہونے کیلئے تیار ہو جائے اور اتنا جہیز لے کر جائے جتنا آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کو دیا تھا۔

☆☆☆

بعض اوقات بلند آدمی پست حالات سے بھی گزرتے ہیں مگر اس سے ان کے ارادے خیال اور کردار میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☆☆☆

جو علم کسی ذات کا مطیع نہیں ہے وہ گمراہی ہے۔

☆☆☆

ایسی خواہش جس کی سمت زندگی کے بعد کی' دین کی' عاقبت کی' اللہ کی اور اللہ کے حبیب پاک ﷺ کی ہو وہ خواہش سکون پیدا کرے گی۔

☆☆☆

اللہ کی آنکھ حضور پاک ﷺ کی آنکھ ہے اور اللہ کو دیکھنا ہو تو حضور پاک ﷺ کی آنکھ سے دیکھو۔

☆☆☆

ماں باپ کے ساتھ تعلق توڑنا ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑنا۔

☆☆☆

آج کل ریٹائرمنٹ کے بعد لوگ پھر سروس کی تلاش شروع کر دیتے ہیں تو پھر یہ زندگی کی کیا ہے حالانکہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی نجات ہونی چاہئے تھی۔

☆☆☆

جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو جس کی نماز پڑھتے ہیں وہ وہیں ہوتا ہے' نماز کی منظوری اور نامنظوری وہیں ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

جس مسئلے پر ہم صبر کرتے ہیں' درویش اس پر شکر ادا کرتے ہیں۔

☆☆☆

یہ دعا مانگا کرو کہ یا اللہ! مجھے صرف اس شخص کا علم دے دے جس کی عاقبت بھی مجھے مل جائے۔

☆☆☆

باقیوں نے اللہ کریم کا جلوہ دنیا میں دیکھا اور آپ ﷺ نے جلوے سے ذات تک رسائی کی یعنی باقیوں نے ذات کا جلوہ دیکھا اور آپ ﷺ نے جلوے والی ذات دیکھی۔

☆☆☆

محویت جو ہے یہ اسلام کو قبول کرنے والوں کی انتہائی حالت ہے جو انہیں اپنی تلاش کے بعد ملتی ہے۔جس کو اسلام بنا بنایا ملا' ان کیلئے محویت ایک فیشن کی بات ہے۔

☆☆☆

محبت کرنے والا محبوب کی رضا کے خلاف نہیں چلتا اور وہ بے چارہ چل ہی نہیں سکتا۔

☆☆☆

یہ جو کافروں کو آپ جنت دوزخ کا بتاتے ہیں تو وہ تو خدا کو نہیں مانتے' پھر خدا کی بنائی ہوئی جنت کو کہاں مانیں گے۔

☆☆☆

جب اپنی آزادی کسی کی غلامی میں دے دی جائے تو پھر سمجھ آ سکتا ہے کہ "مرنے سے پہلے مر گیا" کا کیا مقام ہے۔

☆☆☆

جتنے لوگوں کو حضور پاک ﷺ سے محبت ہے تو کوئی نہ کوئی وہ محبت دینے والا ہے یعنی یا تو اللہ کریم خود یا حضور پاک ﷺ یا حضور پاک ﷺ کے کوئی چاہنے والے فقیر

☆☆☆

گلاب اگرچہ بے جان ہے لیکن جو قریب سے گزرے اسے بھی خوشبو دیتا ہے اور دوسرے کو خوش کر دیتا ہے اور محظوظ کر دیتا ہے' آپ بھی ایسے بنو کہ اگر کسی کے قریب سے گزرو تو اسے کچھ فیض دے جاؤ۔

☆☆☆

یہ دنیا گناہ کے متلاشی کو گناہ دیتی ہے اور فضل کے متلاشی کو فضل دیتی ہے۔

☆☆☆

تکبر صرف اللہ کو زیب دیتا ہے' آپ عاجزی اختیار کریں تو ندگی کامیاب ہو جائے گی۔

☆☆☆

کسی کے دل کی ایک آہ جنت میں ایک قدم داخل ہو جانے والے انسان کو واپس کھینچ لاتی ہے' کوئی ایک دعا دوزخ میں ایک قدم داخل ہو جانے والے انسان کو جنت میں لے آتی ہے' اس لئے آپ دل کی دعا لو اور دل کی آہ نہ لو۔

☆☆☆

جو آدمی یہ کہتا ہے کہ ابا جان کا دماغ چل گیا ہے تو وہ آدمی خود پاگل ہو کے مرے گا' آپ کے ماں

باپ قیامت تک آپ کے ماں باپ رہیں گے چاہے آپ کچھ بھی بن جاؤ۔

☆☆☆

یہ آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہوگا اگر آپ کی محنتیں آپ کو گمراہ نہ کریں۔

☆☆☆

وہ آدمی جو تنہائی کا مومن ہے وہی اصل مومن ہے۔

☆☆☆

اس دور میں صرف عمل کا علم ہے اور عمل نہیں ہے اور یہ ایک بڑی سزا ہے' اس لئے یہ دور ایک عجیب دور ہے کہ یہ عمل کا علم جانتا ہے اور عمل نہیں جانتا۔

☆☆☆

انسان کافر کب بنتا ہے؟ جب اللہ کو مانے اور اس کے حکم کو نہ مانے۔

☆☆☆

محبت قائم ہو تو دین کا علم قائم رہتا ہے اگر محبت دینے والے سے محبت نہ ہو تو دین سے کیا محبت ہوگی' اس لئے آپ اپنے معلم سے محبت کرو تو علم قائم رہے گا ورنہ نہیں رہے گا۔

☆☆☆

آپ میلہ ضرور دیکھیں' میلہ صرف دیکھنا ہے اور اس میں دکان نہ بنا لینا۔

☆☆☆

غور سے دیکھو اللہ کی اس کائنات کو' اس طرح دیکھنا بھی عبادت ہے۔

☆☆☆

خوش نیت انسان برے قافلے میں بھی کامیاب ہو جاتا ہے' اس لئے نیت صحیح ہونی چاہئے۔

☆☆☆

استخارہ تذبذب سے نجات کی راہ ہے۔

☆☆☆

صرف اللہ کی محبت ایسی ہے جو آپ کو توازن میں رہنا سکھائے گی۔

☆☆☆

حکم میں اطاعت کی بجائے فلسفہ ڈھونڈو گے تو حکم کو کمزور محسوس کرو گے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے اور اللہ کے محبوب ﷺ سے محبت رکھا کرو اور اچھے مستقبل کا اچھی طرح انتظار کرو بس پھر آپ کامیاب ہو جائیں گے۔

☆☆☆

سائل وہ ہوتا ہے جس کے پاس ضرورت تو موجود ہو مگر اس کو پورا کرنے کا انتظام موجود نہ ہو۔

☆☆☆

یہ اللہ ہے جو دشمن کو فنا نہیں کرتا اور یہ بندہ ہے جو اپنے دشمن کو فنا کرتا ہے۔

☆☆☆

جب مذکور تک پہنچ جاؤ تو ذکر نہیں کرنا۔

☆☆☆

جو ذات ﷺ ماضی کے انبیاء کی امام ہے وہ مستقبل کے اولیاء کی بھی امام ہے' جس کائنات کے باعث تخلیق آپ ﷺ ہوں تو باعث مستقبل بھی آپ ﷺ ہوئے۔ باعث جو ہے وہ بے خبر نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

شیطان کے وار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ وسوسہ پیدا کرے گا اور آپ کے دین سے آپ کا اعتبار ختم کر دے گا۔

☆☆☆

جو شخص دوسرے کو گمراہ کہتا ہے اور راستہ نہیں دکھاتا' وہ خود گمراہ ہے۔

☆☆☆

جلوہ حق تب نظر آئے گا جب آپ حضور پاک ﷺ کے حوالے سے بات کریں گے' لہٰذا جلوہ حق غیر از جلوہ محبوب حق ﷺ نہیں ہوگا۔

☆☆☆

اللہ کا تقرب جو ہے یہ قوت برداشت عطا کرتا ہے اور جن کے پاس تقرب نہیں ہے' ان کو جلد غصہ آ جاتا ہے۔

☆☆☆

وہ ماحول آپ کو نہیں ملے گا جس ماحول کا علم آپ کے پاس ہے۔

☆☆☆

جو کلمہ پڑھتے ہوئے مرے گا کلمہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا' اگر کوئی باوضو ہو کر مر جائے گا تو جاگنے تک ساری موت عبادت ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے عمل کا امام امر الٰہی ہے تو پھر آپ نفس سے بچ گئے اور اگر آپ کے عمل کا امام آپ کی ذاتی انا ہے تو آپ نفس کے شر سے نہیں بچ سکتے۔

☆☆☆

غم کسی طرح کا بھی ہو ہر انسان کے آنسو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اگر نیکی کی خواہش پوری نہ ہو تو پھر بھی نیکی ہے کیونکہ نیکی خواہش میں آ جائے تو نیکی ہے اور بدی خواہش میں آ جائے تو بدی نہیں کہلاتی ' بدی کا عمل ہو جائے تب بدی کہلاتی ہے۔

☆☆☆

اس سے پہلے کہ لوگ چلے جائیں آپ ان کے ساتھ نیکی کر لو۔

☆☆☆

وہ خواہش جو پیغمبر ﷺ کی اطاعت کرا دے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جس خواہش کا مقصد فرعونیت کی اطاعت میں ہو وہ آپ کے نفس کی بات ہے۔

☆☆☆

جس پر غصہ آئے آپ اس پر رحم کیا کریں۔

☆☆☆

اگر ایک آدمی نے شبنم کے قطرے پھولوں اور گھاس پر دیکھے اور اگر اس آدمی کی کیفیت خوش رہنے والی ہے تو وہ کہے گا واللہ صبح کیسے مسکرا کر رہی ہے اور دوسرا شخص جس کی کیفیت غم والی ہے تو وہ کہے گا کہ شبنم کے قطرے رات کے آنسو ہیں۔

☆☆☆

اللہ کا تقرب تب ملتا ہے جب تم اپنے آپ سے باہر ہو جاؤ کیوں کہ اللہ اس حالت میں نہیں ملتا ' اس حالت میں تو علم ملتا ہے ' عرفان ملتا ہے اور خیال ملتا ہے لیکن تقرب نہیں ملتا۔

☆☆☆

جن لوگوں کو دیدارِ حق ہو یا دیوار عرفان حق ہوا ان لوگوں پر یہ لازم ہے کہ جن لوگوں کو یہ نہیں ہوا وہ ان تک اللہ کا یہ رحم اور فضل پہنچائیں۔

☆☆☆

تبلیغ اس وقت کرنی چاہئے جب آپ کے آنسو Genuine ہو جائیں ' اصلی ہو جائیں۔

☆☆☆

آپ اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کے حبیب پاک ﷺ پر بھروسہ رکھو اور جو اللہ کے حبیب پاک ﷺ کو پیارے ہیں ' ان کے ساتھ پیار کرو بس یہ دین ہے۔

☆☆☆

اگر ہر روز اضافی طور پر ایک نیکی کی جائے تو آپ کی بہت سی نیکیاں جمع ہو جائیں گی اور اگر ایک بدی اضافی طور پر کم کر دی جائے تو آپ کی زندگی بڑی اچھی ہو جائے گی۔ اگر نیکی بڑھ گئی اور بدی کم ہو گئی تو آپ کے اور حقیقت کے درمیان فاصلہ کم ہو جائے گا۔

☆☆☆

جو نمازیں پڑھ لی ہیں ان کا شکر ادا کرنا اور جو نہیں پڑھ سکے ان پر استغفار پڑھنا اور توبہ کر لینا۔

☆☆☆

اگر گناہ پہ ندامت سے آنسو آ جائیں تو یہ اللہ کا قرب ہے' اللہ کی یاد ہی اللہ کا قرب ہے۔ آخر شب آنسو اللہ کا قرب ہیں' انسان کا اللہ سے قریب ترین رشتہ آنسوؤں کا ہے' اگر سجدہ بھی ہو اور آنسو بھی ہوں تو یہ بہت ہی تقرب ہوگا اور یہ بہت بلند مقام ہے۔

☆☆☆

روحانیت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ دوسرے کا حق دے دیں اور اپنا حق اللہ سے جا کر لینا۔ بظاہر یہ بات مشکل لگتی ہے لیکن اس طرح آپ کو حق کی ادائیگی کا انعام ملتا ہے۔

☆☆☆

محبوب وہ ہوتا ہے جس کی خامی آپ کی نگاہ میں خامی نہ رہے۔

☆☆☆

جو آدمی لوگوں کو ناپسند کرے' لوگوں کی صرف خامیاں ہی دیکھے' جو اپنے آپ کو اونچا اور بلند سمجھے' وہ احمق اور جاہل ہوتا ہے۔

☆☆☆

اللہ سے کبھی اپنے اعمال کا انصاف نہ مانگنا کیوں کہ یہ ایک عذاب ہوگا بلکہ اس سے حساب کی بجائے رحمت مانگنا۔

☆☆☆

جلوہ صرف اس کو نظر آتا ہے جس نے کبھی اللہ کی تخلیق پر کوئی اعتراض نہ کیا ہو۔

☆☆☆

ظالم ہونے کی بجائے مظلوم ہو جانا بہتر ہے۔

☆☆☆

علم اور عمل میں تضاد نا اہلیت ہے اور اگر زیادہ تضاد آ جائے تو منافقت آ جاتی ہے۔

☆☆☆

اگر جوان ہو تو اپنی جوانی کو بڑھاپے کی نگاہ سے دیکھو اور اگر بڑھاپے میں داخل ہو رہے ہو تو خود کو جوانی کی نگاہ سے دیکھو کہ آپ نے کس طرح کا بڑھاپا سوچا تھا۔

☆☆☆

حسن نیت کے ساتھ چلنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ خود انتظام فرما دیتا ہے اس لئے آپ اپنا صداقت کا سفر جاری رکھیں اور صادق ہو کر سفر کریں۔

☆☆☆

اچھائی کو جاننے کیلئے شر کو پہچاننا ضروری ہے تاکہ آپ شر سے محفوظ رہ سکیں' لہٰذا شیطان کو اگر آپ پہچان لیں تو باقی سب اللہ ہی اللہ ہے۔

☆☆☆

شکر کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا چاہئے کہ یہ شکر والی بات ہے یا استغفار والی بات۔

☆☆☆

اللہ بھی بلند سے بلند ہے اور اللہ کے محبوب ﷺ کی ذات بھی بلند سے بلند ہے اور دونوں کے دم سے ہی ہمارا کلمہ مکمل ہوتا ہے۔

☆☆☆

اللہ نے کائنات کو دکھانے کیلئے جو افضل چیز بنائی ہے وہ اپنے محبوب ﷺ کا جلوہ ہے۔

☆☆☆

پیغمبری یا نبوت یا رسالت' یہ عمل نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی مرضی سے ملنے والا مرتبہ ہے۔

☆☆☆

جس وقت پیسے کی گنتی بھولنا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ اللہ کی مہربانی ہو گئی۔ جب آپ یہ سمجھیں کہ پیسے کے ذریعے زندگی بسر ہو رہی ہے تو سمجھو کہ ایمان میں نقص آ گیا۔ پیسے کا زندگی کی ضرورت کے ساتھ تعلق ضرور ہے لیکن یہ سب کچھ نہیں۔

☆☆☆

آپ کو دعا کا سارا خزانہ ماں باپ سے ملنا ہے۔

☆☆☆

جس بندے نے زندگی میں اللہ کو یاد کیا اللہ نے زندگی کے بعد اس بندے کی یاد قائم کر دی۔

☆☆☆

انسان کو اپنے عجز کا اظہار کیسے کرنا چاہئے؟ اللہ کے تکبر کو بیان کر کے' اللہ اکبر کہہ کر' یہی آپ کا عجز ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کو مسجد بنانے کی ہمت نہیں' نماز کی تو ہمت ہے' تو وہ پڑھ لو۔

☆☆☆

اخلاق یہ ہے کہ اللہ کی رضا کیلئے اپنے مزاج کو بداخلاق نہ ہونے دیں۔

☆☆☆

آپ کبھی رشوت لینے والے نہ بنیں انشاء اللہ تعالیٰ پھر دینے والے بھی نہیں رہیں گے۔

☆☆☆

غصہ نفس کی بات ہے' نفرت بھی نفس کی بات ہے اور مشتعل وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کا حکم نہیں مانتا۔

☆☆☆

اکثر لوگ صرف بیان کرتے رہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے یہ فرمایا اور دوسرے کو سنا دیتے ہیں مگر ذاتی طور پر تابع فرمان نہیں ہوتے۔

☆☆☆

جتنی کوئی ذات بلند ہوتی ہے اس کا نام بھی اتنا ہی بلند ہوتا ہے۔

☆☆☆

دولت' حسن' شہرت' مرتبہ' محبتیں اور اولاد' اگر ان کو اللہ کی راہ میں چھوڑنے کی ہمت ہو تو یہ اللہ کا فضل ہوتی ہیں اور اگر ان کو اللہ کی راہ میں چھوڑنے کی ہمت نہیں ہے تو یہ آپ پر آزمائش ہیں۔

☆☆☆

محبّ کی نگاہ کا علاج محبوب کے چہرے میں ہے۔

☆☆☆

اگر ماں سادہ لوح ہے' تو بھی ماں ہی ہے اور یہی تو آزمائش ہے' ماں جیسی بھی ہو آپ اس کا کہنا مانیں۔

☆☆☆

اگر آپ کے اندر عبادت غرور پیدا کرے تو سمجھو آپ مارے گئے اور گناہ عاجزی پیدا کر لے تو شکر کرو کہ بچ گئے۔

☆☆☆

ماڈرن پرستی جو ہے وہ حقیقت پرستی سے دور چلی گئی ہے۔

☆☆☆

آپ دراصل خلوص سے اللہ کی طرف مائل نہیں ہوئے' اگر مائل ہو جاؤ تو پھر یہ کائنات آپ کی ہے۔

☆☆☆

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے حبیب ﷺ سے محبت کرتے ہیں ان لوگوں کی روحوں کی حضور پاک ﷺ کی محفل میں محبت عطا ہو چکی ہے اور اب وہ اپنی باری پر جب دنیا میں آتے ہیں تو خود بخود محبت لے کے پیدا ہوتے ہیں۔

☆☆☆

یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ علم بھی عطا کرے اور عمل بھی ورنہ تو ہر بات کے جواب میں ایک بات ہے' ہر علم کے جواب میں ایک علم ہے اور ہر انداز کے جواب میں ایک انداز ہے۔ لہٰذا کسی ایک انسان کے ساتھ وابستگی جو ہے یہ اصلاح باطن کیلئے ضروری ہے۔

☆☆☆

اگر غصہ آ جائے تو درود شریف پڑھو' غصہ ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆

فقیری یہ ہے کہ آپ زمین کے اوپر کا کردار اور زمین کے اندر جانے کے بعد کا کردار برابر کر دیں۔

☆☆☆

یہ بڑا ظلم ہے کہ لوگ بچوں کو مارتے ہیں اور استاد بھی بچوں کو مارتے ہیں اور کچھ خاوند اپنی بیوی کو مارتے ہیں۔ آپ وعدہ کریں کہ ایسا کوئی کام نہیں کریں گے۔

☆☆☆

اگر آپ آج سے شکر ادا کرنا شروع کر دیں تو سمجھیں کہ حالات آج سے بہتر ہو گئے۔

☆☆☆

جس نے کسی کا سکون قلب برباد کیا اس کو سکون نہیں ملے گا۔

☆☆☆

منافق کا بولا ہوا سچ بھی جھوٹ ہے' منافق کا صحیح فیصلہ بھی جھوٹ ہے۔

☆☆☆

اندیشہ اور شک پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ اپنے آپ میں اور اپنے مستقبل میں یقین پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کو ملے گا بلکہ مل رہا ہے' فضل نہ ہو تو ایک لمحہ بھی گزر نہیں سکتا۔

☆☆☆

ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہر حال میں معاف کر دیتی ہے۔

☆☆☆

آپ زندگی بھر کتابیں اکٹھی کرتے ہیں کہ کبھی وقت ملا تو پڑھیں گے لیکن پھر کتابیں ہی کتابیں ہوتی ہیں اور پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔

☆☆☆

اگر کوئی حضور پاک ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور فقیروں سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر دل میں بغض رکھتا ہے تو وہ نقلی ہے' حضور پاک ﷺ کی محبت جس دل میں آ جائے اس دل میں نفرت نہیں آنی چاہئے اگر نفرت ہے تو محبت جھوٹی ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی غریب اللہ کو بھولا ہوا ہے تو یہ اس کیلئے ابتلاء ہے، وہ غریبی جس میں اللہ کی یاد نہ رہے وہ انسان کو گمراہ کر دیتی ہے اور جس غریبی میں اللہ کی یاد ہو اور جس یتیمی میں اللہ کی یاد ہو تو وہ شیوہ پیغمبری ہے۔

☆☆☆

اللہ کے طالبوں کیلئے الگ مقام ہے' ان میں نہ خودی ہے' نہ انا ہے' نہ غرور ہے' نہ تفاخر ہے' نہ کوئی اور مزاج ہے بلکہ ان کا کام ہے صرف اللہ کے امر پر چلتے رہنا۔

☆☆☆

غم عنایت ازلی ہے یہ بڑے لوگوں کو ملا کرتا ہے' غم ولی بنانے والا ایمر جنسی کمیشن ہے۔ غم کے اندر جو سمٹ گیا اور اطاعت میں چلا گیا وہ فوری طور پر اللہ کے پاس پہنچ گیا۔ غم میں پریشان نہ ہونا' غم میں گھبرانا نہیں بلکہ غم کو پہچانو' غم کو محسوس کرو' غم تقرب الٰہی ہے یعنی غم اللہ کے قرب کا اعلیٰ مقام ہے۔

☆☆☆

طلب صادق اس شخص کی ہوتی ہے جس کو منزل سے نوازنا ہو اور جس کا عشق منظور ہو جائے ان کو طالب صادق بنا دیا جاتا ہے۔ صادق منزل بناتی ہے' مسافر نہیں بنتا۔

☆☆☆

آج کے انسان کا پرانے انسانوں کے ساتھ جو عمل مشترک ہے' وہ فطرت ہے۔

☆☆☆

وہ آدمی جو دوسرے کو انسان بنانا چاہتا ہے اور خود انسان نہیں بنتا وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے۔

☆☆☆

انسان کیلئے پرانی نسل اور نئی نسل بڑی دعا گو ہوتی ہے' بچے اور بوڑھے کی دعا جلد قبول ہوتی ہے' بچے تازہ دم اور معصوم ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر توبہ کر چکے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

عقل کی انتہائی شکل یہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے آگے بحث کرے گی' عقل شیطان کی انتہا ہے یعنی عقل کی انتہا شیطان تک لے جاتی ہے اور انکار تک لے جاتی ہے اور دل کی انتہا جو ہے یہ حضوری تک لے جاتی ہے بلکہ حضور پاک ﷺ تک لے جاتی ہے۔

☆☆☆

اپنے ہر حال میں اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنے والا اور شکر نے والا ہی تو فقیر ہوتا ہے۔

☆☆☆

جتنی بڑی خوشی ہوگی وہ اتنا بڑا غم دے جائے گی۔

☆☆☆

اگر ماں باپ ان پڑھ ہیں اور بچہ پڑھا ہوا ہے تو بھی ان کا حکم ماننا' اگر آپ کی خواہش کو ماں باپ نے روند ڈالا ہے تو بھی ان کا کہنا ماننا' یہ کر کے دیکھو تو اس کے نتیجے میں بے شمار فضل ہو جائیں گے۔

☆☆☆

آج کے دور میں بدی نہ کرنا بھی بڑی نیکی ہے یعنی بد ماحول میں' بدی کے مواقع میں اگر بدی نہ کرو تو یہ بڑی نیکی ہے۔

☆☆☆

اللہ نے اپنے محبوبوں کی پسندیدہ خوراک غم رکھی ہوئی ہے' انہیں غم سے کبھی نجات نہیں ملتی اور نہ انہیں

غم سے نجات ملنی چاہیے' ان کی تکالیف رفع نہیں ہوتیں اور نہ رفع ہونی چاہئیں۔

☆☆☆

دنیا کی اشیاء سے اس طور محبت نہ کرنا کہ کہیں اللہ کو ناراض کر بیٹھو' مال اور اولاد کے ساتھ ایسی محبت نہ کر بیٹھنا کہ اللہ کی راہ سے غافل ہو جاؤ۔

☆☆☆

محبت کا استعمال وہاں کرو جہاں اللہ کی راہ ہو اور مجاز کی محبت میں اللہ کی راہ اس وقت آتی ہے جب یہ آناً فاناً ذہن میں تبدیلی پیدا کر دے اور اللہ کی طرف رجوع ہو جائے۔

☆☆☆

اللہ کریم جب آنسو عطا فرمائے تو آنسوؤں کو انسانوں کے سامنے بہا کر رائیگاں نہ کرو۔

☆☆☆

غریبی جامہ جو ہے یہ پیغمبروں کا جامہ ہے بلکہ غریب نواز کا جامہ ہے' ایسا جامہ جو غریبی جامہ ہے وہ اللہ کی عطا ہے۔

☆☆☆

آپ اللہ کے پاس جانے کیلئے جب بھی پہنچیں گے تو انسان کے پاس ہی پہنچیں گے' اللہ کا سفر انسان پر ہی ختم ہوتا ہے۔

☆☆☆

اس دنیا کے اندر اگر اللہ کی طرف سے محبت عطا نہ ہو تو کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھ سکتا۔

☆☆☆

اللہ کا یہ خاص طریقہ ہے کہ محبت کی پہل اس کی طرف سے ہوتی ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کا تعلق اللہ کے ساتھ ہو تو پھر محفل ہو یا تنہائی' دونوں ٹھیک ہیں اور اگر آپ کا تعلق اللہ سے نہیں ہے تو پھر تنہائی بھی عذاب ہے اور محفل بھی عذاب۔

☆☆☆

سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ انسان بے عقیدہ ہو جائے۔

☆☆☆

تعلق والے کو یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں تعلق والا بے تعلق نہ ہو جائے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ جب آپ کو ایسی عطا کرے کہ آپ کا وجود آپ کے قبضے میں ہو تو پھر نتیجہ وجوہات سے

آزاد ہو جائے گا۔

☆☆☆

جو کچھ آپ کو اللہ کی طرف سے ودیعت ہے اسے اللہ کی راہ میں استعمال کریں مثلاً جس کے پاس پیسہ ہے وہ پیسہ اللہ کی راہ میں استعمال کرے۔

☆☆☆

آپ اپنے اندر کا تضاد دور کر دیں، تخلیق کا تضاد خود بخود دور ہو جائے گا۔

☆☆☆

اللہ نے جس کو جنت میں لے جانا ہو اس کا سفر یہیں سے آسان ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

آپ اپنی فطرت کو ایسے اچھا بناؤ جس طرح گلاب ہے کہ دوست ہو یا دشمن، پاس سے گزر جائے تو خوشبو دیتا ہے۔

☆☆☆

جب آپ پوری طرح اللہ کی رضا پر چلتے ہیں تو وہاں پر خوشی اور غم دونوں کیفیتیں نہیں رہتیں کیوں کہ وہاں پر نہ خوشی ہے اور نہ غم ہے بلکہ صرف اطاعت ہے۔

☆☆☆

مسکین وہ ہے جو محنت پوری کرے اور گزارہ پورا نہ کرے۔

☆☆☆

دوسروں پر غصہ کرنا اپنے آپ کو نقصان دینا ہے اور غصے کے دوران محبت ختم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

مرتبہ عذاب بھی ہے اور انعام بھی ہے۔ فرعون کے پاس بھی مرتبہ ہے اور اللہ کے محبوبوں کے پاس بھی مرتبہ ہے، یہ دونوں مرتبے ہیں۔

☆☆☆

اگر آپ دل سے مکمل، طور پر اللہ کو ماننے والے ہوتے اور اللہ کے حبیب ﷺ کو ماننے والے ہوتے تو آپ میں فرقے نہ بنتے۔

☆☆☆

عام طور پر دنیا میں زندگی میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے، انسان ایک جیسا کام کر کے تنگ آ جاتا ہے لیکن عبادت ایسی چیز ہے جسے بار بار کرنے سے بھی انسان میں سکون پیدا ہوگا اور تنگی نہیں آئے گی۔ یہ وہ محنت ہے جو کبھی ضائع نہیں ہوگی۔

☆☆☆

ہدایت سے مراد یہ ہے کہ ہادی کے ساتھ رابطہ ہو یعنی کہ ہادی اعظم ﷺ کے ساتھ رابطہ ہو۔

☆☆☆

مسلمانوں کا زوال اس دن ہوگا جب ان کے دل سے عشق نبی ﷺ نکال دو گے۔

☆☆☆

اگر سماج میں گداگری پیشہ بن جائے تو صاحبان حیثیت گرفت میں آسکتے ہیں۔

☆☆☆

اچھے وقت کا انتظار بذات خود ایک اچھا کام ہے۔

☆☆☆

اسلام ایسا دین ہے کہ جب تک آپ اس میں مکمل طور پر داخل نہ ہوں آپ کو عافیت نہیں ملے گی اور جب تک آپ اللہ کو مکمل طور پر نہ مانیں گے تو آپ کو عافیت نہیں ملے گی کیوں کہ اللہ خالی محبت کا نام نہیں ہے۔

☆☆☆

قرآن مجید کی قرأت کرنے والا یا تو فن قرأت کو دوسروں تک پہنچاتا ہے یا پھر کلام کو۔ تاثیر اس شخص کی قرأت میں ہوگی جو اللہ کے کلام کو دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے۔

☆☆☆

نعمت پر شکر کرو تو نعمت بڑھ جائے گی اور شکر سے نعمت محفوظ بھی ہو جائے گی۔

☆☆☆

جب آپ کے ماں باپ بڑھاپے کی طرف مائل ہو گئے ہوں تو ان سے اپنے طاقتور ہاتھ علیحدہ نہ کرنا بلکہ ان کیلئے رحمت کا سایہ بنے رہنا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ ہر چیز حاصل ہو جائے لیکن یہ حسرت رہ جائے کہ ان کی خدمت نہیں کی' پھر اس کا کوئی مداوا نہیں ہوگا۔

☆☆☆

روح کی غذا اللہ کی یاد اور اللہ کا ذکر ہے۔

☆☆☆

بڑے بڑے بزرگوں کے واقعات ایسے گزرے ہیں کہ اللہ نے تکلیف دے کے انہیں قریب کر لیا۔

☆☆☆

زندگی کی تلخیوں کو قبول کرنے والا اللہ کے منشاء کو قبول کرتا ہے اور جس نے اللہ کی مرضی کو قبول کر لیا وہی کامیاب رہا۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا تقرب ہے جنت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوری دوزخ جو اللہ کے محبوب ﷺ کے قریب ہے وہ جنت میں ہے' جو آپ ﷺ سے دور ہے خود بخود دوزخ میں ہے' اس لئے عشق نبیؐ جنت ہے اور عشق

نبی علیہ السلام سے دوری دوزخ ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کو کبھی انتقام کا موقع ملے تو اس وقت آپ اپنے رحم دل ہونے کا ثبوت دو اور معاف کر دو۔

☆☆☆

اللہ کے راستے کا مسافر یہ طے کر لے کہ یا اللہ ہم تیرے رستے کے مسافر ہیں' تیرے راستے میں ہمارے پیسے نثار' ہماری جان' ماں باپ نثار' ہماری انا نثار اور ہمارا سب کچھ نثار۔

☆☆☆

گداگری ایک پیشہ ہے' لہٰذا لوگوں کی ضرورت آپ پیشہ بننے سے پہلے پوری کر دیا کریں۔

☆☆☆

جب اللہ کے نیک بندے کو اللہ کی طرف سے غم ملتا ہے تو وہ اللہ ہی اللہ کہتا ہے' خوش قسمت انسان وہ ہے جس کو غم اللہ کے اور قریب کر دے۔

☆☆☆

اللہ کی تلاش کا جو تیرا ذریعہ ہے وہی اسی کا ذریعہ ہے' اگر آپ کان لے جاؤ گے تو وہ نغمہ بن کے آئے گا' آنکھ لے کر جاؤ گے تو وہ جلوہ بن کے آئے گا' تم بولنا چاہو گے تو وہ سماعت بن کے آئے گا۔

☆☆☆

تبلیغ یہ ہونی چاہئے کہ آپ اس انسان کا مسئلہ بھی حل کریں اور اس کو ایمان بھی دیں۔

☆☆☆

اپنے وجود کی کائنات اور اختیار کی کائنات میں آپ نے اللہ کا جتنا حصہ رکھا ہوا ہے اتنا ہی آپ اللہ سے لے سکتے ہیں۔

☆☆☆

فقیروں کے پاس جانے والے ابتداء میں دنیاوی آرزو لے کر جاتے ہیں اور یہ دنیاوی ضرورتیں روحانی سفر کا باعث بن جاتی ہیں' یوں جسمانی سفر ہی روحانی سفر بن جاتا ہے۔

☆☆☆

اگر کہیں سے نگاہ مصطفےٰ علیہ السلام ہو جائے تو پھر دیدار حق ہو سکتا ہے' ورنہ ناممکن ہے۔ کسی اور کے کہنے پر دیدار نصیب نہیں ہوگا بلکہ یہ آپ علیہ السلام کی مرضی کی بات ہے اور یہ آپ علیہ السلام کی مرضی سے ہوتا ہے۔

☆☆☆

آپ لوگوں میں اگر صداقت اور نیکی کا سفر کرنے کی خواہش پیدا ہوگئی تو سمجھو کہ یہ اللہ کی طرف سے منظوری کا اعلان ہے۔

☆☆☆

جب آپ قرآن شریف پڑھتے ہیں تو آج بھی قرآن شریف کے مالک آ کے سنتے ہیں اسی طرح جب وہ دورود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف جس ذات علیہ السلام پر پڑھا جا رہا ہے وہ ذات آج بھی گواہی دیتی ہے کہ میں سن رہا ہوں۔

☆☆☆

ایک بہت اچھا عمل یہ بھی ہے کہ آپ دوسروں کے جنازوں کو کندھا دو تاکہ کچھ لوگ آپ کے جنازے کو کندھا دے سکیں۔

☆☆☆

گلہ کرنے والا کہتا ہے کہ مجھے کیا دیا اللہ تعالیٰ نے؟ وہ اس گلہ کرنے والی زبان کا ہی شکر ادا کر لے۔

☆☆☆

لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے بغیر ان کی اولادوں کی زندگی نہیں گزر سکتی حالانکہ جب آپ لوگ چلے جاؤ گے تو پھر آپ کی اولادوں کی زندگی بھی ایسے گزر جائے گی جیسے آپ کی اپنے والدین کے بغیر گزر گئی تھی۔

☆☆☆

جب تک پڑھنے والا متقی نہ ہو قرآن سے فیض نہیں ملے گا۔

☆☆☆

جس آدمی کی زندگی اللہ کی رضا کیلئے نہیں ہے اس کی نماز بھی اللہ کی رضا کیلئے نہیں ہے، نماز اور عبادت اس وقت اللہ کی رضا بنتی ہے جب آپ کی زندگی اللہ کی رضا کیلئے ہو۔

☆☆☆

جس شخص کو اپنے مستقبل کے بارے میں شک پیدا ہو جائے وہ سمجھ لے کہ شیطان کی گرفت میں ہے۔

☆☆☆

آپ کا ایمان آپ کی تلاش نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی عطا ہے۔

☆☆☆

درود شریف کو ایک فرض کے طور پر ادا کرو۔

☆☆☆

پیغمبر محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی عطا بنتے ہیں، اسی طرح ولی بھی اللہ کی عطا سے بنتے ہیں۔

☆☆☆

شہرت ایسا گھوڑا ہے جو راستے میں چڑھنے والے کو اکثر گرا دیتا ہے شہرت غیر یقینی، مشکوک اور عارضی ہوتی ہے لیکن جن لوگوں کو اللہ شہرت دے ان کی شہرت مرنے کے بعد اور بڑھتی ہے۔

☆☆☆

اگر قرآن کا ادب قائم ہو جائے تو پھر علم کے بغیر بھی تاثیر مل جاتی ہے۔

☆☆☆

اللہ اپنے محبوب ﷺ کو لوگوں کے دلوں میں زندہ رکھتا ہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ زندہ رکھتا ہے۔

☆☆☆

نفس چاہتا ہے پیسے کی محبت' اگر یہ محبت ختم ہو جائے تو نفس کا شر ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جلوہ جو ہے یہ طالب کے مزاج کے مطابق ملتا ہے اور دینے والا کبھی اپنے مزاج کے مطابق بھی دیتا ہے۔

☆☆☆

جب کاروبار ذوق ہو جائے تو پھر ذوق کاروبار نہیں رہتا۔

☆☆☆

جب تک ایمان مکمل نہیں ہوتا' انسان بے غم نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

خالی توحید والے اللہ کو مانتے ہیں لیکن اللہ کے انعام یافتہ لوگوں کو نہیں مانتے' اس لئے تو وہ گمراہ ہو گئے ہیں جیسے آپ ایک آدمی کو اچھا فنکار تو مانیں لیکن اس کی تصویروں کو نہ مانیں۔

☆☆☆

جتنا اختیار آپ اپنی زندگی میں اللہ کو دیں گے اتنا اختیار اللہ کی کائنات میں آپ کو مل جائے گا۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ کا نقش قدم' صحابہ کرامؓ کا راستہ اور بزرگان دین کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔

☆☆☆

اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو دراصل کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

☆☆☆

ہر کلمہ پڑھنے والے کو جنت کی خبر دو۔

☆☆☆

جس کو نئے دین سے آشنا کیا گیا ہے اگر وہ پرانے دین پر اصرار کرے تو وہ کافر سے بدتر ہے۔

☆☆☆

اللہ نے بعض بے قرار روحیں پیدا کی ہیں اور وہ ہر حال میں اللہ کیلئے بے قرار رہتی ہیں۔

☆☆☆

اگر آپ نے اپنی بیٹی کو جہیز اتنا دیا جتنا حضور پاک ﷺ نے دیا تو پھر آپ کو مبارک ہو کہ آپ اصل مسلمان ہو۔

☆☆☆

سب سے بڑا علم یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ سے بڑھ کر کوئی انسان نہیں ہے اور حضور پاک ﷺ کو بھیجنے

والا اللہ خود ہے۔ جس طاقت کے آگے حضور پاک ﷺ سجدہ فرماتے ہیں اس طاقت کو اللہ کہتے ہیں۔

☆☆☆

اگر انسان سے محبت نہ ہو اور تبلیغ کرو تو یہ گمراہی ہے۔ بغیر تعلق کے تبلیغ نہ کرو اور تعلق ایسا ہو کہ وہ شخص آپ کے کہنے میں آ کر آپ کے ساتھ چلے۔

☆☆☆

سکون حاصل کرنا چھوڑ دو' سکون دینے کا فکر کرو تو سکون مل جائے گا' اللہ کے فیصلوں پر تنقید نہ کرنا' سکون مل جائے گا' بے سکونی تمنا کا نام ہے' جب تمنا تابع فرمان الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے۔ اپنے عمل کو کسی اور کا ارادہ بنا لو' زندگی میں سکون آ جائے گا۔ اپنی زندگی میں آپ کو جو چیز سب سے اچھی نظر آتی ہے اسے تقسیم کرنا شروع کر دو' سکون آ جائے گا۔

☆☆☆

کبھی آپ نگاہ کرو تو اس کائنات کے اندر ایک اور کائنات نظر آئے گی۔

☆☆☆

جو شخص دوسرے کو معاف نہیں کرتا اس کی اپنی بخشش نہیں ہوگی۔

☆☆☆

جب توحید کے ساتھ حضور پاک ﷺ کی شریعت ہو اور شریعت سے محبت ہو تو یہ طریقت بن جائے گی۔

☆☆☆

پریشانی دو چیزوں سے ہوتی ہے' ایک وہ چیز جو آپ چاہتے ہیں لیکن ملتی نہیں ہے دوسری وہ چیز جو آپ نکالنا چاہتے ہیں لیکن وہ نکلتی نہیں ہے۔

☆☆☆

بعض اوقات اللہ کے نام پر انسان انا کا سفر کرتا ہے اور اللہ کے نام پر اللہ کے بندوں کو مارتا ہے۔ اس مقام سے بچنا چاہئے۔

☆☆☆

مختلف لوگوں سے نصیب کا مقابلہ کرنے والا شخص کبھی خوش نہیں ہوگا۔

☆☆☆

بدی کا ذکر سننا بدی میں شریک ہونا ہے۔

☆☆☆

جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے غرق ہونے کی دعا کرتا ہے تو دونوں کمزور ہو جاتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

جب آپ یہ کہتے ہیں ''میں اس سے بہتر ہوں'' تو یہ شیطان ہے اور جب یہ کہتے ہیں کہ ''وہ مجھ سے بہتر ہے'' تو یہ فقرہ آپ کے ایمان کا ہے۔

☆☆☆

اگر خواب کی کیفیت اچھی ہو تو پھر خواب اچھا ہے۔ اگر خواب کی کیفیت میں دقت پیدا ہو تو آپ سمجھیں کہ وارننگ مل گئی ہے' اس لئے آپ گناہوں سے توبہ کریں اور عبادت شروع کر دیں۔

☆☆☆

زندگی خود ایک ایسی بیماری ہے جس کا انجام موت اور مسلمانوں کا ایمان یہ ہے کہ نہ وقت سے پہلے موت آنی ہے اور نہ وقت کے بعد زندگی ٹھہرنی ہے۔

☆☆☆

وحدت الوجود اور وحدت الشہود صرف بیان نہیں بلکہ مشاہدے کا مقام ہے۔

☆☆☆

جب یہ محسوس ہو کہ کوئی اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس کا دل آنکھوں میں اتر آیا ہو تو سمجھو کہ اندر کی آنکھ کھل گئی اور دل میں آنکھ بن گئی۔

☆☆☆

اگر مقصد برا ہو تو کامیابی بہت بری چیز ہے۔ اگر مقصد اچھا ہو تو ناکامی بھی بہتر ہے۔

☆☆☆

ایک خواب اگر بیک وقت دو آدمی دیکھیں تو دونوں کی تعبیر الگ ہو گی۔

☆☆☆

سکون اصل میں رضا کا نام ہے۔

☆☆☆

جاننے والے کو بتانا ہی کیا ہے' آپ لب تب کھولو جب اللہ جانتا نہ ہو' جاننے والے کے سامنے اظہار کا بہترین طریقہ آنسو ہیں۔

☆☆☆

نفس جو ہے یہ جسمانی مسرتوں کی تمنا کا نام ہے اور اگر جسمانی مسرتوں کی تمنا کمزور کر دو یا کنٹرول کر لو تو نفس کے شر سے بچ جاؤ گے۔

☆☆☆

کوئی ایسا عمل تو انسان کے پاس ہونا چاہئے کہ وہ موت سے بچ سکے اور یہ عمل انسان کے پاس ہے نہیں۔

☆☆☆

دعا کا مقام یہ ہے کہ جہاں کوشش نہیں پہنچاتی وہاں دعا پہنچائے گی۔

☆☆☆

دشمن کی تلوار پر احسان کرو گے تو بھائی کی گردن کا نقصان ہوگا۔

☆☆☆

دنیاوی آرزو مجبوری بن کے گمراہی کے بازار میں نکل جاتی ہے یا پھر دنیاوی آرزو مجبوری بن کے اللہ کے دربار میں پہنچ جاتی ہے۔

☆☆☆

جو لوگ محبت اور عقیدت سے یاد کیے جاتے ہیں وہی تو زندہ ہیں اور جن لوگوں کو محبت و عقیدت نہیں ملتی وہ اگر زندہ بھی ہوں تب بھی مر گئے۔

☆☆☆

کچھ لوگ مانتے نہیں ہیں کہ مرنے کے بعد دعا ہو سکتی ہے' مرنے کے بعد بھی دعا پہنچ سکتی ہے حالانکہ مرنے کے بعد ہی تو آپ جنازہ پڑھتے ہیں جو کہ ایک دعا ہے۔

☆☆☆

رحمت کے سامنے گناہ کا ذکر نہ کرو' گناہ پر تکرار بدبختی ہے' گناہ جو ہے وہ دعا سے دور لے جاتا ہے اور اللہ کے پاس عبادت نہیں لے جاتی ہے بلکہ اس کا فضل لے کر جاتا ہے۔

☆☆☆

آپ اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرو' پھر وہ آپ کے وجود کے ساتھ جو کرے گا وہ اپنا سمجھ کے کرے گا۔

☆☆☆

جس عمل سے آپ کی زندگی میں اللہ کے نام پے تبدیلی آ رہی ہے عمل کا وہ حصہ آپ کی زندگی میں اللہ کا ہے۔

☆☆☆

جن کے پاس تقرب نہیں ہے' ان کو جلد غصہ آ جاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کی رضا کو سمجھنا نہایت آسان ہے' بشرطیکہ آپ اپنی مرضی نکال دو۔

☆☆☆

خدا کی طرف سے آنے والی چیز کا مخلوق کے سامنے گلہ نہ کرو اور مخلوق کے ظلم کا اللہ کے سامنے گلہ نہ کرو۔

☆☆☆

جلوہ آفتاب کا ہے اور روشن دیوار ہے' اگرچہ دیوار بے جان ہے لیکن دیکھنے والے کیلئے جلوہ ہے۔

☆☆☆

رزق صرف یہ نہیں ہے کہ جیب میں مال ہو بلکہ رزق یہ بھی ہے کہ ذہن میں خیال ہو شکل کا ہونا رزق ہے' نگاہ میں بینائی کا ہونا رزق ہے' ماں باپ کا زندہ ہونا رزق ہے' اولاد کا زندہ ہونا رزق ہے اور اگر آپ قائم

ہیں تو یہ رزق ہے۔

☆☆☆

کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد زندگی نہیں ہے حالانکہ موت کے بعد ہی تو زندگی ہے۔

☆☆☆

ایسا عمل ضرور کرنا جس سے اللہ کے فضل کی گارنٹی مل سکے اور اپنے فضل کی گارنٹی اللہ خود آپ ہے۔

☆☆☆

اگر ایک انسان کا کسی انسان کے ساتھ اتنا لگاؤ ہو جائے کہ وہ اس کے قریب سے قریب تر ہونا چاہے حتیٰ کہ اپنی ذات سے فنا ہو کر اس کی ذات میں بقا حاصل کر جائے تو اس لگن کو عشق کہیں گے۔

☆☆☆

آپ انقلاب کی بات کرتے ہیں تو کمیونزم سے زیادہ کیا انقلاب لا سکتے ہو' وہ بڑا شاندار انقلاب تھا اور اس کا بڑا برا انجام ہوا' کیپٹل ازم کا اس سے برا انجام ہوگا۔صرف ایک ہی نظام رہ جائے گا اور وہ ہے اسلام کا نظام!

☆☆☆

غریب اگر اپنے دکھ پر خاموش ہو جائے تو وہ غریب غنی ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کو حضور پاک ﷺ کی یاد حضور پاک ﷺ کے قریب نہیں لے جارہی تو پھر آپ کو اپنے آپ پر غور کرنا چاہیے۔

☆☆☆

اگر سانس لینا فرض ہے تو سانس کی حفاظت کرنا عبادت ہے۔

☆☆☆

حسن نیت کے ساتھ چلنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ خود انتظام فرما دیتا ہے۔

☆☆☆

شیطان سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس نعمت پر تمہیں فخر یا خوشی ہوتی ہے اس نعمت کو لوگوں کے استعمال میں آنے دو۔

☆☆☆

تم اپنی ذات کی کائنات کا راز دریافت کرو پھر اس کائنات کے راز دریافت کرنے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

☆☆☆

کوئی سا ایک نیک عمل اگر بار بار کسی ایک جگہ پر کیا جائے تو اس جگہ سے ایک طاقت پیدا ہو کر آپ کے اندر شامل ہو جائے گی۔

☆☆☆

نسبت میں گم ہونے والا' نسبت والے کی عاقبت میں شامل ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں کو یار کا سنگ در نہ ملا وہ راہ کا غبار ہو گئے اور محبت والوں کیلئے غبار راہ بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا سنگ در ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے اندر آپ کا شوق آپ کو مجبور کرے تو پھر آپ تلاش کرو' ورنہ تکلف نہ کرو۔

☆☆☆

وہ راز جو آپ کو سمجھ آ جائے وہ کب راز رہتا ہے۔ راز وہ ہے جو آپ کو بالکل نہ سمجھ نہ آئے۔

☆☆☆

ایک چیز حاصل ہو اور وہ استعمال نہ ہو تو یہ فقیری ہے۔

☆☆☆

○کافر کو جو چیز حاصل ہے وہ لینے کیلئے مومن کو اگر دعا مانگنی پڑ جائے تو سمجھو کہ اس کا ایمان کمزور پڑ گیا ہے۔

☆☆☆

جس ذات کو آپ پکار رہے ہوں اور وہ آ جائے اور آپ اس کا کہنا نہ مانو تو آپ گمراہ ہو جاؤ گے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کبھی وقت سے پہلے نہیں لے جاتا اور کبھی وقت کے بعد نہیں چھوڑتا۔

☆☆☆

فنا کی محبت دل سے نکال دو تا کہ آپ کو بقا کا سبق ملے۔

☆☆☆

مسجد بے ضرر لوگوں کی ہونی چاہئے اور ضرور آباد ہونی چاہئے۔

☆☆☆

انسان دعا کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ بہت قریب ہے اور گناہ کے وقت سمجھتا ہے اللہ بہت دور ہے' اس مقام پر آ کر انسان جھوٹا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

معرفت کے قافلے میں جو شریک ہوا اگر اسے سالار قافلہ جیسا عرفان نہ ہو تب بھی قافلے جیسا نتیجہ ضرور ملے گا مثلاً وہ مقامات جن پر اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کے جلوے ہوئے وہ مقامات آج تک مقدس ہیں۔

☆☆☆

اگر باپ کے نالائق ہونے کے باوجود اس کا حکم پورے طور پر مانتے ہیں تو شیطان آپ پر غالب نہیں آئے گا۔

☆☆☆

یکسوئی روحانی سفر کا نام ہے انسانی وجود یکسوئی میں نہیں جا سکتا کیونکہ وہ گرمی سردی میں سرد ہو جائے گا مگر روح کا ایک ہی موسم ہے اور وہ یکسوئی کا موسم ہے۔ یکسوئی اللہ کی مہربانی سے عطا ہوتی ہے۔

☆☆☆

یہ دعا ضرور کیا کرو کہ یا اللہ مجھے بچا ان آزمائشوں سے جن میں کافر مبتلا ہے اور جو انہیں ایمان میں نہیں آنے دیتیں۔

☆☆☆

آپ کے مرنے پر جن لوگوں کو غم ہونے کا امکان ہے اپنی زندگی میں ان لوگوں کو خوشی ضرور دے جاؤ۔

☆☆☆

جہاں پر کسی کو فیض کا سلسلہ ملا وہاں پر وہ انسان کسی دوسرے فیض کے حصول کیلئے حاضر رہتا ہے اور جو لوگ فیض کے سلسلے بدلتے ہیں وہ لوگ کہیں کے نہیں رہتے۔ تو فیض کہاں سے ملتا ہے؟ فیض استقامت سے ملتا ہے۔

☆☆☆

یکسوئی کا مطلب ہے کہ کسی ایسے مقصد کا اپنے لئے تعین کرنا جس مقصد پر باقی تمام مقاصد قربان کر دیئے جائیں۔

☆☆☆

کائنات کی عظیم اشیاء اپنے اپنے مدار میں یکسوئی سے گردش کر رہی ہیں لیکن انسان کیلئے دقت ہوتی ہے وہ کبھی ادھر چلا جاتا ہے اور کبھی ادھر چلا جاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ کی مہربانی سے عام طور پر فقراء کا جسد خاکی محفوظ ہو جاتا ہے اور ان کا مقام بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

زندہ رہو تو مرنے کا انتظار رہے اور موت سے اتنا نہ ڈرو کہ زندگی ناممکن ہو جائے۔

☆☆☆

آپ حضور پاک ﷺ کا تقرب تلاش کریں' آپ ﷺ کا تقرب احترام میں ہے' آپ ﷺ کی لگن میں ہے اور آپ ﷺ کے ماننے والوں اور ان کے مقربوں کے قریب رہنے میں ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی رسید یہ ہے کہ جس شخص کو ایمان کی دولت ملی اور وہ اس دولت کے ساتھ چلتا رہا تو یہ دولت مستقل ہو گی' دائم ہو گی اور اس کا قائم رہنا اس کی رسید ہے اور جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آتا اس کو خود بخود دنیا کی کوئی خواہش اللہ سے دور کر دیتی ہے۔

☆☆☆

جو شخص وعدہ پورا نہ کرے اور نماز پڑھتا جائے تو وہ منافق بن جاتا ہے۔

☆☆☆

دعا کی جرأت کرنے سے پہلے لقمہ حلال کی جستجو کرو۔

☆☆☆

اللہ سے جن لوگوں کا تعلق زیادہ ہوتا ہے ان لوگوں میں معاف کرنے کی صلاحیت اتنی ہی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور جس کا اللہ سے تعلق نہیں ہوتا وہ اپنا بدلہ آپ لیتا ہے۔

☆☆☆

آپ کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پناہ رحمتوں کے ساتھ جب چاہے، جس کو چاہے، جس وقت چاہے، معاف کر دے۔

☆☆☆

اگر آپ کی نیت اچھی اور دل اچھا ہوگا تو آپ کا اللہ کے بارے میں یقین بھی بہت اچھا ہوگا اور یقین والا کبھی فضل سے مایوس نہیں ہوگا۔ فضل سے مایوس وہی ہوگا جو حساب کتاب کرتا ہے اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی یاد سے غافل کرتا ہے۔

☆☆☆

بے تعلق تبلیغ سے توبہ کرو کیونکہ بے تعلق تبلیغ بے اثر ہوتی ہے۔ اس لئے تبلیغ سے پہلے تعلق بناؤ۔

☆☆☆

اگر آپ کی زندگی حضور پاک ﷺ کی اتباع میں آ جائے تو پھر آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

☆☆☆

اگر ایک بھی مسلمان زندہ بچ گیا تو پھر وہ ساری دنیا کے اندر انقلاب پیدا کر دے گا بس صرف ایک روح چاہئے، ایک شخصیت چاہئے جو یہ کام کرے گی۔

☆☆☆

سچ بولنا اچھی بات ہے، یہ اخلاقیات ہے لیکن اگر سچ بولنا اللہ کیلئے ہے تو یہ اسلامیات ہے۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ کے بارے میں میرا عقیدہ ہے کہ جو آپ ﷺ کا ارشاد ہے صرف وہی ارشاد ہے اور کائنات کے سارے دانا اگر اکٹھے ہو جائیں تب بھی آپ ﷺ کی خاک پا کے برابر نہیں ہیں۔

☆☆☆

بے شوق عبادتوں سے، شوق کا ایک آنسو بہت بہتر ہے اور شوق کی ایک نگاہ، زندگی کے ہزار بے شوق سجدوں سے بہتر ہے۔

☆☆☆

دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں، ایک وہ ہوتے ہیں کہ اگر انہیں خدا مل جائے تو سوال کریں گے کہ یہ چیز دے اور وہ چیز دے۔ دوسرے وہ ہوتے ہیں جن کو اگر خدا مل جائے تو عرض کرتے ہیں کہ حکم فرمائیں کہ میں

نے کیا کرنا ہے۔ بس آپ حکم ماننے والوں میں سے بن جائیں۔

☆☆☆

علم وہ حاصل کرو جس سے آپ کی اولادوں کو تاثیر مل سکے۔

☆☆☆

دعا مانگنے والا یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ کریم ایک ایسی ذات ہے جو میری بات قریب سے سنتا ہے۔

☆☆☆

آپ کیلئے میری بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہر ایک کو معاف کر دیں کیونکہ معافی نہ دینا ناسور ہے۔

☆☆☆

فقہ ایسا ہونا چاہئے کہ مسلمان ایک قوم' ایک گروہ ہوں' چشتی' قادری' نقشبندی' اہل حدیث' اہل قرآن' دیو بندی' بریلوی سارے کے سارے ایک ہوں اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب آپ سارے ایک کلمے کی بنیاد پر اکٹھے ہو جائیں۔

☆☆☆

اللہ کی محبت حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ کی طرف محبت سے رجوع کرو۔

☆☆☆

خاموش آدمی کو کہا گیا کہ تو بولتا کیوں نہیں تو اس نے کہا کہ میں اس لئے نہیں بولتا کہ کہیں بولنے سے میرا مقام کم نہ ہو جائے۔

☆☆☆

مقدس چیزیں' مقدس روح اور مقدس انسان جہاں جہاں سے گزریں تو وہ شے مقدس ہو جاتی ہے۔ مثلاً جہاں سے اللہ گزرے وہاں کعبہ بن جاتا ہے' جہاں حضور پاک ﷺ تشریف فرما ہوں وہ مدینہ شریف بن گیا اور جس دل میں حضور پاک ﷺ کی یاد ہو تو اسے بھی مدینہ شریف ہی کہیں گے اور جس دل میں حضور پاک ﷺ کی آل کی محبت ہو تو اسے آپ ولی اللہ کہیں گے۔

☆☆☆

محبت میں محبوب کی ہر ادا کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔

☆☆☆

اللہ کے مالک ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جس اللہ کی عبادت آپ کے دادا نے کی اسی اللہ کی عبادت آپ کے پوتے بھی کریں گے۔

☆☆☆

جس کو تم نے معاف نہیں کرنا اس کو بھی معاف کر دو۔

☆☆☆

زندگی میں زیادہ مقاصد نہ بنانا کیونکہ جو بہت سی زندگیاں گزارتا ہے' اس کو بہت سی موتیں ہوں گی جب کہ ایک زندگی کو تو ایک ہی موت ہے۔

☆☆☆

گناہ انسان کو دنیا میں سب سے بڑی سزا یہ دیتا ہے کہ انسان کا دعا سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے دل میں صحیح عقیدہ ہو تو آپ کا ہر عمل عبادت ہے۔

☆☆☆

جس کو اللہ کی یاد مل جائے اس کو پھر سکون ہی سکون ہے۔

☆☆☆

جو شخص کسی کو آسائش تقسیم نہیں کرتا وہ ایمان کیسے تقسیم کر سکتا ہے' آپ اپنے بھائی کو جنت تو دیتے ہیں لیکن اس کو مال میں سے کچھ نہیں دیتے۔

☆☆☆

اللہ کے نام پر اللہ کے بندوں' اللہ کے دین کیلئے فساد پیدا کرنا' یہ اللہ کی منشا نہیں ہے اور یہ اللہ کے بندوں کی شان بھی نہیں ہے۔

☆☆☆

دعا پر ایمان رکھنا' یقین رکھنا اور دعا مانگنا بڑی مبارک بات ہے۔

☆☆☆

جس کو تقرب عطا ہوا وہ مقرب ہو گیا اور مقرب کا تقرب آپ کو اللہ کے قریب کر دیتا ہے اللہ کی راہ جو ہے وہ حضور پاک ﷺ کی محبت کی راہ ہے' آپ ﷺ سے محبت کی راہ' آپ ﷺ سے تعلق کی راہ جو ہے یہ اللہ تعالیٰ سے تقرب کی راہ ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی انسان تکلیف میں اللہ سے دعا مانگتا ہے تو یہ تکلیف اللہ کی عطا ہے' وہ تکلیف جو اللہ کے قریب کر دے وہ اللہ کا احسان ہے اور وہ تکلیف جو اللہ سے دور کر دے یہ اللہ کا غضب ہے۔

☆☆☆

احسان یہ ہے بدی کو نیکی سے دفع کرو' بدی کبھی بدی سے دفع نہیں ہوتی۔

☆☆☆

نرم دل تقرب الٰہی کی دلیل ہے نرم دل کی آرزو جلد منظور ہوتی ہے کیونکہ دل کے اندر خانہ کعبہ ہے۔

☆☆☆

زندگی کی مصروفیتوں میں کبھی کبھی تنہا بیٹھ کر خاموشی کے ساتھ غور کیا کرو کیوں کہ خاموش بیٹھ جانا بھی

روحانیت ہے، نہ کسی آغاز کی پرواہ، نہ کسی انجام کا فکر اللہ کے روبرو اور خاموشی کے ساتھ حاضر خدمت ہو جانا روحانیت ہے۔

☆☆☆

گناہ، اللہ کی بارگاہ سے ایک قسم کا انکار ہے، ابلیس واحد ذات ہے جو توبہ نہیں کرتی، ابلیس کہتے ہی اس کو ہیں جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو اور انسانوں میں ابلیس وہ ہے جو توبہ کا دروازہ بند سمجھتا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے دل میں حضور پاک ﷺ کی یاد ہے تو آپ پر عذاب نہیں آ سکتا کیوں کہ جس نے دل میں حضور پاک ﷺ کی یاد رکھ لی وہ عذاب سے نجات پا یا۔

☆☆☆

تبلیغ محبت کی ہونی چاہئے، مائل کرنے کی ہونی چاہئے، قائل کرنے کی ہونی چاہئے لیکن کسی انسان کو گھائل کرنے کی بالکل نہیں ہونی چاہئے۔

☆☆☆

بلا کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو نہ ٹلے لیکن بلا بھی صدقے سے ٹل جاتی ہے۔

☆☆☆

بے حس زندگی، ایک دوسرے کے ساتھ اجنبی کی زندگی، مقابلے کی زندگی، اپنے آپ میں پیسہ زیادہ رکھنے کی زندگی اور پیسے کو لیور بنا کے سماج کو مارنا، یہ سب آپ کو مغرب نے سکھایا ہے اور پھر بھی آپ اپنا انجام مشرقی چاہتے ہیں!

☆☆☆

وہ تکلیف جو جگا رہی ہے اس راحت سے بہتر ہے جو سلا رہی ہے۔

☆☆☆

یہ بڑی غور والی بات ہے کہ بیوقوف بچے سے بھی دانا ماں باپ محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کا اپنا ہوتا ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کے اعمال کا صحیح حساب کر دیا جائے تو یہ انصاف ہوگا اور شفاعت جو ہے یہ انصاف پر حاوی ہے۔

☆☆☆

ولایت اگر آئی تو ولی اللہ سے محبت کرنے سے آئے گی۔

☆☆☆

دنیاوی آرزو مجبوری بن کے گمراہی کے بازار میں نکل جاتی ہے یا پھر دنیاوی آرزو مجبوری بن کے اللہ کے دربار میں پہنچ جاتی ہے۔

☆☆☆

اگر انسان متقی نہ ہو تو قرآن ہدایت نہیں دے سکتا کیوں کہ اللہ کا کلام اس آدمی پر اثر نہیں کرتا جو متقی نہ ہو۔

☆☆☆

عبادت جو ہے وہ اللہ کی محبت محفوظ کرنے کا ذریعہ ہے نہ کہ محبت دریافت کرنے کا۔

☆☆☆

حضور پاک ﷺ کی بات پر کسی اور دین کی وضاحت یا تسلیم کا بیان کرنا جہالت ہے۔

☆☆☆

اطاعت میں جب محبت آئے تو یہ تو مومن کا مقام ہے۔

☆☆☆

نیک لوگوں کی خدمت کرنا ہی نیکی ہے۔

☆☆☆

اللہ کی ایک سنت یہ ہے کہ جہاں گناہ زیادہ ہوں وہاں رحمت آتی ہے بلکہ رحمت اللعالمین ﷺ آتے ہیں۔

☆☆☆

توبہ کے بعد گناہ کا ذکر بھی گناہ ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہوتا ہے اس کی آنکھ کو پرنم کر دیتا ہے۔

☆☆☆

مومن کا دل اللہ کا گھر ہے اس کی آنکھ کا قرب ہے۔

☆☆☆

اللہ کی مہربانی سے مایوس ہونے کا مطلب ہے اپنے مستقبل سے مایوس ہونا' جس نے ایک بار اللہ کی طرف رجوع کیا پھر وہ اللہ نہ ہوا جو اس کو چھوڑ دے' وہ کبھی نہیں چھوڑتا۔

☆☆☆

اگر کوئی ذات آپ کو اپنے خیال میں گم ہونے کی اجازت دے دے تو سمجھو کہ یہ بہت بڑی عطا ہے اور بندے کے خیال میں گم ہونا' بندوں کی دنیا میں یہ بہت بڑا اعجاز ہے۔

☆☆☆

ادب اطاعت میں ڈھل جائے تو یہ شریعت بن جاتا ہے۔

☆☆☆

آپ اچھے آدمی کے ساتھ رہیں' اچھے آدمی کی عاقبت کے ساتھ رہیں' کامیابی اور ناکامی سے نکل کے سیاست کریں کیوں کہ جھوٹ کی سیاست میں جھوٹے کی مدد کرنے والا کہیں نہ کہیں پکڑ میں آ جائے گا۔ تو آپ لوگ اس کا ساتھ دیں جو آپ کے ایمان کو فروغ دے۔

☆☆☆

جھوٹی دنیا میں ووٹ مانگنے والا سچا آدمی ناکام ہو جائے گا اور برے آدمی کو ووٹ دینے والا بھی برائی میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔

☆☆☆

جتنا ہم ماضی کے قریب جائیں گے اور حضور پاک ﷺ کی زندگی کے قریب جائیں گے اتنا ہی ہمارا دین بہتر ہوگا۔

☆☆☆

جو چیز آپ کے پاس سب سے اچھی ہے مثلاً علم، عمل، صحت، جوانی یا کوئی اور چیز، اس کو اللہ کی راہ میں لگا دو، اس طرح آپ کی ساری زندگی سب سے اچھی ہو جائے گی۔

☆☆☆

تمام بزرگوں پر حضور پاک ﷺ کی مہربانی ہے۔ جن بزرگوں کے مزار پر گنبد ہو وہاں بحث کئے بغیر جایا کرو اور سلام پیش کیا کرو۔

☆☆☆

زندگی خود ایک ایسی بیماری ہے جس کا انجام موت ہے اور مسلمان کا ایمان یہ ہے کہ نہ وقت سے پہلے موت آتی ہے اور نہ وقت کے بعد زندگی ٹھہرتی ہے۔

☆☆☆

اگر حاصل نہیں بڑھتا تو خواہش کم کر دیں اس طرح سکون مل جائے گا۔

☆☆☆

ماں باپ وہ ہستی ہیں جو آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔

☆☆☆

اپنا جائزہ اس طرح لیں کہ اللہ کی بات سن کر آپ کے عقیدے میں کتنی پختگی آئی ہے اور عمل میں کیا تبدیلی آئی ہے۔

☆☆☆

سجدہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کا آخری اور واحد گر ہے۔

☆☆☆

اپنا مومن یا اللہ کا مومن وہ ہے جو کہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اپنا کافر یا اللہ کا کافر وہ ہے جو کہے کہ ہم اللہ کو مانتے ہی نہیں ہیں۔

☆☆☆

ختم شد

واصف علی واصف کی دیگر تصانیف

- دل دریا سمندر
- قطرہ قطرہ قلزم
- حرف حرف حقیقت
- کرن کرن سورج
- بات سے بات
- اقوال واصف علی واصف
- کلیات واصف علی واصف (شاعری)
- واصفیات (کلیات)
- بھرے بھڑولے (پنجابی شاعری)
- مکالمہ
- دریچے (اقوال)
- ذکرِ حبیب ﷺ (نعتیہ مجموعہ)
- گمنام ادیب
- شب چراغ (شاعری)
- شب راز (شاعری)
- گفتگو 1 تا 5 (یکجا)
- گفتگو 6 تا 10 (یکجا)
- گفتگو 11 تا 15 (یکجا)
- گفتگو 16 تا 20 (یکجا)
- گفتگو 21 تا 25 (یکجا)
- گفتگو 26 تا 30 (یکجا)
- واصف علی واصف
- واصف علی واصف (تاثرات و مشاہدات)
- The Beaming soul
- Ocean in a drop

کاشف پبلی کیشنز
301۔اے، جوہر ٹاؤن، لاہور
Kashif Publications
www.kashifpublications.com
kashifpublications@gmail.com

ناشر تقسیم کار
علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40۔اُردو بازار، لاہور۔
فون: 37352332، 37232336 فیکس: 37223584
www.ilmoirfanpublishers.com
E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com

واصف علی واصف کی دیگر تصانیف

- دل دریا سمندر
- قطرہ قطرہ قلزم
- حرف حرف حقیقت
- کرن کرن سورج
- بات سے بات
- اقوال واصف علی واصف
- کلیات واصف علی واصف (شاعری)
- واصفیات (کلیات)
- بھرے بھڑولے (پنجابی شاعری)
- مکالمہ
- دریچے (اقوال)
- ذکرِ حبیب ﷺ (نعتیہ مجموعہ)
- گمنام ادیب
- شب چراغ (شاعری)
- شب راز (شاعری)
- گفتگو 1 تا 5 (یکجا)
- گفتگو 6 تا 10 (یکجا)
- گفتگو 11 تا 15 (یکجا)
- گفتگو 16 تا 20 (یکجا)
- گفتگو 21 تا 25 (یکجا)
- گفتگو 26 تا 30 (یکجا)
- واصف علی واصف
- واصف علی واصف (تاثرات و مشاہدات)
- The Beaming soul
- Ocean in a drop

کاشف پبلی کیشنز
301۔اے، جوہر ٹاؤن، لاہور
Kashif Publications
www.kashifpublications.com
kashifpublications@gmail.com

ناشر تقسیم کار
عِلم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40۔اُردو بازار، لاہور۔
فون: 37352332، 37232336 فیکس: 37223584
www.ilmoirfanpublishers.com
E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com